ہم فتنوں سے کیسے بچیں؟

جس میں آپ سیکھیں گے

- 11 چیزیں جو اکثر انسانوں کے لیے فتنہ کا باعث بنتی ہیں
- ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رہنے کے لیے 16 اعمال
- انسان کے اندر ہدایت کی سچی طلب پیدا کرنے والے 3 اہم اسباب
- انسان کو ہدایت سے محروم کر دینے والے 10 اسباب
- حرام خواہشات اور لذتوں سے بچانے والے 4 اعمال
- ہر قسم کے جھگڑوں، اختلاف اور انتشار کے فتنہ سے بچانے والے 12 اعمال
- خوشحال اور بدحالی کے فتنہ سے حفاظت کے لیے 9 اعمال
- دجالی فتنوں سے حفاظت کے لیے 14 اعمال
- قرآن وحدیث کی رشنی میں بتائے گئے 70 اعمال جن پر عمل کر کے ہر قسم کے فتنوں سے بچا جا سکتا ہے
- فتنوں سے حفاظت کی 40 سنتیں

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ہم فتنوں سے کیسے بچیں؟

مرتب

مفتی منیر احمد صاحب

استاذ الحدیث

جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

◄ کتاب کا نام : ہم فتنوں سے کیسے بچیں؟

◄ مرتب : مفتی منیر احمد صاحب

◄ واٹسپ نمبر :0331-2607204

(المنیر کے واٹسپ گروپ میں شامل ہونے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں)

◄ طباعت : محرم الحرام 1445ھ/ اگست 2023ء

◄ ناشر : المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

◄ ای میل : almuneermarkaz214@gmail.com

◄ ویب سائٹ : almuneer.pk

◄ فیس بک : AlMuneerOfficial

◄ یوٹیوب : Al Muneer Markaz Taleem-O-Tarbiyat Foundation

(مختلف کورسز کی ریکارڈنگ یہاں سے سنی جاسکتی ہے)

ملنے کا پتہ

مکتبہ المنیر

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607204 - 0331-2607207

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	خلاصہ کتاب	8
	باب 1: فتنوں سے محفوظ رہنے کے لیے اسباب و اعمال	
2	**فصل** 1: فتنہ کی حقیقت اور اقسام	10
3	❑ فتنہ کی تعریف	10
4	❑ فتنہ کی قسمیں	11
5	**فصل** 2: تمام فتنوں سے حفاظت کے لیے	12
6	پہلا عمل: فتنوں کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا	12
7	دوسرا عمل: اپنے دلوں پر محنت کرنا	15
8	تیسرا عمل: عبادت کا اہتمام کرنا	16
9	چوتھا عمل: فتنوں سے حفاظت کی دعاؤں کا اہتمام کرنا	17
10	پانچواں عمل: حتی الامکان فتنوں سے دور رہنا	21
11	(1) گھروں میں بند ہو جانا	22
12	(2) شہری زندگی سے الگ دیہاتی زندگی میں قناعت سے رہنا	22
13	(3) خبروں سے میڈیا سے دور رہنا	23
14	(4) زبانوں کو بند رکھنا	23
15	(5) فارغ نہیں رہنا کام میں مشغول رہنا	28
16	**فصل** 3: علمی فتنوں سے حفاظت کے لیے	29
17	پہلا عمل: اپنے اندر ہدایت کی سچّی طلب پیدا کرنا	29
18	دوسرا عمل: موانع ہدایت (گمراہی کے اسباب) سے بچنا	30
19	**فصل** 4: عملی فتنوں سے حفاظت کے لیے	32

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
20	**پہلا عمل:** نفسانی خواہشات کو مغلوب کرنے کی محنت میں لگے رہنا	32
21	**دوسرا عمل:** ہمت سے کالینا	32
22	**تیسرا عمل:** مباح خواہشات میں میانہ روی اختیار کرنا	32
23	**چوتھا عمل:** معمولات میں مجاہدہ	33
24	**فصل 5:** اختلافات کے فتنوں سے حفاظت کے لیے	34
25	**پہلا عمل:** اختلافات سے ایسے بچیں	35
26	(1) حق تلفی سے بچنا	35
27	(2) غلط فہمی سے بچنا	38
28	(3) برداشت کرنا، نظر انداز کرنا	38
29	● حتی الامکان اپنے حق کے لیے بھی نہ جھگڑیں	40
30	● حق کے مطالبے میں نرمی کر کے آپ حضور ﷺ کی دعا لے سکتے ہیں	40
31	● حق کے مطالبے میں نرمی کر کے آپ اپنی بخشش کروا سکتے ہیں	41
32	● کچھ حق چھوڑ کر بھی آپ عرش کے سائے میں آگے جگہ لے سکتے ہیں	42
33	● حق چھوڑ کر آپ حوض کوثر پر حضور ﷺ سے ملاقات کر سکتے ہیں	42
34	● حق چھوڑ کر آپ جنت کی بلند و بالا جگہوں میں محل لے سکتے ہیں	43
35	(4) مشورہ کا پابند بننا	44
36	(5) تنقید، تنقیص سے بچنا	46
37	(6) سنی سنائی باتوں پر اعتماد نہ کرنا	47
38	(7) فرقہ وارانہ تعصّبات سے بچنا	48
39	(8) گناہوں سے بچنا	49
40	**دوسرا عمل:** اختلافات ایسے ختم کریں	54
41	**اصول 1:** اختلافات سے علیحدہ رہنا	54

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبرشمار	مضامین	صفحہ نمبر
42	اصول 2: باتیں دل میں نہ رکھنا	57
43	❑ تبادلہ خیال کیسے کریں؟	58
44	اصول 3: ثالث کے ذریعہ مسئلہ کا حل نکالنا	60
45	1) ثالث اور فیصل بنائیں	61
46	(2) فیصل شریعت ہونی چاہیے	63
47	(3) شریعت کو فیصل نہ بنانا	64
48	(4) شریعت کا جو فیصلہ مفاد کے خلاف ہو اس کو قبول نہ کرنا	66
49	(5) شریعت کے فیصلہ پر دل تنگی	67
50	اصول 4: اختلافات کو دشمنی نہ بنانا	67
51	**فصل 6: خوش حالی اور نعمتوں کے فتنے سے حفاظت کے لیے**	68
52	عمل: نعمتوں، خوشحالیوں پر شکر کی عادت اپنانا	68
53	**فصل 7: بدحالی اور مصائب کے فتنے سے حفاظت کے لیے**	69
54	عمل: مصیبتوں پریشانیوں میں صبر اختیار کرنا	69
55	**فصل 8 دجال کے فتنے سے حفاظت کے لیے**	70
56	پہلا عمل: سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کریں اور پڑھیں۔	70
57	دوسرا عمل: سورۃ کہف کی آخری دس آیات حفظ کریں اور پڑھیں۔	71
58	تیسرا عمل: مکمل سورۃ کہف پڑھیں	71
59	چوتھا عمل: فرض نمازوں اور اوقات قبولیت میں فتنہ دجال سے حفاظت کی دعاؤں کا اہتمام کریں	71
60	پانچواں عمل: اپنے ایمان کو مظبوط اور یقین کو پختہ کرنے کی محنت میں لگے رہیں	72
61	چھٹا عمل: شبہات، شہوات کے فتنہ سے حفاظت کے اعمال کا خصوصی اہتمام کریں	75
62	ساتواں: حتی الامکان دجالی تہذیب سے دور رہیں	75

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
63	آٹھواں عمل: دجال کی جو علامت پڑھیں، یاد رکھیں اپنے بچوں کو سمجھائیں	76
	باب 2: کیا کیا چیزیں انسان کے لیے فتنہ کا باعث بنتی ہیں؟	
64	(1) اچھی حالتیں	78
65	(2) بری حالتیں	82
66	(3) عجیب وغریب کرشمے	87
67	(4) تعبدی احکام واحوال	80
68	1۔ واقعہ شب معراج، زقوم کا درخت	80
69	2۔ جہنم کے 19 فرشتے	89
70	(5) آبائی رسم ورواج کے برخلاف احکام شریعت فتنہ ہیں	91
71	(6) حب شہوات	92
72	(7) جہالت	97
73	(8) لوگ لوگوں کے لیے فتنہ بن جاتے ہیں	101
74	(9) گمراہ پیشواہ اور قائدین	103
75	❑ ائمہ مضلین کو پہچاننے کی علامتیں	105
76	(10) شخصیت پرستی	116
77	(11) عقل پرستی	123
78	(12) دریائے فرات سے نکلنے والا خزانہ	134
79	**(13) دجال**	135
80	❑ دجال ایک خطرناک فتنہ	136
81	❑ دجال کے فتنہ سے حفاظت کے 7 اعمال	137
82	❑ دجال کی شخصیت اور حلیہ	138
83	❑ دجال ابھی کہاں ہے؟	142

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
84	❑ دجال کہاں سے نکلے گا؟	143
85	❑ دجال کب نکلے گا؟	144
86	❑ دجال کون سے 3 کام کرے گا؟	150
87	(1) خدائی کا دعویٰ کرے گا	150
88	(2) شعبدے، کرشمے، طلسماتی، خیالی چیز دکھائے گا	150
89	(3) چند جگہوں کے علاوہ تمام روئے زمین پر ایک عرصہ تک بہت تیزی سے، بہت سخت فساد مچائے گا	156
90	❑ کون سے 7 قسم کے لوگ دجال کے ساتھی بنیں گے؟	157
91	❑ دجال کے ساتھ قدرت کیا 6 معاملات کرے گی؟	168
92	(1) اللہ کی مدد و نصرت	168
93	(2) تعارف و پہچان	168
94	(3) تدبیریں الٹ دی جائیگی	169
95	(4) مضبوط ایمان والوں کے دل سے دجال کا خوف نکال دیا جائیگا	173
96	(5) چار جگہوں پر دجال کو جانے کی طاقت نہیں دی جائیگی	174
97	(6) ایک طبقہ کو اللہ تعالیٰ دجال کے خلاف کھڑا فرما دیں گے	175
98	**فتنوں سے حفاظت کی 40 سنتیں**	180

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ہم فتنوں سے کیسے بچیں؟

باب 1: فتنوں سے محفوظ رہنے کے لیے اسباب و اعمال

- **فصل 1:** فتنہ کی حقیقت اور اقسام
- **فصل 2:** تمام فتنوں سے حفاظت کے لیے 5 اعمال
- **فصل 3:** علمی فتنوں سے حفاظت کے لیے 3 اعمال
- **فصل 4:** عملی فتنوں سے حفاظت کے لیے 4 اعمال
- **فصل 5:** اختلافات کے فتنوں سے حفاظت کے لیے
  - پہلا عمل: اختلافات سے ایسے بچیں
  - دوسرا عمل: اختلافات ایسے ختم کریں
- **فصل 6:** خوش حالی اور نعمتوں کے فتنے سے حفاظت کے لیے
- **فصل 7:** بدحالی اور مصائب کے فتنے سے حفاظت کے لیے
- **فصل 8** دجال کے فتنے سے حفاظت کے لیے 8 اعمال

باب 2: کیا کیا چیزیں انسان کے لیے فتنہ کا باعث بنتی ہیں؟

- (1) اچھی حالتیں
- (2) بری حالتیں
- (3) عجیب و غریب کرشمے
- (4) تعبدی احکام و احوال
- (5) آبائی رسم و رواج کے بر خلاف احکام شریعت فتنہ ہیں
- (6) حب شہوات
- (7) جہالت
- (8) لوگ لوگوں کے لیے
- (9) گمراہ پیشواہ اور قائدین
- (10) شخصیت پرستی
- (11) عقل پرستی
- (12) دریائے فرات سے نکلنے والا خزانہ
- (13) دجال

باب 1:

فتنوں سے محفوظ رہنے کے لیے اسباب واعمال

فصل 1: فتنہ کی حقیقت اور اقسام

فصل 2: تمام فتنوں سے حفاظت کے لیے

فصل 3: علمی فتنوں سے حفاظت کے لیے

فصل 4: عملی فتنوں سے حفاظت کے لیے

فصل 5: اختلافات کے فتنوں سے حفاظت کے لیے

فصل 6 خوش حالی اور نعمتوں کے فتنے سے حفاظت کے لیے

فصل 7 بدحالی اور مصائب کے فتنے سے حفاظت کے لیے

فصل 8 دجال کے فتنے سے حفاظت کے لیے

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 1:

فتنہ کی حقیقت اور اقسام

❑ فتنہ کی تعریف

فتنہ کے لغوی معنی ہیں سونے کو آگ میں تپا کر کھرا کھوٹا معلوم کرنا۔ پھر فتنہ کے معنی

(1) آزمائش کے ہو گئے۔ (بقرۃ:102، اعراف:155، انفال:28، حج:53، انبیاء:35-111، طٰہٰ:40، فرقان:20، عنکبوت:1، صافات:63، زمر:49، قمر:27، تغابن:15، مدثر:31)

اور آزمائش میں چونکہ تکلیف دی جاتی ہے لہٰذا فتنہ

(2) ایذا رسانی دکھ دینا (نساء:101 بروج:10) آفت مصیبت (مائدۃ:71، حج:11، نور:63) تختہ مشق بنانا کے معنی میں بھی آتا ہے۔ (ممتحنۃ:5)

پھر آزمائش میں جو کھوٹا ثابت ہو اس کے ساتھ جو معاملہ کیا جائے

(3) عذاب/سزا پر بھی بولا جاتا ہے۔ (انفال:25، ذاریات:14، بروج:10)

(4) باہمی اختلاف، لڑائی جھگڑے، خانہ جنگی پر بھی فتنہ کا لفظ بولا جاتا ہے۔

(احزاب:14)

(مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: رحمۃ اللہ الواسعۃ: 5/655، لغات القرآن، مولانا عبدالرشید نعمانی: لفظ فتنہ، نضرۃ النعیم، مادۃ: فتنۃ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فتنہ کی قسمیں

پہلی قسم فتنہ شبہات یعنی علمی فتنہ

اس فتنہ میں مبتلا ہونے والے شخص کے نظریات، عقائد غلط ہوجاتے ہیں، شکوک وشبہات میں وہ مبتلا ہوجاتا ہے۔

انجام: اس فتنہ کا انجام بدعت، کفر، نفاق میں مبتلا ہونا ہے۔

دوسری قسم فتنہ شہوت یعنی عملی فتنہ

اس فتنہ میں مبتلا ہونے والا شخص خواہشات، شہوات اور حرام لذتوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

انجام: اس فتنہ کا انجام فسق وفجور، معاصی اور گناہ میں مبتلا ہوجانا ہے۔

تیسری قسم: فتنہ اختلافات

یعنی آپس میں اختلاف کا ہونا۔

انجام: باہمی انتشار، لڑائی، جھگڑے، خانہ جنگی، قتل اور قتال میں مبتلا ہونا ہے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل: 2

تمام فتنوں سے حفاظت کے لیے

پہلا عمل: فتنوں کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا
دوسرا عمل: اپنے دلوں پر محنت کرنا
تیسرا عمل: عبادت کا اہتمام کرنا
چوتھا عمل: فتنوں سے حفاظت کی دعاؤں کا اہتمام کرنا
پانچواں عمل: حتی الامکان فتنوں سے دور رہنا

پہلا عمل: فتنوں کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا / دوسروں کو دینا

فتنوں سے حفاظت کا ایک بڑا سبب فتنوں کے بارے میں معلومات کا ہونا آگاہی کا ہونا ہے یعنی یہ معلوم ہونا کہ انسان کے لیے کیا کیا چیزیں کس کس طرح فتنہ بنتی ہیں کون لوگ جلد فتنہ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ جو شخص خطرات سے آگاہ ہوا سکے لئے خطرات سے بچنا آسان ہوا کرتا ہے۔

● بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ خصوصی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ پوچھ کر فتنوں کا علم اسی لیے حاصل کیا کرتے تھے تاکہ ان سے بچنا آسان ہوجائے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي۔

(بخاری، رقم: 3606، مسلم، رقم: 1847، ابوداؤد، رقم: 4244، مسند احمد، رقم: 23282)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں اس خوف سے کہیں میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا۔

- **حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:**

لَقَدْ نَفَعَنِي اللهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الجَمَلِ، لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرَى قَالَ: لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً۔ (بخاری، رقم: 7099)

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے زمانہ میں مجھے ایک بات نے فائدہ پہنچایا (یعنی علم اور آگاہی کی وجہ سے فتنہ سے محفوظ رہا)۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ فارس کی سلطنت والوں نے بوران نامی کسریٰ کی بیٹی کو بادشاہ بنالیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس کی حکومت ایک عورت کے ہاتھ میں ہو۔

- **حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:**

قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمًا، فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَهُ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابُهُ هَؤُلَاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ، فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ۔ (ابوداؤد، رقم: 4240)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، پھر اس مقام پر آپ نے قیامت تک پیش آنے والی کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جسے بیان نہ فرما دیا ہو، تو جو اسے یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا، اور وہ آپ کے ان اصحاب کو معلوم ہے، اور جب ان میں سے کوئی چیز ظہور پذیر ہو جاتی ہے تو (پہلے سے آگاہی ہونے کی وجہ

سے) مجھے یاد آجاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی فرمایا تھا، جیسے کوئی کسی کے غائب ہوجانے پر اس کے چہرہ کو یاد رکھتا ہے اور دیکھتے ہی اسے پہچان لیتا ہے۔

● ابوبکر آجری رحمۃ اللہ علیہ (م:970ء) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ رَحِمَكَ اللهُ اَنَا وَ اِيَّاكَ فِي زَمَنٍ كَثِيْرِ الْفِتَنِ مِنْ جِهَاتٍ كَثِيْرَةٍ اِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الْاِنْسَانِ عِلْمٌ بِالْخَلَاصِ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ تَرِدُ عَلَيْهِ وَاِلَّا فَقَدْ هَلَكَ۔ (فرض طلب العلم ص 157)

جان لو! اللہ تم پر رحم کرے، میں اور تم ایسے زمانہ میں ہیں (یہ ہزار سال پہلے کی بات ہے) جسمیں ہر طرف ڈھیروں فتنے ہیں اگر انسان کے پاس آنے والے فتنوں کا علم نہ ہو تو اسکی ہلاکت یقینی ہے۔

● امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُّلَقِّنَ الصِّبْيَانَ اَحَادِيْثَ الدَّجَّالِ لِيَحْفِظُوْهَا وَتَرَسَّخَ فِي قُلُوْبِهِمْ وَيَتَوَارَثُوْهَا النَّاسَ۔

(القناعة فی ما یحسن الاحاطة من اشراط الساعة للحافظ السخاوی)

سلف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ بچوں کو دجال کی احادیث کی تلقین کی جائے تاکہ وہ ان احایث کو یاد کرلیں اور وہ احادیث انکے دلوں میں راسخ ہوجائیں اور یہ طریقہ لوگوں میں چل پڑے۔

امام ابن ماجہؒ فتنہ دجال کی ایک طویل حدیث (4077) جو روایت کرکے عبدالرحمن محاربی سے نقل کرتے ہیں:

يَنْبَغِي أَنْ يُدْفَعَ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَى الْمُؤَدِّبِ، حَتَّى يُعَلِّمَهُ الصِّبْيَانَ فِي الْكُتَّابِ۔

اس حدیث کو میاں جی کو دینا چاہیے تاکہ وہ مکتب کے بچوں کو اسے

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

سکھلائیں۔ (امام ابن اور علم حدیث:349)

چنانچہ مسلمان کو چاہیے کہ وہ فتنہ کے اس دور میں حدیث کی کتابوں میں کتابُ الْفِتَنِ یا ابوابُ الْفِتَنِ کے زیرعنوان جو حدیثیں ہیں یا فتنوں سے متعلق مستند علماء کرام کی لکھی ہوئی جو کتابیں ہیں انکو اپنے مطالعہ میں رکھے۔ انکو سمجھنے کی کوشش کرے بہتر یہ ہے کہ کسی ماہر عالم دین سے سبقاً سبقاً پڑھ لے، کیونکہ فتن سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو ارشادات ہیں انکی حیثیت صرف پیشن گوئی کی نہیں ہے بلکہ انکا مقصد و مدعا امت کو آئندہ آنے والے فتنوں سے آگاہ اور باخبر کرنا ان کے اثرات سے تحفظ کا داعیہ پیدا کرنا اور طریق کار کے بارے میں ہدایات دینا ہے۔ (معارف الحدیث:8/89)

دوسرا عمل: اپنے دلوں پر محنت کرنا

فتنہ سے حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے دلوں پر محنت کرے اپنے ایمان و یقین کو مظبوط کرے، دعوت وتبلیغ کی محنت سے جڑا رہے، اپنے نفس کے تزکیہ، تربیت، حب مال، حب جاہ کی اصلاح کی فکر کرے، اللہ والوں کی صحبت اختیار کرے، ذکر وفکر سے اپنے دلوں کی صفائی کرتا رہے، اپنے دلوں کی کجی کو دور کرے، حق پرست علماء کرام کے ساتھ جڑا رہے۔

حدیث میں ہے:

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا، نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا، نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ، عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ، مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا

المنير مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

يُنْكِرُ مُنْكَرًا، إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ.

(مسلم، رقم:144، مسند احمد، رقم:23280، مشکوۃ، فتن:5379)

فتنے دلوں پر ایسے آئیں گے کہ ایک کے بعد ایک، ایک کے بعد ایک جیسے بوریئے کی تیلیاں ایک کے بعد ایک ہوتی ہیں پھر جس دل میں وہ فتنہ رچ جائے گا تو اس میں ایک کالا داغ پیدا ہوگا اور جو دل اس کو نہ مانے گا اس میں ایک سفید نورانی دھبہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اسی طرح کالے اور سفید دھبے ہوتے ہوتے دو قسم کے دل ہو جائیں گے ایک تو خالص سفید دل چکنے پتھر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا جب تک کہ آسمان و زمین قائم رہیں۔ دوسرے کالا سفیدی مائل یا اوندھے کوزے کی طرح جو نہ کسی اچھی بات کو اچھی سمجھے گا، نہ بری بات کو بری مگر وہ جو اس کے دل میں بیٹھ جائے۔

قرآن کریم میں ہے:

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ھم وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ نم وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ-كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَاۚ-وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔(آل عمران:7)

تو وہ لوگ جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے وہ (لوگوں میں) فتنہ پھیلانے کی غرض سے اور ان آیات کا (غلط) معنیٰ تلاش کرنے کے لئے ان متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں حالانکہ ان کا صحیح مطلب اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں۔

ایک اور جگہ ہے:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران:8)

اے ہمارے رب تو نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی ہے، اس کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بیشک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

تیسرا عمل: عبادت کا اہتمام کرنا

اعمال صالحہ اور عبادات کے ذریعے انسان کو اپنی دینی زندگی مضبوط اور مستحکم بنالینی چاہیے کیونکہ جب فتنہ آتا ہے تو ذہن فکر دل ودماغ اتنے متاثر ہوجاتے ہیں کہ انسان کو اعمال صالحہ، عبادات کا موقع ہی نہیں ملتا۔ (ملخص از مظاہر حق فتن رقم،5382 ص 721/ 4)

حدیث میں ہے:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔ (مسلم، رقم:118، ترمذی، رقم:2195، مسند احمد، رقم:8030، ابن ماجه، رقم:4056)

ان فتنوں سے پہلے پہلے جو تاریک رات کے حصوں کی طرح (چھا جانے والے) ہوں گے، (نیک) اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ (ان فتنوں میں) صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر، اپنا دین (ایمان) دنیوی سامان کے عوض بیچتا ہوگا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَارُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ

(بخاری، رقم:6218، ترمذی، رقم:2196، مسند احمد، قرم:26545)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا: سبحان اللہ! آج کی رات کتنے فتنے اور کتنے خزانے نازل ہوئے! حجرہ والیوں (امہات المومنین) کو کوئی جگانے والا ہے؟ سنو! دنیا میں کپڑا پہننے والی بہت سی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی،

- **فتنہ کے زمانہ میں عبادت کرنے کا اجروثواب بھی بہت زیادہ ہے۔**

حدیث میں ہے:

الْعِبَادَةُ فِي الْفِتْنَةِ، كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْهَرْجِ۔

(مسلم ،رقم:2948،ترمذی،رقم:2202،ابن ماجہ،رقم:3985،مسند احمد،رقم:20311)

فتنوں کے ایام کے دوران میں عبادت کرنا ایسے ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ ۔وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ زَمَانُ صَبْرٍ ، لِلْمُتَمَسِّكِ فِيهِ أَجْرُ خَمْسِينَ شَهِيدًا مِنْكُمْ

(ترمذی،رقم:2260،ابوداؤد،رقم:4341، ابن ماجہ،رقم:4014، مسند احمد،رقم:9073،صحیح الجامع،رقم:2234)

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں اپنے دین پر صبر کرنے والا آدمی ایسا ہوگا جیسے ہاتھ میں چنگاری پکڑنے والا۔ایک روایت میں ہے کہ تمہارے بعد صبر کا زمانہ ہوگا،اس زمانے میں دین حق پر قائم رہنے سے پچاس شہیدوں کا ثواب ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

خَيْرٌ؟ قَالَ: " رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ: يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ۔ (بخاری رقم: 6494، مسلم، رقم: 1888، ابوداؤد، رقم: 2485، ترمذی، 1660، نسائی، رقم: 3105، ابن ماجہ، رقم: 3978، مسند احمد، رقم: 11322)

ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: یا رسول اللہ! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ شخص جو کسی پہاڑ کی کھوہ میں ٹھہرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہے۔

چوتھا عمل: فتنوں سے حفاظت کی دعاؤں کا اہتمام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود معصوم ہونے کے کثرت سے فتنوں سے حفاظت کی دعائیں مانگا کرتے تھے، خاص طور سے فتنہ دجال سے جسمیں درحقیقت امت کو تعلیم اور تلقین تھی کہ وہ فتنوں سے حفاظت کے لیے خوب دعائیں مانگیں۔ (الموسوعہ الفقہیہ الکوئیتیہ استعاذہ 4/) اور بعض احادیث میں تو صراحتاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ فتنوں سے حفاظت کے لیے اللہ تعالی سے پناہ مانگو۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ، عُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ (مسلم، رقم: 588)

اللہ کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو، قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، مسیح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ طلب کرو اور زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا: اللهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: بَلَغَنِي أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ: أَدَعَوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ؟ فَقَالَ: لَا، قَالَ: أَعِدْ صَلَاتَكَ۔ (مسلم، رقم:590 ابو داؤد، رقم:4751)

رسول اللہ ﷺ ان (سب صحابہ) کو (فتنوں سے بچنے کے لیے) اس دعا کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح انھیں قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: سب کہو: اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی کہ طاوس نے اپنے بیٹے سے پوچھا: کیا تم نے اپنی نماز میں یہ دعا مانگی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ اس پر طاوس نے کہا: دوبارہ نماز پڑھو۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ فتن سے حفاظت کے لیے مندرجہ ذیل دعا روزانہ اوقات قبولیت میں خوب اہتمام سے مانگا کرے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

(بخاری رقم:1377، ترمذی رقم:3604، ابن ماجہ رقم:909)

ے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دوزخ کے

عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور کانے دجال کی بلا سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْأَعْوَرِ الْكَذَّابِ۔ (مسند احمد، رقم:2778)

میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، میں عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، میں ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اور میں اس کانے دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو بہت بڑا کذاب ہوگا۔

پانچواں عمل: حتی الامکان فتنوں سے دور رہنا

حدیث میں ہے:

سَتَكُونُ فِتَنٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً، أَوْ مَعَاذًا، فَلْيَعُذْ بِهِ۔

(بخاری، رقم:7081، مسلم، رقم:2887، ابوداؤد، رقم:4256، مسند احمد، رقم:20413، مشکوۃ، مظاہر حق، 5414-5428-5415)

عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ان میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو دور سے ان کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو وہ ان کو بھی سمیٹ لیں گے۔ اس وقت جس کسی کو کوئی پناہ کی جگہ مل جائے یا بچاؤ کا مقام مل سکے وہ اس میں چلا جائے۔

(1) گھروں میں بند ہو جانا

صحابہؓ نے حضور ﷺ سے فرمایا ہمیں ہدایت دیجئے کہ فتنہ کے زمانہ میں ہم کیا کریں؟ کس طرح زندگی گزاریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ) تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جانا یعنی جس طرح قالین وغیرہ کے نیچے جو ٹاٹ (فوم) بچھا ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ ہر وقت اپنی جگہ پڑا رہتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے گھروں میں پڑے رہنا گھر کی چار دیواری سے باہر نکل کر ادھر ادھر نہ جانا ورنہ فتنہ میں مبتلاء ہو جاؤ گے۔ (ابوداؤد، رقم: 4262 مسند احمد، رقم: 19662 مشکوٰۃ، فتن، رقم، 5428)

بعض روایات میں ہے (وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ) اپنے گھروں کے اندر چپکے بیٹھے رہو۔ (ترمذی، رقم: 2204 مسند احمد، رقم: 19663)

(2) شہری زندگی سے الگ دیہاتی زندگی میں قناعت سے رہنا

حدیث میں ہے:

يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

(بخاری، 19 مسلم، 1889 ابوداؤد، 4267 ترمذی، 1660 ابن ماجہ، 3980 نسائی، 5036 مؤطا مالک، 2781 مسند احمد، 11032، مشکوٰۃ مظاہر حق فتن: 5416)

عنقریب (ایسا زمانہ آنے والا ہے جب کہ) ایک مسلمان کے لئے بہترین مال بکریاں ہوں گی۔ جن کو لیکر وہ پہاڑ پر بارش برسنے کی جگہ چلا جائے اور فتنوں سے بھاگ کر اپنا دامن بچالے یعنی جس قدر ممکن ہو اپنے آپکو دنیا کے جھمیلوں سے الگ تھلگ کرلے اور دنیاوی ضرورتوں پر بقدر حیات قناعت اختیار کرلے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3)خبروں سے میڈیا سے دور رہنا

حدیث میں ہے:

تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ۔

(مسلم ،رقم:2886،مسند احمد،رقم:4286، مشکوٰۃ ، مظاہر حق ، فتن، رقم:5414)

جب کوئی فتنہ ظاہر ہوگا تو اس فتنہ میں سونے والا شخص (جو اس فتنہ سے غافل اور بے خبر ہو اور اس کے بارے میں اطلاعات نہ سنتا ہو) جاگنے والے (یعنی اس فتنہ کو جاننے اور اس کی خبر رکھنے والے) سے بہتر ہوگا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ۔

(ابوداؤد،رقم:4264،مشکواۃمظاہر حق،فتن رقم:5401)

جو شخص فتنہ کو دیکھے گا فتنہ کی باتوں کی طرف متوجہ ہوگا ان لوگوں کی قربت ہمنشینی اختیار کرے گا جو فتنہ کا باعث ہوں تو فتنہ اس شخص کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔

(4)زبانوں کو بند رکھنا

ایک ہدایت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کے زمانہ کے لئے یہ دی ہے:

تَكُفُّ لِسَانَكَ (وفی روایۃ) اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ۔

(ابوداؤد،رقم:4258،مشکوٰۃ،مظاہر حق،فتن:5397)

فتنہ کے زمانہ میں اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔

یعنی جب پورے ماحول میں برائیوں کا دور دورہ ہوجائے شریر اور بدکار لوگوں کے اثرات غالب ہوجائیں تو زبان سے اچھی بات نکالنا بھی ایک جرم بن جاتا ہے۔ لہٰذا

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ایسے وقت لوگوں کے احوال ومعاملات کے بارے میں بالکل خاموش رہنا چاہئے کسی کی بھلائی یا برائی میں اپنی زبان نہیں کھولنی چاہئے۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا وَقَعَتِ الْفِتَنُ، فَتَمَسَّكْ بِالسُّنَّةِ، وَأَلْزِمِ الصَّمْتَ، وَلَا تَخُضْ فِيمَا لَا يَعْنِيكَ ، وَمَا أَشْكَلَ عَلَيْكَ فَرُدَّهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَقِفْ، وَقُلْ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ۔ (سير أعلام النبلاء: 141/20)

جب فتنے رونما ہوں تو سنت کو تھام لو، خاموشی کو لازم پکڑو، اور لایعنی چیزوں میں مشغول مت رہو، ہر آنے والی مشکل کا حل اللہ اور رسول ﷺ کی باتوں میں تلاش کرو، اور خاموش رہ کر بس یہی کہو کہ اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے:

وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ۔

(وفی روایۃ) اشد من السیف۔

(ابوداؤد، رقم: 4264 ، ترمذی، رقم: 2178، ابن ماجہ، رقم: 396 ، مسند احمد، رقم: 6980 مشکواۃ، مظاہر حق فتن رقم: 5400)

فتنے کے وقت زبان درازی تلوار کے مانند ہوگی۔ (اور ایک روایت میں ہے) تلوار سے بھی زیادہ سخت اور مضر ہوگی۔

یعنی چونکہ لوگوں میں تعصب عداوت، ضد وہٹ دھرمی، حق کو قبول نہ کرنا یہ باتیں ہوں گی انہیں کوئی ایسی بات سننا گوارا نہ ہوگا جو ان کی مرضی ومنشاء کے خلاف ہو لہٰذا فتنہ کے وقت زبان کھولنا گویا خون ریزی کو دعوت دینا ہوگا۔

ایک حدیث میں ہے:

مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ (جو خاموش رہا اس نے نجات پائی)

(ترمذی، رقم: 2501، دارمی، رقم: 2755، مسند احمد، رقم: 6481)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حضرت ابن عمرؓ کے سامنے جب سخت بات کہی گئی تو آپ خاموش رہے اور فرمایا دل میں تو آیا تھا میں بھی سناؤں لیکن:

فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللهُ فِي الْجِنَانِ

(بخاری، رقم: 4108، درمنضود، رقم: 4341، ص: 135)

پس مجھے ڈر ہوا کہ کہیں میری اس بات سے مسلمانوں میں اختلاف بڑھ نہ جائے اور خونریزی نہ ہو جائے اور میری بات کا مطلب میری منشا کے خلاف نہ لیا جانے لگے۔ اس کے بجائے مجھے جنت کی وہ نعمتیں یاد آ گئیں۔

ایسے ہی ایک موقع پر حضرت عمرؓ کے سامنے کسی کی ناپسندیدہ بات سامنے آئی تو آپ نے ارادہ کیا کہ وہ بھی اس موقع پر کچھ کہیں لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے یہ سمجھانے پر کہ ابھی خاموشی ہی مناسب ہے آپ خاموش ہو گئے۔

(بخاری، رقم: 6830 مسند احمد، رقم: 391)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ۔

(بخاری رقم، 120)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے (علم کے) دو برتن یاد کر لیے ہیں، ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ نرخرا کاٹ دیا جائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں کو بیماری تھی، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں قیام کی جگہ عنایت فرما دیں اور ہمارے کھانے کا انتظام کر دیں پھر

جب وہ لوگ تندرست ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ مدینہ کی آب وہوا خراب ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام حرہ میں اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا انتظام کر دیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پیو جب وہ تندرست ہو گئے تو انہوں نے آپ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے اور وہ پکڑے گئے (جیسا کہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ کیا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ویسا ہی کیا ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھروادی۔ میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ زبان سے زمین چاٹتا تھا اور اسی حالت میں وہ مر گیا۔ حدیث کے راوی سلام کہتے ہیں:

فَبَلَغَنِي أَنَّ الحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ: حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَدَّثَهُ بِهَذَا فَبَلَغَ الحَسَنَ، فَقَالَ: وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ بِهَذَا۔ (بخاری، رقم:5685)

مجھے معلوم ہوا کہ حجاج نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا تم مجھ سے وہ سب سے سخت سزا بیان کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو دی ہو تو انہوں نے یہی واقعہ بیان کیا جب حضرت امام حسن بصری تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے کہا کاش وہ یہ حدیث حجاج سے نہ بیان کرتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ، إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً۔ (مسلم، 14)

تم کسی قوم کے سامنے ایسی حدیث بیان نہیں کرتے جس (کے صحیح مفہوم) تک ان کی عقلیں نہیں پہنچ سکتیں مگر وہ ان میں سے بعض کے لیے فتنے (کا موجب) بن جاتی ہیں۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

● فتنوں میں ایک وقت ایسا آتا ہے کہ امر بالمعروف کا فریضہ بھی موقوف ہو جاتا ہے

ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر پوچھا: اس آیت کے سلسلے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: کون سی آیت؟ میں نے کہا: آیت یہ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ‌ۚ -لَا يَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَيۡتُمۡ‌ؕ (مائدۃ:105)

اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ ہونے والا تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو تم کرتے تھے۔

انہوں نے کہا: آگاہ رہو! قسم اللہ کی تم نے اس کے متعلق ایک واقف کار سے پوچھا ہے، میں نے خود اس آیت کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ۔

(ترمذی، رقم:3058، ابن ماجہ، رقم:4014، مشکوٰۃ، مظاہر حق، باب الامر بالمعروف:5143)

بلکہ تم اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے روکتے رہو، یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ لوگ بخل کے راستے پر چل پڑے ہیں، خواہشات نفس کے پیرو ہو گئے ہیں، دنیا کو آخرت پر فوقیت دی جا

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

رہی ہے اور ہر عقل ورائے والا بس اپنی ہی عقل ورائے پر مست اور مگن ہے تو تم خود اپنی فکر میں لگ جاؤ، اپنے آپ کو سنبھالو، بچاؤ اور عوام کو چھوڑ دو، کیونکہ تمہارے پیچھے ایسے دن آنے والے ہیں کہ اس وقت صبر کرنا (کسی بات پر جمے رہنا) ایسا مشکل کام ہوگا جتنا کہ انگارے کو مٹھی میں پکڑے رہنا، اس زمانہ میں کتاب وسنت پر عمل کرنے والے کو تم جیسے پچاس کام کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا۔

تشریح: یہ ہے لوگوں کی وہ حالت جن کے پائے جاتے وقت امر بالمعروف کا فریضہ بھی موقوف ہوجاتا ہے۔ (درمنضود: 8/135، علی رقم الحدیث 4341)

(5) فارغ نہیں رہنا کام میں مشغول رہنا

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ مجھے فتنہ کے زمانہ میں کیا حکم دیتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ. قَالَ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَلْيَعْمِدْ إِلَى سَيْفِهِ، فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى حَرَّةٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ مَا اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ.

(مسلم، 2887 ابوداؤد، 4256 مسند احمد، 20412 مشکوٰۃ مظاہر حق فتن، 5384)

جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں چلا جائے۔ اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے۔ اور جس کی کھیتی ہو وہ اپنی زمین میں چلا جائے۔ کہا کہ جس کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ اپنی تلوار لے اور اس کی دھار کو پتھر پر مارے (اسے کند کر دے) اور پھر جہاں تک ہوسکے (فتنے میں شریک ہونے سے) بچنے کی کوشش کرے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 3:

علمی فتنوں سے حفاظت کے لیے

(1) ہدایت کے اسباب (2) گمراہی کے اسباب

علمی، نظریاتی، فتنوں، شکوک وشبہات گمراہی کے فتنوں جن کا انجام بدعت، کفر نفاق میں مبتلا ہونا ہے ان سے حفاظت کے لیے درج ذیل کام کریں

پہلا عمل: اپنے اندر ہدایت کی سچّی طلب پیدا کرنا

اسباب ہدایت مندرجہ ذیل ہیں:

(1) تقوی: خوف خدا اختیار کرنا

(2) قوتوں کا صحیح استعمال: حق اور حقیقت پانے کے لیے خدا کی دی ہوئی قوتوں (آنکھ، کان، دل ودماغ) کو صحیح استعمال کرنا

(2/1) سوچ وفکر: غور وفکر سوچ بچار سے کام لینا

(2/2) قرآن وسنت کی اتباع: قرآن وسنت کی تعلیمات سلف صالحین (اہل سنت و الجماعت) کی تشریحات کو سیکھنا (اور سیکھنے کا جو صحیح طریقہ ہے اس طریقہ سے سیکھنا) اور انکو مضبوطی سے تھامے رکھنا یعنی انفرادی واجتماعی زندگی میں اسی کو اپنا دستور العمل بنانا، اسی کی دعوت دینا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں، ہماری کتاب: **فہم ہدایت؟ اور علم دین**)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِذَا وَقَعَتِ الْفِتَنُ، فَتَمَسَّكْ بِالسُّنَّةِ، وَالْزِمِ الصَّمْتَ، وَلَا تَخُضْ

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فِيمَا لَا يَعْنِيكَ ، وَمَا أَشْكَلَ عَلَيْكَ فَرُدَّهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَقِفْ، وَقُلْ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ۔(سير أعلام النبلاء: 141/20)

جب فتنے رونما ہوں تو سنت کو تھام لو، خاموشی کو لازم پکڑو، اور لایعنی چیزوں میں مشغول مت رہو، ہر آنے والی مشکل کا حل اللہ اور رسول ﷺ کی باتوں میں تلاش کرو، اور خاموش رہ کر بس یہی کہو کہ اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

(3) ہدایت کی دعا: حق اور حقیقت کو پانے کے لیے پابندی سے ہدایت کی دعائیں کرنا؛ جن معاملات میں تردد ہو، کوئی واضح اور صاف پہلو سمجھ نہ آتا ہو تو خوب خوب استخارہ کر کے اللہ تعالی سے راہنمائی لینا۔

دوسرا عمل: موانع ہدایت (گمراہی کے اسباب) سے بچنا

گمراہی کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

(1) تکبر: علمی کبر: اپنے علم، ذہانت، فہم پر گھمنڈ، غرور اعجاب بالرائی اپنے آپ کو اپنی جماعت کو، اپنی بات کو سو فیصد صحیح سو فیصد اخلاص پر مبنی دوسروں کو سو فیصد غلط سمجھنا اپنی رائے پر جمود واصرار سے بچنا

(2) حسد: ضد، عناد، بغض، دشمنی مخالفت سے بچنا

(3) خواہشات: اغراض ومفادات ہی کو زندگی کا مقصد بنانے سے بچنا

(4) رسم ورواج: آبائی دین خاندانی رسم ورواج کی اندھی تقلید سے بچنا

(5) قوتوں کا غلط استعمال: حق اور حقیقت کو پانے کے لیے اللہ تعالی نے جو قوتیں عطا فرمائی ہیں انکے استعمال میں مندرجہ ذیل غفلتیں نہ کرنا

(5/1) سوچ وبچار: غور وفکر سے کام نہ لینا

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(5/2) نہ سمجھنا: دوسروں سے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا

(5/3) نہ سننا: دین کی باتوں کو نہ سننا، نصیحتوں کو کسی خاطر میں نہ لانا، سنی ان سنی کر دینا

(5/4) صحیح سے نہ سننا: جیسے سننا چاہیئے ویسے نہ سننا

(5/5) حسد: حق سمجھ آجانے کے باوجود حسد، بغض، عصبیت، دشمنی، مخالفت کی وجہ سے حق کا انکار کرنا اسکی مخالفت کرنا۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 4:

عملی فتنوں سے حفاظت کے لیے

(1) خواہشات مغلوب کرنا (2) ہمت سے کام لینا

(3) میانہ روی (4) مجاہدہ

عملی فتنوں یعنی خواہشات، شہوات، لذّات کے فتنوں جنکا انجام فسق وفجور، معاصی اور گناہ میں مبتلا ہونا ہے، ان سے حفاظت کے لیے درج ذیل کام کریں

پہلا عمل: نفسانی خواہشات کو مغلوب کرنے کی محنت میں لگے رہنا

یعنی حبِّ دنیا، حبِّ مال، حبِّ جاہ (خودنمائی، نام نمود، عزت وشہرت، ہردل عزیزی، امتیازی شان کے اظہار کی طلب) حبِّ باہ پر کنٹرول حاصل کرنے (یعنی کسی موقع پر بھی خواہشات عقل وشریعت کے تقاضوں پر غالب نہ آنے پائیں) کی محنت میں لگے رہنا۔

دوسرا عمل: ہمت سے کالینا

جس وقت ناجائز خواہشات، شہوات کی طرف میلان ہو تو اس وقت ان کے دنیوی و اخروی نقصانات کو سوچنا، اگر یہ طریقہ کارگر نہ ہو تو خواہشات کے پورا کرنے کے ارادہ کے وقت ہمت سے کام لینا، اگر اسمیں بھی ناکامی ہوجائے تو سچی توبہ کے ذریعہ تلافی کرنا۔ (مکتوبات افغانی:60)

تیسرا عمل: مباح خواہشات میں میانہ روی اختیار کرنا

کھانے پینے، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے، گھومنے گھمانے، ملنے ملانے اور دیگر مباح

خواہشات میں میانہ روی (بوقت ضرورت بقدر ضرورت) اختیار کریں یعنی نفس کو روکیں جب ان خواہشات کا سخت تقاضہ ہو تب انکو بقدر ضرورت اختیار کریں۔ ہر وقت ہر خواہش کو پورا کرنے کے چکر میں نہ رہیں۔ (ہم سے عہد لیا گیا ہے، عہد 274)

کیونکہ جو شخص ہر جائز خواہش کے پیچھے پڑتا ہے تو آہستہ آہستہ اسکے اندر سے خواہشات سے رکنے کی طاقت ختم ہوتی رہتی ہے۔

پھر ساری خواہشات جائز تو ہیں نہیں بہت سی خواہشات حرام ہیں، اب ایسا شخص (جو ہر جائز خواہش پوری کرتا ہے اپنے نفس کو روکتا نہیں) جب اسکے دل میں کسی حرام خواہش کا تقاضہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے لیے اپنے آپ کو حرام خواہشات سے روکنا مشکل ہو جاتا ہے۔

پھر ساری خواہشیں حرام میں بھی پوری نہیں ہوتیں بہت سی کفر میں پوری ہوتی ہیں۔ اب ایسا شخص (جو حلال حرام ہر طرح کی خواہش پوری کرتا رہتا ہے اور خواہشات پر کنٹرول کی طاقت اسمیں ہوتی نہیں) جب اسکے دل میں کسی ایسی خواہش کا تقاضہ پیدا ہوتا ہے جو کفر میں پوری ہوتی ہے تو اسکے لیے اپنے آپکو اس کفریہ خواہش سے بھی روکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے: حفت النار باشھوات (آگ کو شہوات سے ڈھانپا گیا ہے) (مسلم، رقم: 2822)

چوتھا عمل: معمولات میں مجاہدہ

مجاہدہ کے ذریعہ نفس کو مغلوب کریں وہ اس طرح کہ عبادات (ذکر، تلاوت، نوافل، خاص طور سے تہجد، نفلی روزے) اتباع سنت میں سے کوئی معمول جسکو نبھا سکتے ہوں اپنے لیے طے کریں اور پابندی سے اسکو کریں اور اس پابندی میں جو مجاہدہ آئے اسے برداشت کریں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں ایک مسلمان کیسے زندگی گزارے)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 5:

اختلافات کے فتنہ سے حفاظت کے لیے

پہلا عمل: اختلافات سے ایسے بچیں

(1) حق تلفی سے بچنا (2) غلط فہمی سے بچنا

(3) برداشت کرنا، نظر انداز کرنا (4) مشورہ کا پابند بننا

(5) تنقید، تنقیص سے بچنا (6) سنی سنائی پر اعتماد نہ کرنا

(7) فرقہ وارانہ تعصّبات سے بچنا (8) گناہوں سے بچنا

دوسرا عمل: اختلافات ایسے ختم کریں

(1) اختلافات سے علیحدہ رہنا

(2) باتیں دل میں نہ رکھنا

(3) ثالث کے ذریعہ مسئلہ کا حل نکالنا

(4) اختلافات کو دشمنی نہ بنانا

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پہلا عمل: اختلافات سے ایسے بچیں

اختلاف، انتشار، گروہ بندی، باہمی جھگڑے، خانہ جنگی، قتل وقتال کے فتنہ سے حفاظت کے لیے جہاں جس جگہ ہوں کوشش کریں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم رہے، اختلاف انتشار پیدا نہ ہونے دیں، اپنی ذات کے اعتبار سے ان امور کا خیال رکھیں۔

(1) حق تلفی سے بچنا:

حتی الامکان کسی کی حق تلفی، کسی پر ظلم وزیادتی نہ ہو ہر ایک کی جان مال عزت آبرو کی حفاظت ہو اور یہ اسوقت تک ممکن نہیں جب تک اہل اللہ کی صحبت کے ذریعہ اپنے آپکو حبِ مال اور حبِ جاہ کی بیماری سے نہ بچایا جائے۔

- حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> حرص تمام بیماریوں کی جڑ ہے یہ ایسا مرض ہے کہ اسکو امّ الامراض (تمام امراض کی جڑ) کہنا چاہیے کیونکہ اسکی وجہ سے جھگڑے فساد ہوتے ہیں اسی کی وجہ سے مقدمہ بازیاں ہوتی ہیں۔ اگر لوگوں میں مال کی حرص نہ ہوتو کوئی کسی کا حق نہ دبائے، بدکاری کا سبب بھی لذت کی حرص ہے، اخلاق رذیلہ کی اصل کبر ہے، جاہ کی ہوس (چاہت) ہی کا نام ہے۔ اس لیے کبر کا سبب بھی یہی حرص ہوا، انسان کی طبیعت کی خصوصیت ہے کہ اگر اسکے پاس مال کے دو جنگل بھی ہوں جس میں سونا چاندی پانی کی طرح بہتے ہوں پھر بھی تیسرے کو چاہے گا۔ ہوس کو جتنا پورا کروگے اتنا ہی بڑھے گی جیسے خارش والا کھجلاتا ہے خارش بڑھتی رہتی ہے۔ حق تعالی کا ارشاد ہے: أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ بھلا انسان

کی ہر آرزو پوری ہوسکتی ہے (یعنی کبھی پوری نہیں سکتی) یہی وجہ ہے کہ حریص کو کبھی راحت نہیں مل سکتی اس کے ہوس کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ کیونکہ ایک آرزو ختم نہیں ہوتی دوسری شروع ہوجاتی ہے اور تقدیر پر راضی ہے نہیں تو ہر کام میں یوں دل چاہتا ہے کہ یہ بھی ہوجائے اور وہ بھی ہوجائے اور سب امیدوں کا پورا ہونا مشکل ہے اس لیے اس کا نتیجہ پریشانی ہے اگر چہ ظاہر میں اولاد اور مال سب کچھ ہے مگر اندرونی حالت سب کی پریشان ہے۔ خرچ کو کم کریں تاکہ زیادہ آمدنی کی فکر نہ ہو اور آئندہ کی فکر نہ کریں کہ کیا ہوگا اور یہ سوچیں کہ حرص و لالچ کرنے والا ہمیشہ ذلیل و خوار رہتا ہے۔ (تسہیل شریعت وطریقت، ص:233)

● حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دو نفسیاتی بیماریاں اور ان کا علاج: حب مال اور حب جاہ یہ دونوں قلب کی ایسی بیماریاں ہیں جن کے باعث انسان کی دنیاوی زندگی اور اخروی زندگی اجیرن ہوجاتی ہے اور غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ انسانی تاریخ میں اب تک جتنی انسانیت سوز لڑائیاں لڑی گئیں اور جو فساد برپا ہوئے ان میں سے اکثر و بیشتر کو انہی دو بیماریوں نے جنم دیا تھا۔

حب مال کے نتائج یہ نکلتے ہیں:

(1) کنجوسی اور بخل پیدا ہوتا ہے جس کا ایک قومی نقصان تو یہ ہوتا ہے کہ اس کی دولت قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی دوسرا نقصان خود اس کی ذات کو پہنچتا ہے کہ معاشرہ میں کوئی ایسے شخص کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔

(2) خود غرضی پیدا ہوتی ہے جو مال کی ہوس کو پورا کرنے کے لیے اسے اشیاء میں ملاوٹ، ناپ تول میں کمی رشوت ستانی، مکر وفریب اور

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دغا بازی کے نت نئے حیلے سجھاتی ہے وہ اپنی تجوری پہلے سے زیادہ بھرنے کے لیے دوسروں کا خون نچوڑ لینا چاہتا ہے بالآخر سرمایہ دار اور مزدور کے جھگڑے جنم لیتے ہیں۔

(3) ایسے شخص کو کتنا ہی مال مل جائے لیکن مزید کمانے کی دھن ایسی سوار ہوتی ہے کہ تفریح اور آرام کے وقت بھی یہی بے چینی اسے کھائے جاتی ہے کہ کسی طرح اپنے سرمایہ میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کروں بالآخر جو مال اس کے آرام و راحت کا ذریعہ بنتا وہ اس کے لیے وبال جان بن جاتا ہے۔

(4) حق بات خواہ کتنی ہی روشن ہو کر سامنے آجائے مگر وہ ایسی کسی بات کو ماننے کی ہمت نہیں کرتا جو اس کی ہوس مال سے متصادم ہو یہ تمام چیزیں بالآخر پورے معاشرہ کا امن وچین برباد کر ڈالتی ہیں۔

غور کیا جائے تو قریب قریب یہی حال حب جاہ کا نظر آئے گا کہ اس کے نتیجہ میں تکبر خودغرضی حقوق کی پامالی ہوس اقتدار اور اس کے لیے خوں ریز لڑائیاں اور اسی طرح کی بیشمار انسانیت سوز خرابیاں جنم لیتی ہیں جو بالآخر دنیا کو دوزخ بنا کر چھوڑتی ہیں۔

(معارف القرآن بقرہ:45ج1ص219)

● **حضرت مفتی رشید احمد فرماتے ہیں:**

اسباب اختلاف (میں سے بڑے اسباب) حبّ مال، حبّ جاہ ہیں ان دونوں کی وجہ سے آپس میں اختلاف، فتنہ، فساد، قتل وغارت، تباہی وبربادی کا ہم شب وروز مشاہدہ کر رہے ہیں۔

اس کا علاج ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان دونوں خطرناک اور دنیا و آخرت دونوں کے لئے تباہ کن امراض کا

علاج اہل اللہ کی صحبت ہے اور یہ میسر نہ ہو تو انکے ملفوظات اور مراقبہ موت سے کیا جائے۔(احسن الفتاوی ج1ص24)

(2) غلط فہمی سے بچنا

حتی الامکان اپنی ذات سے کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہونے دیں ہر بات میں ہر کام میں محتاط رویہ اختیار کریں، جس بات کے بدلہ میں سامنے والے کو غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو از خود اسکی وضاحت کر دیں

(3) برداشت کرنا، نظر انداز کرنا

حتی الامکان دوسروں کی طرف سے کی گئی حق تلفی، زیادتی برداشت کریں، نظر انداز کریں قربانی ایثار دستبرداری کا مظاہرہ کریں۔

جذباتی ردعمل کا اظہار نہ کریں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ مضبوط اجتماعیت کی بنیاد قربانی اور ایثار ہے۔ جیسے کوئی عمارت صرف اسی وقت بنتی ہے جب کچھ اینٹیں اپنے آپ کو زمین میں دبانے کے لیے تیار ہوں اسی طرح کوئی حقیقی اجتماعیت صرف اسی وقت قائم ہوتی ہے جب کہ لوگ قربانی، ایثار پر تیار ہوں، اس کے بغیر انسانی اجتماعیت کا وجود میں آنا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا اینٹوں کے بنیاد میں دفن ہوئے بغیر عمارت کا وجود میں آنا۔

(مفہوم معالم العرفان، سعدی، انوار البیان، تدبر و عمل، عثمانی حشر 9)

قرآن کریم میں ہے:

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔(انفال: 46)

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ تم کمزور پڑ جاؤ گے، اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور صبر سے کام لو۔ یقین رکھو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اس کے بعد ارشاد فرمایا واصبِرُ وْا۔ یعنی صبر کو لازم پکڑو۔ سیاق کلام سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نزاع اور جھگڑوں سے بچنے کا کامیاب نسخہ بتلایا گیا ہے اور بیان اس کا یہ ہے کہ کوئی جماعت کتنی ہی متحد الخیال اور متحد المقصد ہو مگر افراد انسانی کی طبعی خصوصیات ضرور مختلف ہوا کرتی ہیں نیز کسی مقصد کے لیے سعی و کوشش میں اہل عقل و تجربہ کی رایوں کا اختلاف بھی ناگزیر ہے۔ اس لیے دوسروں کے ساتھ چلنے اور ان کو ساتھ رکھنے کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ آدمی خلاف طبع امور پر صبر کرنے اور نظر انداز کرنے کا عادی ہو اور اپنی رائے پر اتنا جماؤ اور اصرار نہ ہو کہ اس کو قبول نہ کیا جائے تو لڑ بیٹھے۔ اسی صفت کا دوسرا نام صبر ہے۔ آج کل یہ تو ہر شخص جانتا اور کہتا ہے کہ آپس کا نزاع بہت بری چیز ہے مگر اس سے بچنے کا جو گر ہے کہ آدمی خلاف طبع امور پر صبر کرنے کا خوگر بنے اپنی بات منوانے اور چلانے کی فکر میں نہ پڑے۔ یہ بہت کم لوگوں میں پایا جاتا ہے اسی لیے اتحاد و اتفاق کے سارے وعظ و پند بے سود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ آدمی کو دوسرے سے اپنی بات منوا لینے پر تو قدرت نہیں ہوتی مگر خود دوسرے کی بات مان لینا اور اگر اس کی عقل و دیانت کا تقاضا یہی ہے کہ اس کو نہ مانے تو کم از کم نزاع سے بچنے کے لیے سکوت کر لینا تو بہر حال اختیار میں ہے اس لیے قرآن کریم نے نزاع سے بچنے کی ہدایت کے ساتھ ساتھ صبر کی تلقین بھی ہر فرد جماعت کو کر دی تا کہ نزاع سے بچنا عملی دنیا میں آسان ہو جائے۔ (معارف القرآن، مفتی محمد شفیع صاحب)

ایک حدیث میں ہے:

عن الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ. فَقَالَ: اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بعده أشر منه حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ. سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ. (بخاری، رقم: 7068)

حضرت زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں، ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے حجاج کی طرف سے ہم پر ہونے والے ظلم کے متعلق ان سے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: صبر کرو، کیونکہ تم پر جو وقت بھی آ رہا ہے، اس کے بعد آنے والا وقت اس سے بھی زیادہ برا ہو گا حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جا ملو میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔ (مظاہر حق: 4/840)

● حتی الامکان اپنے حق کے لیے بھی نہ جھگڑیں

لڑائی جھگڑے، فتنہ وفساد سے بچنے کی خاطر اپنا حق چھوڑ دینا، ایثار کر دینا بہت بڑا عمل ہے، کچھ دے کر، اپنا کچھ حق چھوڑ کر آپ بہت کچھ لے سکتے ہیں، دنیاوی امور میں بھی تو آپ اس پر عمل کرتے ہیں کہ کچھ دے کر بہت کچھ لینا کامیابی سمجھتے ہیں اسی طرح اپنا حق چھوڑ کر آپ اپنی آخرت کے بہت بڑے بڑے مسائل حل کرا سکتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے:

تُؤَدُّونَ الحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ۔

(بخاری، رقم: 3603)

جو لوگوں کے تم پر حقوق ہیں وہ تم ادا کرو اور اپنا حق اللہ سے مانگو۔

● حق کے مطالبے میں نرمی کر کے آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء رحمت لے سکتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى۔

(بخاری، رقم: 2076)

اللہ تعالی کی رحمت ہو اس بندے پر جو فروخت کرنے، خریدنے اور اپنے حق کا تقاضا کرنے اور وصول کرنے میں نرمی اختیار کرے۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

• حق کے مطالبے میں نرمی کر کے آپ اپنی بخشش کروا سکتے ہیں

حدیث میں آتا ہے:

غَفَرَ اللهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ، كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ، سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى، سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى۔ (ترمذی، رقم: 1320)

اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو بخش دیا وہ جب بیچتا تھا اور جب خریدتا تھا اور جب تقاضا کرتا تھا تو نرمی سے پیش آتا تھا۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ، قِيلَ لَهُ: انْظُرْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ، فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَأَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ۔ (بخاری، رقم: 3451)

تم سے پہلے کسی امت میں ایک آدمی تھا۔ جب موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آیا تو (روح قبض ہونے کے بعد) اس سے پوچھا گیا کہ تو نے دنیا میں کوئی نیک عمل کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا کہ (اپنی زندگی پر) نظر ڈال (اور غور کر) اس نے پھر عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت اور لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا جس میں، میں دولت مند کو مہلت دیتا تھا اور تنگدست کو معاف کر دیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل فرما دیا۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

● کچھ حق چھوڑ کر بھی آپ عرش کے سائے میں آگے آگے جگہ لے سکتے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَتَدْرُونَ مَنِ السَّابِقُونَ إِلَى ظِلِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: الَّذِينَ إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوهُ، وَإِذَا سُئِلُوهُ بَذَلُوهُ، وَحَكَمُوا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ۔ (مسند احمد، رقم: 23287)

جانتے ہو قیامت کے دن اللہ عزوجل (کے عرش یا اس کے لطف و کرم کے) سایہ کی طرف سبقت لے جانے والے کون لوگ ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سبقت لے جانے والے وہ لوگ ہیں (جب حق لینے کی باری آتی ہے تو ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ان کو) جتنا حق دے دیا جاتا ہے بس اسی کو قبول کر لیتے ہیں (بقیہ معاف کر دیتے ہیں) اور جب (حق دینے کی باری آتی ہے اور) ان سے حق کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ لوگوں کو پورا پورا حق دیتے ہیں اور لوگوں کے حق میں وہی فیصلہ کرتے ہیں جو اپنی ذات کے بارے میں کرتے ہیں۔

● حق چھوڑ کر آپ حوض کوثر پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کر سکتے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔ (بخاری، رقم: 4330)

اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں کا ایک آدمی ہوتا، اگر لوگ ایک

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

وادی میں چلیں اور انصار کسی دوسرے راستہ پر چلیں یا یہ فرمایا کہ انصار کسی دوسری پہاڑی درہ میں چلیں تو میں اسی راستہ یا اسی پہاڑی درہ پر چلوں گا جو جماعتِ انصار کا راستہ ہے، انصار تو قرب میں اندر کے کپڑے کے مانند ہیں جبکہ دوسرے لوگ باہر کے کپڑے کے مانند ہیں، اے انصار کی جماعت! تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر بلا استحقاق فضیلت دی جائے گی تو تم صبر کیے رہنا یہاں تک کہ مجھ سے حوض کوثر پر آکر ملو۔

● حق چھوڑ کر آپ جنت کی بلند و بالا جگہوں میں محل لے سکتے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسَطِهَا، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا۔ (ترمذی، رقم:1993)

جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ (جھوٹ) ناحق و ناروا ہو تو اس کے لئے جنت کے کنارے پر محل بنایا جاتا ہے اور جو شخص جھگڑے اور بحث و تکرار چھوڑ دے باوجود اس کے کہ وہ حق پر ہو تو اس کے لئے جنت کے وسط میں محل بنایا جاتا ہے اور جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں تو اس کے لئے جنت کی بلند جگہ پر محل بنایا جاتا ہے۔

❑ خلاصہ:

1) جھگڑوں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

2) جھگڑوں سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے۔

3) جھگڑنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

4)حتی الامکان اپنے حق کے لیے بھی نہ جھگڑیں۔

5)حق کے مطالبے میں نرمی اور چشم پوشی کریں۔

اس سے رحمت ملے گی، بخشش حاصل ہوگی، عرش کا سایہ نصیب ہوگا، حوض کوثر پر پانی ملے گا، جنت کے بلند و بالا محلات کے مستحق ہوں گے۔

(4)مشورہ کا پابند بننا

اپنی ذاتی رائے سے نہیں مشورہ سے کام کریں، اور مشورہ کا پابند بن کر چلیں دینی دنیاوی کاموں میں مشورہ کا اہتمام کریں، اور مشورہ میں دوسروں کی رائے کا احترام کریں، اہمیت دیں کبھی اپنی رائے پر اصرار نہ کریں شدت اختیار نہ کریں بلکہ اپنی رائے کو متہم سمجھیں۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ، وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا، إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ، غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ، قَالَ: وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبِئْسَتْ صِفُّونَ۔

(بخاری، رقم: 7308)

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے (جنگ صفین کے موقع پر) کہا کہ لوگوں! اپنے دین کے مقابلہ میں اپنی رائے کو بے حقیقت سمجھو میں نے اپنے آپ کو ابوجندل رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے دن (صلح حدیبیہ کے موقع پر) دیکھا کہ اگر میرے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ہٹنے کی طاقت ہوتی تو میں اس دن آپ سے انحراف کرتا (اور کفار قریش کے

ساتھ ان شرائط کو قبول نہ کرتا) اور ہم نے جب کسی مہم پر اپنی تلواریں کاندھوں پر رکھیں (لڑائی شروع کی) تو ان تلواروں کی بدولت ہم کو ایک آسانی مل گئی جسے ہم پہچانتے تھے مگر اس مہم میں (یعنی جنگ صفین میں مشکل میں گرفتار ہیں دونوں طرف والے اپنے اپنے دلائل پیش کرتے ہیں) ابو اعمش نے کہا کہ ابووائل نے بتایا کہ میں صفین میں موجود تھا اور صفین کی لڑائی بھی کیا بری لڑائی تھی جس میں مسلمان آپس میں کٹ مرے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلاَءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا۔

(ترمذی، رقم:2267)

جب (حالت یہ ہو کہ) تمہارے حکمران تم میں کے نیک لوگ ہیں اور تم میں کے دولت مندوں میں سماحت وسخاوت کی صفت اور تمہارے معاملات باہم مشورہ سے طے ہوتے ہیں تو (ایسی حالت میں) زمین کی پشت تمارے لیے اس کے بطن (پیٹ) سے بہتر ہے اور (اس کے برعکس) جب حالت یہ ہو کہ تمہارے حکمران تم میں کے بدترین لوگ ہوں اور تمہارے دولت مندوں میں (سماحت کے بجائے) بخل اور دولت پرستی آجائے اور تمہارے معاملات (بجائے اہل الرائے کی مشاورت کے) تمہاری عورتوں کی رایوں سے چلے تو (ایسی حالت میں) زمین کا بطن (پیٹ) تمہارے لئے اس کی پشت سے بہتر ہے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اپنی رائے پر اصرار کرنے سے جھگڑے ہوتے ہیں:

قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي قَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا ۔(بخاری رقم:4847)

حضرت عبداللہ بن زبیر (رض) سے روایت کرتے ہیں کہ بنو تمیم کے سوار آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے تو ابو بکر (رض) نے عرض کی ان کا امیر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو بنائیے عمر (رض) نے عرض کیا نہیں بلکہ اقرع بن حابس کو بنائیے، تو حضرت ابو بکر (رض) نے کہا تم ہمیشہ مجھ سے اختلاف کرتے ہو، حضرت عمر (رض) نے کہا میں آپ (رض) سے اختلاف کا قصد نہیں کرتا دونوں میں تکرار ہوئی یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہوگئیں۔

(5) تنقید، تنقیص سے بچنا

حتی الامکان دوسروں پر تنقید، تنقیص، تردید، شکوے شکایات سے احتراز کریں۔

حدیث میں آتا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ ۔(ابو داؤد، رقم:4264)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عنقریب گونگے بہرے اور اندھے فتنے کا ظہور ہوگا، جو شخص اس فتنہ کو دیکھے گا اور اسکے قریب جائے گا، وہ فتنہ اسکو دیکھے گا اور اس کے قریب آجائے گا، نیز اس فتنہ کے وقت زبان درازی، تلوار مارنے کی مانند ہوگی۔(مظاہر حق:4/855)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(6) سنی سنائی باتوں پر اعتماد نہ کرنا

سنی سنائی باتوں پر اعتماد کرنے کے بجائے تحقیق کا مزاج بنائیں بلا تحقیق کسی پر ظلم وزیادتی، فسق وفجور، خودغرضی، بدنیتی کا الزام نہ لگائیں بدگمانی اور شک نہ کریں۔

حضرت بنوریؒ فرماتے ہیں:

> آج کل پروپیگنڈہ کا دور ہے۔ پروپیگنڈے کے کرشمہ سے رائی کو پربت اور تنکے کو شہتیر بنا کر پیش کیا جاتا ہے، غلط اور جھوٹی افواہیں پھیلا کر ایک دوسرے کے درمیان منافرت پیدا کی جاتی ہے جو شخص اس فتنہ سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ جب تک کسی حکایت وشکایت کے صحیح ہونے کا پورا وثوق نہ ہوجائے اسوقت تک اس پر کان نہ دھرے نہ اسپر کوئی کاروائی کرے۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگوں نے شکایت کی کہ ابن ملجم آپ کے قتل کا منصوبہ بنا رہا ہے اور قتل کی دھمکیاں دیتا ہے آپ اسے قتل کرا دیجئے فرمایا:

> کیا میں اپنے قاتل کو قتل کردوں یعنی میں قاتل بن جاؤں؟

اس طرح اس قسم کی حکایات وشکایات کو نقل کرنا بھی امت کو فتنہ میں ڈالنا ہے، آحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو اسی قسم کے فتنوں کے بارے میں ہدایت فرمائی تھی۔

چنانچہ حدیث میں آتا ہے:

> سَتَكُونُ فِتَنٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي۔
>
> (ابو داؤد، رقم: 4259)
>
> بہت سے فتنے ہوں گے، ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ڈورنے والے سے بہتر ہوگا۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ایک اور روایت میں ہے:

النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ۔(مسلم، رقم:2886)

جو ان فتنوں میں سو رہا ہوگا وہ جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور جو جاگ رہا ہوگا وہ اٹھنے والے سے بہتر ہوگا۔(دور حاضر کے فتنے 64-65)

(7)فرقہ وارانہ تعصّبات سے بچنا

ہر فرد لسانی، علاقائی اور فرقہ وارونہ تعصّبات کی بنیاد پر چلنے والی تحریکوں کا حصہ بننے سے گریز کرے۔(پیغام پاکستان شق 6)

- کوئی بھی ادارہ نجی ہو یا سرکاری یا مذہبی جو بھی تعلیمی ادارہ ہو نفرت انگیزی، انتہا پسندی اور تشدد کو فروغ نہ دے۔(پیغام پاکستان شق 8)
- کوئی شخص مساجد، منبر و محراب، مجالس اور امام بارگاہوں میں نفرت انگیزی پر مبنی تقاریر نہ کرے اسی طرح فرقہ وارانہ موضوعات کے حوالے سے اخبارات اور ٹی وی یا سوشل میڈیا پر متنازعہ گفتگو نہ کرے۔(پیغام پاکستان شق 19)
- تمام مکاتب فکر کسی شخص، ادارے یا فرقے کے خلاف نفرت انگیزی اور اہانت پر مبنی جملوں یا بے بنیاد الزامات لگانے سے گریز کریں۔(پیغام پاکستان شق 10)
- کوئی عامی شخص کسی مسلمان کی تکفیر نہ کرے ہاں اہل علم شرعی اصولوں کی وضاحت مذہبی نظریے کی اساس پر کرنے کا حق رکھتے ہیں۔تاہم انہیں بھی کسی کی تکفیر میں حد درجہ احتیاط سے کام لینا چاہیے۔(پیغام پاکستان شق 12)
- سرکاری، نجی اور مذہبی تعلیمی اداروں کے نصاب میں اختلاف رائے کے آداب کو شامل کیا جائے کیونکہ فقہی اور نظریاتی اختلافات پر تحقیق کرنے کے لیے سب سے

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

موزوں جگہ صرف تعلیمی ادارے ہوتے ہیں۔ (پیغام پاکستان شق 14)

(8) گناہوں سے بچنا

گناہوں سے نہ بچنا، گناہ ہوجائے توفوراً توبہ نہ کرنا بھی آپس کے جھگڑوں کا بڑا سبب ہے، لہذا اس سے بھی بچیں۔

حضرت مفتی رشید صاحب اسباب اختلاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

گناہوں سے نہ بچنا اور گناہ ہوجائے توفوراتوبہ نہ کرنا اس سے اللہ تعالی ناراض ہو جاتے ہیں اور اس سے لوگوں پر اختلاف کا عذاب مسلط فرمادیتے ہیں، آپس کے جوڑ کا علاج تقوی ہے یعنی گناہ سے بچنے کا اہتمام کرنا اور اگر کوئی گناہ ہوجائے توفوراتوبہ کرلینا اس سے اللہ تعالی کی رضا حاصل ہوتی ہے اوران کی رحمت آپس میں محبت اور پرکیف زندگی کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ (احسن الفتاوی ج1ص24)

قرآن کریم میں ہے:

قُلۡ هُوَ الۡقَادِرُ عَلٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابًا مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ اَوۡ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِكُمۡ اَوۡ يَلۡبِسَكُمۡ شِيَـعًا وَّيُذِيۡقَ بَعۡضَكُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ‌ ؕ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَفۡقَهُوۡنَ۔ (انعام 65)

کہو کہ: وہ اس بات پر پوری طرح قدرت رکھتا ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے (نکال دے) یا تمہیں مختلف ٹولیوں میں بانٹ کر ایک دوسرے سے بھڑا دے، اور ایک دوسرے کی طاقت کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو! ہم کس طرح مختلف طریقوں سے اپنی نشانیاں واضح کررہے ہیں تاکہ یہ کچھ سمجھ سے کام لے لیں۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا:

اوپر کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ اور بے رحم حکام مسلط ہوجائیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔

(انعام:129)

اوراسی طرح ہم ظالموں کو ان کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ایک دوسرے پر مسلط کردیتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے:

كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ۔ (مشکوٰۃ بحوالہ بیہقی)

تم جیسے ہوں گے ویسے ہی حکمران تم پر مسلط کیے جائیں گے۔

مشہور مقولہ أَعْمَالُكُمْ عُمَّالُكُمْ کا یہی مفہوم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں سب بادشاہوں کا مالک اور بادشاہ ہوں، سب بادشاہوں کے قلوب میرے ہاتھ میں ہیں، جب میرے بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں اور حکام کے قلوب میں ان کی شفقت ورحمت ڈال دیتا ہوں، اور جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے حکام کے دل میں اُن پر سخت کردیتا ہوں، وہ ان کو ہر طرح کا بُرا عذاب چکھاتے ہیں، اس لیے تم حکام اور امراء کو بُرا کہنے میں اپنے اوقات ضائع نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اپنے عمل کی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ، تاکہ تمہارے سب کاموں کو درست کردے (معارف القرآن ج 3 ص 260) اور نیچے کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ اپنے نوکر، غلام، خدمت گار، ماتحت ملازم بے وفا، غدار، کام چور اور خائن ہوجاتے ہیں۔

(درس قرآن درس 412، ماجدی، کبیر، کشاف مظہری، معارف القرآن)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ان روایات اور آیت مذکورہ کی متذکرہ تفسیر کا حاصل یہ ہے کہ انسان کو جو تکالیف اور مصائب اپنے حکام کے ہاتھوں پہنچتے ہیں وہ اوپر سے آنے والا عذاب ہے، اور جو اپنے ماتحتوں اور ملازموں کے ذریعہ پہنچتے ہیں وہ نیچے سے آنے والا عذاب ہے، یہ سب کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہوتے، بلکہ ایک قانون الٰہی کے تابع انسان کے اعمال کی سزا ہوتے ہیں۔ (معارف القرآن ج3 ص200)

مزدوروں، کسانوں، ملازموں کی طرف سے تحریکیں چلیں، روزمرہ کی ایجی ٹیشن، انجمن سازی ہو، فرائض سے غفلت حقوق کے مطالبات ہونے لگتے ہیں۔

الغرض: اوپر والے نیچے والوں کو کچلتے ہیں اور نیچے والے اوپر والوں کا چین حرام کر دیتے ہیں کارخانے داروں کو مزدور پریشان کرتے ہیں، زمیندار اور وڈیروں کو مزارع تنگ کرتے ہیں کرایہ دار مالک مکان ودکان سے برسرپیکار رہتا ہے اور ماتحت ملازمین اپنے افسران کی ناک میں دم کر دیتے ہیں۔ یہ سلسلہ اس طرح چلتا رہتا ہے اور اوپر والوں اور نیچے والوں دونوں کے لیے عذاب الٰہی ثابت ہوتے ہیں۔

(معالم العرفان، انعام:65)

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں:

> جب مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو میں اسکا اثر اپنے نوکر اور اپنی سواری کے گھوڑے اور باربرداری کے گدھے کے مزاج میں محسوس کرنے لگتا ہوں کہ یہ سب میری نافرمانی کرنے لگتے ہیں۔
>
> (معراج القرآن:360)

تیسری قسم کا عذاب:

آپس میں پھوٹ ڈال دی جاتی ہے، لڑائی جھگڑے پیدا کر دیئے جاتے ہیں، گروہ کو گروہ سے بھڑا دیا جاتا ہے، قومیں نسلی، لسانی، وطنی قومیتوں میں بٹ جاتے ہیں انسان

کا ملک الموت انسان کو بنا دیا جاتا ہے۔ اس آیت میں عذاباً کو تنوین کے ساتھ نکرہ لا کر عربی قوعد کے اعتبار سے اس پر بھی متنبہ کر دیا کہ ان تینوں قسموں کے عذابوں کی بھی مختلف قسمیں ہو سکتی ہیں۔ (معارف القرآن، مفتی شفیع ؒ :3/360)

قرآن کریم میں ہے:

وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ۔ (الھود:118-119)

اور وہ اب ہمیشہ مختلف راستوں پر ہی رہیں گے البتہ جن پر تمہارا پروردگار رحم فرمائے گا، ان کی بات اور ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ آپس میں (بلا وجہ شرعی) اختلاف کرتے ہیں وہ رحمت خداوندی سے محروم ہیں یا دور ہیں۔ (معارف القرآن)

قرآن کریم میں ہے:

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (مائدہ:14)

اور جن لوگوں نے کہا تھا کہ ہم نصرانی ہیں، ان سے (بھی) ہم نے عہد لیا تھا، پھر جس چیز کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ وہ (بھی) بھلا بیٹھے۔ چنانچہ ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لیے دشمنی اور بغض پیدا کر دیا

قرآن کریم میں ہے:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (مائدہ:64)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اور یہودی کہتے ہیں کہ: اللہ کے ہاتھ بندے ہوئے ہیں ہاتھ تو خود ان کے بندھے ہوئے ہیں اور جو بات انھوں نے کہی ہے اس کی وجہ سے ان پر لعنت الگ پڑی ہے، ورنہ اللہ کے دونوں ہاتھ پوری طرح کشادہ ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ اور (اے پیغمبر) جو وحی تم پر نازل کی گئی ہے وہ ان میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ کر کے رہے گی، اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لیے عداوت اور بغض پیدا کر دیا ہے۔

وضاحت: مذکورہ دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ جب قومیں اللہ کی کتاب، آسمانی ہدایات کو بھلا دیتی ہیں ضائع کر دیتی ہیں اور زندگی گزارتے وقت احکام الٰہی کو پس پشت ڈال دیتی ہیں۔ اللہ کے دین کے ساتھ انکے رویئے گستاخانہ ہوجاتے ہیں۔ تو سزا کے طور پر باہمی اتحاد واتفاق، الفت ومحبت کی نعمت ان سے چھین لی جاتی ہے۔ اور لڑائی جھگڑے اختلاف، انتشار بغض وعداوت کا عذاب ان پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ پھر لوگ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ دست وگریبان رہتے ہیں کہیں خاندانی جھگڑے تو کہیں معاشی اور سیاسی اختلاف، الغرض زندگی ایک عذاب بن جاتی ہے۔

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فِي اللَّهِ جَلَّ وَعَزَ أَوْ فِي الإِسْلَامِ فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا أَوَّلُ ذَنْبٍ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا.

(الادب المفرد للامام البخاری رقم: 401، حدیث صحیح)

جن دو لوگوں میں باہم اللہ کے لیے محبت ہو تو ان میں جدائی اور تفریق صرف اس گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے جو انمیں سے کسی ایک سے سرزد ہو گیا ہو۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دوسرا عمل: اختلافات ایسے ختم کریں

اگر باہمی اختلافات پیدا ہو چکے ہوں تو ختم کرنے کے لیے ان اصولوں پر عمل کریں:

اصول 1: اختلافات سے علیحدہ رہنا

دو فرد یا دو جماعتوں کے اختلاف کے وقت اگر معاملہ میں ہمارے نزدیک الجھنا برا ہے یا ہمارے نزدیک اس میں صلاحیتوں کا کھپانا قوم کے لیے سود مند نہیں تو ہم ان معاملات سے الگ رہیں اگر پہلے کسی گروہ میں شامل ہیں تو اب علیحدگی اختیار کریں اور علیحدگی کے ساتھ عبادت اور توبہ و استغفار، عاجزی و تضرع کی کثرت کریں؛ جیسے حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن عمر، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے کیا اور جیسے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دوران علیحدگی کا فیصلہ کیا۔

(تاریخ امت مسلمہ ج2ص329)

وَعَن أُمِّ مَالِكٍ البَهزِيَّةَ قَالَت :ذَكَرَ رَسول اللهِ ﷺ فِتنَةً فَقَرَّبَهَا قلت يَا رَسولَ الله مَن خير النَّاسِ فيهَا قَالَ رَجلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يؤَدِّي حَقَّهَا وَ يَعبد رَبَّه وَرَجلٌ أَخَذَ بِرَأسِ فَرَسِه يخِيف العَدوَّ وَ يخَوِّفونَه۔

(ترمذی،رقم:2177،روایت21،مظاھر حق:853/4)

اور ام مالک بہزیہ کہتی ہیں کہ (ایک دن جب) رسول کریم ﷺ نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور اس کو قریب تر کیا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس فتنہ کے زمانہ میں سب سے بہترین شخص کون ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس زمانہ میں سب سے بہترین شخص وہ ہوگا جو اپنے مویشیوں کی دیکھ بھال اور ان کے گھاس چارے کے انتظام میں (مصروف

رہے، ان کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی بندگی میں مشغول رہے!
اور وہ شخص بھی سب سے بہتر ہوگا جو اپنے گھوڑوں کا سر (یعنی اپنے گھورے کی پشت پر سوار اس کی باگ) پکڑے (کھڑا) ہو اور دشمنانِ دین کو خوف زدہ کرتا ہو اور دشمن اسکو ڈراتے ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ من الْمَاشِي والماشي فِيهِ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ فَمن وجد ملْجأ أَو معَاذًا فليَعُذْ بِهِ. تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ واليقظانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَن وَجَدَ مَلْجَأً أَومَعَاذاً فَلْيَسْتَعِذ بِهِ۔ (مسلم، رقم:2886، مظاہر حق:834/4)

عنقریب ایسے فتنے پیدا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جس نے ان کی طرف جھانک کر دیکھا تو وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں گے، جو شخص کوئی پناہ گاہ یا بچاؤ کی جگہ پائے تو وہ وہاں پناہ حاصل کرلے۔ فتنے پیدا ہوں گے، ان میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا جبکہ ان میں جاگنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص کوئی پناہ گاہ یا بچاؤ کی جگہ پائے تو وہ وہاں پناہ حاصل کرلے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ۔ (مسلم:2948، مظاہر حق:839/4)
(فتنے کے زمانے) میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حضرت حارث اعور کہتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ گپ شپ اور قصہ کہانیوں میں مشغول ہیں، میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ لوگ لایعنی باتوں میں پڑے ہوئے ہیں؟۔ انہوں نے کہا: کیا واقعی وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، انہوں نے کہا: مگر میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ، فَقُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ: كِتَابُ اللهِ فِيهِ نَبَأُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِينُ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ، هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَلَى كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ، هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا: إِنَّا سَمِعْنَا قُرْءَانًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ(جن آية 2-1) مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ، وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ۔ (ترمذی رقم:2904)

”عنقریب کوئی فتنہ برپا ہوگا“، میں نے کہا: اس فتنہ سے بچنے کی صورت کیا ہوگی؟ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”کتاب اللہ، اس میں تم سے پہلے کے لوگوں اور قوموں کی خبریں ہیں اور بعد کے لوگوں کی بھی خبریں ہیں، اور تمہارے درمیان کے امور و معاملات کا حکم و فیصلہ بھی اس میں موجود ہے، اور وہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا ہے، ہنسی مذاق کی چیز نہیں ہے۔ جس نے اسے سرکشی سے چھوڑ دیا اللہ اسے توڑ دے گا اور

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

جو اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔ وہ (قرآن) اللہ کی مضبوط رسی ہے یہ وہ حکمت بھرا ذکر ہے، وہ سیدھا راستہ ہے، وہ ہے جس کی وجہ سے خواہشیں ادھر ادھر نہیں بھٹک پاتی ہیں، جس کی وجہ سے زبانیں نہیں لڑکھڑاتیں، اور علماء کو (خواہ کتنا ہی اسے پڑھیں) آسودگی نہیں ہوتی، اس کے بار بار پڑھنے اور تکرار سے بھی وہ پرانا (اور بے مزہ) نہیں ہوتا۔ اور اس کی انوکھی (وقیمتی) باتیں ختم نہیں ہوتیں، اور وہ قرآن وہ ہے جسے سن کر جن خاموش نہ رہ سکے بلکہ پکار اٹھے: ہم نے ایک عجیب (انوکھا) قرآن سنا ہے جو بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے، تو ہم اس پر ایمان لے آئے، جو اس کے مطابق بولے گا اس کے مطابق عمل کرے گا اسے اجر وثواب دیا جائے گا۔ اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا اس نے اس نے سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اعور! ان اچھی باتوں کا خیال رکھو۔

اصول 2: باتیں دل میں نہ رکھنا

باتیں دل میں نہ رکھیں بلکہ اچھے انداز سے کہہ سن کر تبادلہ خیال کر کے مسئلہ جلد حل کرنے کی کوشش کریں۔

قرآن کریم میں ہے؛

وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (حشر: 10)

اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھیے۔

اے ہمارے پروردگار! آپ بہت شفیق، بہت مہربان ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ۔

(ابوداؤد، رقم:4860، ترمذی، رقم:3896)

کوئی شخص مجھے میرے صحابہ کی بابت کوئی بات نہ پہنچائے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں، تو میرا سینہ صاف ہو (کسی کے متعلق میرے دل میں کدورت نہ ہو)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ سے روایت ہے:

قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ، قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ، قَالَ: هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ، لَا إِثْمَ فِيهِ، وَلَا بَغْيَ، وَلَا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ۔ (ابن ماجہ، رقم:4216)

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر صاف دل، زبان کا سچا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: زبان کے سچے کو تو ہم سمجھتے ہیں، صاف دل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پرہیزگار صاف دل جس میں کوئی گناہ نہ ہو، نہ بغاوت، نہ کینہ اور نہ حسد۔

◻ تبادلہ خیال کیسے کریں؟

● **آمادہ کریں:** جس شخص کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہوں اس کو تبادلہ خیال پر آمادہ کریں، اگر وہ تبادلہ خیال پر آمادہ نہ ہو تو وجہ تلاش کریں، معلوم کریں، اس سے تبادلہ خیال کا ایک موقع طلب کریں، کسی اور کے کہنے سے آمادہ ہو سکتا ہو تو اس کے ذریعہ سے آمادہ کریں۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

● **احسن انداز سے کریں:** باہمی تبادلہ خیال کرتے ہوئے فریق مخالف کے سامنے صرف خامیاں نہیں، تمام خامیاں نہیں بلکہ صرف پریشان کن خامیاں، شکایات اور مطالبے اچھے انداز سے زیر بحث لائے جائیں۔اس کی طرف سے جو شکایات ہوں انہیں بھی سنا جائے، اگر شکایات درست ہوں تو کھلے دل سے تسلیم کیا جائے، اعتراف کیا جائے، بلاوجہ کی تاویلوں سے احتراز کیا جائے، آئندہ کے لیے ان شکایات کا ازالہ کیا جائے، کوئی مشکل ہو تو اس کا حل نکالا جائے۔

اگر شکایات درست نہ ہوں تو اچھے انداز سے غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے اگر فریق ثانی پورے طور پر حقوق کی ادائیگی کے لیے آمادہ نہ ہو تو آپ جہاں تک ممکن ہو حقوق میں ایثار دستبرداری سے کام لیں کیونکہ صلح کی بنیاد حقوق سے کلی یا جزوی دستبرداری، حقوق میں ایثار اور تواضع و عاجزی ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں ہے؛

وَالصُّلۡحُ خَيۡرٌ وَاُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ ۔(النساء:128)

اور صلح کر لینا بہتر ہے اور انسانوں کے دل میں (کچھ نہ کچھ) لالچ کا مادہ تو رکھ ہی دیا گیا ہے۔

پھر تبادلہ خیال کے نتیجہ میں جو طے ہو جائے اس پر آئندہ اہتمام سے عمل کیا جائے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے؛

وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ‌ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا ۔(الاسراء:34)

اور عہد کو پورا کرو، یقین جانو کہ عہد کے بارے میں (تمہاری) باز پرس ہونے والی ہے۔

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ۔(المائدۃ:01)

اے ایمان والو! معاہدوں کو پورا کرو۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فریق ثانی کو بھی اسی طرح کرنا چاہیے، اس طرح کے تبادلہ خیال کرنے سے جھگڑوں کا حل ممکن ہوگا۔

قرآن کریم میں شوہر کو کہا گیا ہے کہ اگر بیوی سے کوئی شکایت ہو تو **فَعِظُوهُنَّ** (نساء:34) یعنی (پہلے) انہیں سمجھاؤ۔

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ۔ (البقرۃ:178)

معروف طریقے کے مطابق مطالبہ کرنا حق ہے، اور اسے خوش اسلوبی سے ادا کرنا فرض ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ ہے؛

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

اور (اگر بحث کی نوبت آئے تو) ان سے بحث بھی ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو۔

ایک اور جگہ قرآن کریم میں ہے؛

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ۔ (النساء:135)

اے ایمان والو! انصاف قائم کرنے والے بنو، اللہ کی خاطر گواہی دینے والے، چاہے وہ گواہی تمہارے اپنے خلاف پڑتی ہو، یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔

اصول3: ثالث کے ذریعہ مسئلہ کا حل نکالنا

اگر باہمی تبادلہ خیال کرنے سے آپس کے جھگڑے حل نہ ہوں تو ثالث اور فیصل کے ذریعہ یا کسی جائز بیرونی دباؤ کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کریں، فیصل شریعت

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ہونی چاہیے، پھر فیصل کی طرف سے جو فیصلہ آئے اس کو قبول کریں اگرچہ ذاتی مفاد کے خلاف ہو اور کھلے دل سے تسلیم کریں، شریعت کے فیصلہ پر تنگ دل نہ ہوں۔

(1) ثالث اور فیصل بنائیں

قرآن کریم میں ہے:

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا يُّوَفِّـقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ۔ (النساء:35)

اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو تو (ان کے درمیان فیصلہ کرانے کے لیے) ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے بھیج دو۔ اگر وہ دونوں اصلاح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان اتفاق پیدا فرما دے گا۔ بیشک اللہ کو ہر بات کا علم اور ہر بات کی خبر ہے۔

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰٮهُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ۔ (الحجرات:9)

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے کے ساتھ زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کر رہا ہو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ چنانچہ اگر وہ لوٹ آئے، تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرادو، اور (ہر معاملے میں) انصاف سے کام لیا کرو، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ فیصل نہ بنانا ظلم ہے

قرآن کریم میں ہے:

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔

(نور:48-47)

اور یہ (منافق) لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لے آئے ہیں، اور ہم فرمانبردار ہو گئے ہیں، پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد بھی منہ موڑ لیتا ہے۔ یہ لوگ (حقیقت میں) مومن نہیں ہیں۔ اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان میں سے کچھ لوگ ایک دم رخ پھیر لیتے ہیں۔

❑ تمام معاملات میں نہ بنانا بھی ظلم ہے

قرآن کریم میں ہے؛

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ۔

(نور:48-49)

اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان میں سے کچھ لوگ ایک دم رخ پھیر لیتے ہیں۔ اور اگر خود انہیں حق وصول کرنا ہو تو وہ بڑے فرمانبردار بن کر رسول کے پاس چلے آتے ہیں۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(2) فیصل شریعت ہونی چاہیے۔ جیسے کسی مستند دار الافتاء کا فتویٰ یا کسی ثالث کا شرعی فیصلہ وغیرہ۔ نیز ایچ آر کنسلٹنٹ کی خدمات بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

▫ اسی کا حکم ہے

قرآن کریم میں ہے:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ (نساء:59)

پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہوجائے تو اگر واقعی تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول کے حوالے کردو۔ یہی طریقہ بہترین ہے اور اس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ۔ (شوری:10)

اور تم جس بات میں بھی اختلاف کرتے ہو، اس کا فیصلہ اللہ ہی کے سپرد ہے، لوگو! وہی اللہ ہے جو میرا پروردگار ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے، اور اسی سے میں لو لگاتا ہوں۔

▫ یہی سب سے بہتر ہے

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ۔ (مائدۃ:50)

بھلا کیا یہ جاہلیت کا فیصلہ حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ یقین رکھتے ہوں ان کے لیے اللہ سے اچھا فیصلہ کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ یہی ایمان کا تقاضہ ہے

قرآن کریم میں ہے:

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(نور:51)

مومنوں کی بات تو یہ ہوتی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ: ہم نے (حکم) سن لیا، اور مان لیا۔ اور ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

(3) شریعت کو فیصل نہ بنانا

❑ کفر ہے:

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے؛

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔

(مائدۃ:44)

اور جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ لوگ کافر ہیں۔

❑ ظلم ہے:

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

(مائدۃ:45)

اور جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ لوگ ظالم ہیں۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

□ **فسق ہے؛**

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے؛

وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔
(مائدۃ: 47)

اور جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ لوگ فاسق ہیں۔

□ **نفاق ہے:**

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

وَيَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوۡلِ وَاَطَعۡنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ‌ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ۔ (نور: 47)

اور یہ (منافق) لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لے آئے ہیں، اور ہم فرمانبردار ہو گئے ہیں، پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد بھی منہ موڑ لیتا ہے۔ یہ لوگ (حقیقت میں) مومن نہیں ہیں۔

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَيُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا۔ (نساء: 60)

(اے پیغمبر) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوی یہ کرتے ہیں کہ وہ اس کلام پر بھی ایمان لے آئے ہیں جو تم پر نازل کیا گیا ہے اور اس پر بھی جو تم سے پہلے نازل کیا گیا تھا، (لیکن) ان کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنا مقصد فیصلے کے لیے طاغوت کے پاس لے جانا چاہتے ہیں؟ حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کا کھل کر انکار کریں۔ اور شیطان

چاہتا ہے کہ انہیں بھٹکا کر پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا کردے۔

❑ **یہودیت ہے:**

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

وَ كَيۡفَ يُحَكِّمُوۡنَكَ وَعِنۡدَهُمُ التَّوۡرٰىةُ فِيۡهَا حُكۡمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ‌ؕ وَمَاۤ اُولٰۤـئِكَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ۔ (مائدۃ:43)

اور یہ کیسے تم سے فیصلہ لینا چاہتے ہیں جبکہ ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں اللہ کا فیصلہ درج ہے؟ پھر اس کے بعد (فیصلے سے) منہ بھی پھیر لیتے ہیں۔ دراصل یہ ایمان والے نہیں ہیں۔

(4) شریعت کا جو فیصلہ مفاد کے خلاف ہو اس کو قبول نہ کرنا

❑ **نفاق ہے، یہودیت ہے**

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ لَا يَحۡزُنۡكَ الَّذِيۡنَ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡكُفۡرِ مِنَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَلَمۡ تُؤۡمِنۡ قُلُوۡبُهُمۡ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا ۛۚ سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ سَمّٰعُوۡنَ لِقَوۡمٍ اٰخَرِيۡنَ ۙ لَمۡ يَاۡتُوۡكَ‌ ؕ يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوَاضِعِهٖ‌ ۚ يَقُوۡلُوۡنَ اِنۡ اُوۡتِيۡتُمۡ هٰذَا فَخُذُوۡهُ وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡتَوۡهُ فَاحۡذَرُوۡا۔ (مائدۃ:41)

اے پیغمبر! جو لوگ کفر میں بڑی تیزی دکھا رہے ہیں وہ تمہیں غم میں مبتلا نہ کریں، یعنی ایک تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے زبان سے تو کہہ دیا ہے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں، مگر ان کے دل ایمان نہیں لائے، اور دوسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے (کھلے بندوں) یہودیت کا دین اختیار کرلیا ہے۔ یہ لوگ جھوٹی باتیں کان لگا لگا کر سننے والے ہیں۔ (اور تمہاری باتیں) ان لوگوں کی خاطر سنتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں

آئے، جو (اللہ کی کتاب کے) الفاظ کا موقع محل طے ہو جانے کے بعد بھی ان میں تحریف کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ حکم دیا جائے تو اس کو قبول کر لینا اور اگر یہ حکم نہ دیا جائے تو بچ کر رہنا۔

(5) شریعت کے فیصلہ پر دل تنگی

- کمزور ایمان کی علامت ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

(نساء:65)

نہیں (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ اپنے باہمی جھگڑوں میں تمہیں فیصل نہ بنائیں، پھر تم جو کچھ فیصلہ کرو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں، اور اس کے آگے مکمل طور پر سر تسلیم خم کر دیں۔

اصول 4: اختلافات کو دشمنی نہ بنانا

باہمی تبادلہ خیال اور ثالث کے ذریعہ تنازعات اور لڑائی جھگڑے حل نہ ہوں تو تکلیف و اذیت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ فریق مخالف سے احسن انداز سے کنارہ کشی اختیار کر لی جائے جبکہ علیحدگی کی صورت میں اس سے زیادہ بڑی کسی تکلیف پیش آنے کا اندیشہ نہ ہو۔

قرآن کریم میں ہے:

فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ۔ (بقرۃ:229)

تو قاعدے کے مطابق (بیوی کو) روک رکھے (یعنی طلاق سے رجوع کر لے) یا خوش اسلوبی سے چھوڑ دے

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل6:

خوش حالی اور نعمتوں کے فتنے سے حفاظت کے لیے

عمل: نعمتوں، خوشحالیوں پر شکر کی عادت اپنانا

(1) ہر نعمت کو اپنی یا کسی کی طرف نہیں اللہ کی طرف منسوب کریں اسی کی عطا سمجھیں۔

(2) نیز اس نعمت کو عزت کا معیار نہ بنائیں اسے اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش سمجھیں۔

(3) نعمتوں کو غلط مصرف میں نہیں صحیح مصرف میں استعمال کریں۔

(4) نعمتوں سے متعلق حقوق میں کوتاہی کے بجائے اس کو ادا کرنے کا اہتمام کریں۔

(5) نعمتوں کے استعمال میں صرف لذت ہی نہیں بلکہ ثواب اور اجر کے پہلوؤں کو بھی مدنظر رکھیں۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 7:

بدحالی اور مصائب کے فتنے سے حفاظت کے لیے

عمل: مصیبتوں پریشانیوں میں صبر اختیار کرنا

(1) مصیبت اور پریشانیوں محرومیوں کو طبعی اسباب اور سائنس کا کرشمہ نہ سمجھیں بلکہ اسکو من جانب اللہ سمجھیں۔

(2) مصیبت و پریشانیوں محرومیوں کو ذلت اور ناکامی کا معیار نہ سمجھیں بلکہ اسکو اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش سمجھیں۔

(3) مصیبتوں اور پریشانیوں محرومیوں میں بے صبری، جزع فزع شکوے شکایت کا اظہار نہ کریں بلکہ اسمیں اللہ تعالی کی جو حکمتیں ہیں ان پر نظر رکھ کر صبر کریں۔

(4) مصیبتوں اور پریشانیوں محرومیوں کو دور کرنے کے لیے ناجائز تدابیر اور طریقے اختیار نہ کریں بلکہ توبہ و استغفار، تضرع و عاجزی، رجوع الی اللہ کرتے ہوئے جائز تدبیریں حد اعتدال کے ساتھ اختیار کریں۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فصل 8:

دجال کے فتنے سے حفاظت کے لیے

❑ دجال کے فتنے سے حفاظت کے لیے درج ذیل اعمال کا اہتمام کریں:

پہلا عمل: سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کریں اور پڑھیں۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ۔ (مسلم، رقم:809، مسند احمد، رقم:21712)

جس (مسلمان) نے سورہ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کرلیں، اسے دجال کے فتنے سے محفوظ کرلیا گیا۔

ایک حدیث میں ہے:

فَمَنْ أَدْرَكَهُ (دجال) مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ۔

(ابوداؤد، رقم: 4321، مسلم، رقم: 2937، ترمذی، رقم: 2240، ابن ماجہ، رقم: 4075، مسند احمد، رقم: 21712)

تم میں سے جو کوئی دجال کو پائے تو اس پر سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات پڑھے یہی تمہارے لیے اس کے فتنے سے امان ہوں گی۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دوسرا عمل: سورۃ کہف کی آخری دس آیات حفظ کریں اور پڑھیں۔

حدیث میں آتا ہے:

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ۔

(صحیح ابن حبان، رقم:786، مسلم، رقم:809، ابو داؤد، رقم:4323)

جس نے سورۃ کہف کے آخری دس آیتیں پڑھی وہ دجال سے محفوظ رہیگا۔

تیسرا عمل: مکمل سورۃ کہف پڑھیں

حدیث میں آتا ہے:

من قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا أنزلت ثمَّ أدرك الدَّجَّال لم يُسَلط عَلَيْهِ أَو لم يكن لَهُ عَلَيْهِ سَبِيل

(نسائی/عمل الیوم واللیلہ رقم:9443، مستدرک حاکم، رقم:2116

صحیح الجامع الصغیر، رقم:6347)

جو شخص سورۃ الکہف کو اسی طرح پڑھے جیسے وہ نازل ہوئی ہے، پھر وہ دجال کو پالے، تو دجال اس پر مسلط نہیں ہو سکے گا اور اس (دجال) کو اس شخص تک کوئی رسائی نہیں ہوگی۔

چوتھا عمل: فرض نمازوں اور اوقات قبولیت میں فتنہ دجال سے حفاظت کی دعاؤں کا اہتمام کریں

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(بخاری، رقم:1377، ترمذی، رقم:3604، ابن ماجہ، رقم:909)

اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور کانے دجال کی بلا سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْأَعْوَرِ الْكَذَّابِ۔ (مسند احمد، رقم:2778)

میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، میں عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، میں ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اور میں اس کانے دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو بہت بڑا کذاب ہوگا۔

پانچواں عمل: اپنے ایمان کو مظبوط کرنے یقین کو پختہ کرنے کی محنت میں لگے رہیں۔

یہاں تک کہ اسباب کے بجائے رب الاسباب پر، نظر آنے والی قوتوں سے زیادہ نہ نظر آنے والی خدا کی غیبی قوت طاقت پر، عقلی تجرباتی علوم سے زیادہ وحی الہی، دنیاوی ماہرین سے زیادہ نبی کی سچی خبروں (قرآن وحدیث) پر، یقین اور اعتماد پیدا ہوجائے سورۃ کہف میں فتنہ دجال سے حفاظت کا یہی حل بتایا گیا ہے۔

سورۃ کہف میں ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًاؕۜ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًاۙ مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًاۙ وَّ یُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا لِاٰبَآىٕهِمْؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا۔ (کھف/1-6)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی، اور اس میں کسی قسم کی کوئی خامی نہیں رکھی۔ ایک سیدھی سیدھی کتاب جو اس نے اس لیے نازل کی ہے کہ لوگوں کو اپنی طرف سے ایک سخت عذاب سے آگاہ کرے اور جو مومن نیک عمل کرتے ہیں ان کو خوشخبری دے کہ ان کو بہترین اجر ملنے والا ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور تاکہ ان لوگوں کو متنبہ کرے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے کوئی بیٹا بنا رکھا ہے۔ اس بات کا کوئی علمی ثبوت نہ خود ان کے پاس ہے، نہ ان کے باپ دادوں کے پاس تھا۔ بڑی سنگین بات ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے۔ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں، وہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ اب (اے پیغمبر) اگر لوگ (قرآن کی) اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ایسا لگتا ہے جیسے تم افسوس کر کر کے ان کے پیچھے اپنی جان کو گھلا بیٹھو گے۔''

- ان آیات میں فتنہ دجال سے حفاظت کا یہی طریقہ بتایا کہ وحی الٰہی کو مظبوطی سے تھامنا اس پر کامل اعتماد یقین رکھنا اس پر عمل کرنا اور اس کی دعوت دینا رائے، عقل کو شریعت پر ترجیح نہ دینا۔ (مزید دیکھیں: طہٰ:90، توبہ:69)

نیز سورۃ کہف میں غور کرنے سے ایک عجیب بات سامنے آتی ہے کہ اس سورت میں جتنے قصے ہیں ان میں ہر قصہ کا بنیادی سبق ''خدا کی غیبی طاقت رحمت مشیئت'' پر اعتماد دلانا ہے گویا کہ اس سورت کی اصل روح اور سبق یہی ہے

''مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' جو اللہ چاہتا ہے، وہی ہوتا ہے، اللہ کی مرضی کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں، کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔

(1) اصحاب کہف نے مشکل حالات میں کہا:

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ۔

(کھف:10)

اے ہمارے پروردگار ہم پر خاص اپنے پاس سے رحمت نازل فرمایے اور ہماری اس صورت حال میں ہمارے لیے بھلائی کا راستہ مہیا فرما دیجیے۔

(2) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہی سکھایا گیا:

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۔ إِلَّآ أَن يَشَآءَ اللّٰهُ۔

(کھف:23)

اور (اے پیغمبر) کسی بھی کام کے بارے میں کبھی یہ نہ کہو کہ میں یہ کام کل کرلوں گا، مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

(3) دو باغ والوں کے قصے میں بھی یہی سمجھایا گیا:

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (کھف:39)

جو اللہ چاہتا ہے، وہی ہوتا ہے، اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں۔

(4) موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کے قصہ میں بھی یہی بتایا کہ اللہ کی رحمت سے کام بنتے ہیں۔

اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا (کھف:65)

جس کو ہم نے اپنی خصوصی رحمت سے نوازا تھا۔

(5) اسی قصہ میں آگے دو یتیم بچوں کا مسئلہ حل ہوا وہ بھی خدا کی غیبی طاقت رحمت سے:

وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ۔ (کھف:82)

رہی یہ دیوار، تو وہ اس شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی، اور اس کے نیچے ان کا ایک خزانہ گڑا ہوا تھا، اور ان دونوں کا باپ ایک نیک

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

آدمی تھا۔ اس لیے آپ کے پروردگار نے یہ چاہا کہ یہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کی عمر کو پہنچیں، اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ یہ سب کچھ آپ کے رب کی رحمت کی بنا پر ہوا ہے۔

(6) ذوالقرنین کے قصہ میں بھی یہی سمجھایا۔

فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ؕ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ۔ (کھف/97)

چنانچہ (وہ دیوار ایسی بن گئی کہ) یاجوج ماجوج نہ اس پر چڑھنے کی طاقت رکھتے تھے، اور نہ اس میں کوئی سوراخ بنا سکتے تھے

ذوالقرنین نے کہا: یہ میرے رب کی رحمت ہے (کہ اس نے ایسی دیوار بنانے کی توفیق دی)۔

چھٹا عمل: شبہات اور شہوات کے فتنہ سے حفاظت کے جو اعمال شروع میں بتائے گئے ہیں انکا خصوصی اہتمام کریں۔

ساتواں: حتی الامکان دجالی تہذیب سے دور رہیں

حدیث میں ہے:

مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ، فَوَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ ،فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ- أَوْ- لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

(ابوداؤد، رقم: 4319، مسند احمد، رقم: 19875، ترمذی، رقم: 3930)

جو شخص دجال کے متعلق سنے تو اس سے دور رہے، اللہ کی قسم! آدمی اس کے پاس آئے گا جب کہ وہ سمجھتا ہوگا کہ وہ صاحب ایمان ہے، گر ان شبہات کی بنا پر جو اس کی طرف سے اٹھائے جائیں گے، اس کی اتباع کر بیٹھے گا۔

آٹھواں عمل: دجال کی جو علامت پڑھیں، یاد رکھیں اپنے بچوں کو سمجھائیں

احادیث میں دجال کی جو علامات بیان کی گئی ہیں انہیں اچھی طرح پڑھیں، ذہن میں بٹھائیں، اپنے بچوں، نسلوں کو سمجھائیں اور پھر ان علامات کی روشنی میں اس کی تکذیب کریں بحث مباحثہ کا موقع ہو تو شرعی قطعی عقلی دلائل کے ذریعہ بحث کریں۔

حدیث میں ہے:

إِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ۔

(مشکوٰۃ، رقم: 5474، مسلم، رقم: 2937، ابوداؤد، رقم: 4321۔ ترمذی، رقم: 2240 ابن ماجہ، رقم: 4075 مسند احمد، رقم: 17629)

اور اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب میں تمہارے اندر نہیں ہوگا تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے گا۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

باب2:

کیا کیا چیزیں انسان کے لیے فتنہ کا باعث بنتی ہیں؟

(1) اچھی حالتیں (2) بری حالتیں

(3) عجیب وغریب کرشمے (4) تعبّدی احکام واحوال

(5) آبائی رسم ورواج کے برخلاف احکامِ شریعت فتنہ ہیں

(6) حبِّ شہوات (7) جہالت

(8) لوگ لوگوں کے لیے فتنہ بن جاتے ہیں

(9) گمراہ پیشواہ اور قائدین (10) شخصیت پرستی (11) عقل پرستی

(12) دریائے فرات سے نکلنے والا خزانہ (13) دجال

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(1)اچھی حالتیں

جیسے: مالداری، خوشحالی، بادشاہی، اختیار وقدرت، صلاحیتیں، ہنر، قابلیت، صحت، امن۔

قرآن کریم میں ہے:

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ نَبۡلُوۡكُمۡ بِالشَّرِّ وَالۡخَيۡرِ فِتۡنَةً وَاِلَيۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ.(انبیاء:35)

ہر جان دار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔اور ہم تمہیں آزمانے کے لیے بری بھلی حالتوں میں مبتلا کرتے ہیں، اور تم سب ہمارے پاس ہی لوٹا کر لائے جاؤ گے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكۡرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ، وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَهَانَنِ.(فجر:16-15)

لیکن انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کا پروردگار اسے آزماتا ہے اور انعام واکرام سے نوازتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ: میرے پروردگار نے میری عزت کی ہے۔ اور دوسری طرف جب اسے آزماتا ہے اور اس کے رزق میں تنگی کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ: میرے پروردگار نے میری توہین کی ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لِّيَقُوۡلُوۡۤا اَهٰٓؤُلَاۤءِ مَنَّ اللّٰهُ

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ۚ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ (انعام:53)

اسی طرح ہم نے کچھ لوگوں کو کچھ دوسروں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ (ان کے بارے میں) یہ کہیں کہ: کیا یہ ہیں وہ لوگ جن کو اللہ نے ہم سب کو چھوڑ کر احسان کرنے کے لیے چنا ہے؟ کیا (جو کافر یہ بات کہہ رہے ہیں ان کے خیال میں) اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو دوسروں سے زیادہ نہیں جانتا؟

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔(یونس:85)

اے ہمارے پروردگار ہمیں ان ظالم لوگوں کے ہاتھوں آزمائش میں نہ ڈالیے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۔(نمل:40)

جس کے پاس کتاب کا علم تھا، وہ بول اٹھا: میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے ہی اسے آپ کے پاس لے آتا ہوں۔ چنانچہ جب سلیمان نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا: یہ میرے پروردگار کا فضل ہے، تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لیے شکر کرتا ہے، اور اگر کوئی ناشکری کرے تو میرا پروردگار بے نیاز ہے، کریم ہے۔

سوال: اچھی حالت کی نعمتیں انسان کے لیے فتنہ کا باعث کیسے بنتی ہیں؟

جواب: (1) استحقاق اور قابلیت سمجھنا: اچھی حالت کی نعمتیں اگر غیر اختیاری ہوں تو

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کبھی انسان اسکو اپنا بخت اور استحقاق سمجھنے لگتا ہے کہ خدا کو میری اہلیت قابلیت معلوم تھی تبھی مجھے یہ نعمتیں ملی ہیں اور کبھی سائنس کا کوئی کرشمہ ہو جائے تو طبعی اسباب کی طرف نسبت کرتا ہے اور کبھی نعمتوں کو دوسروں (ولیوں، پیروں وغیرہ) کی طرف منسوب کرتا ہے۔ (زمر:49 تدبر)

واضح رہے کہ واسطوں اور وسیلوں کا ذکر مطلق صورت میں ممنوع نہیں صرف اس صورت میں حرام ہے جب نظر فاعل حقیقی سے ہٹ جائے۔ (زمر:49 ماجدی)

اور اگر اختیاری نعمتیں ہوں تو اسکو اپنی قابلیت، ہنر اور تدبیر سمجھنے لگتا ہے، جبکہ ہر نعمت اللہ کی دی ہوئی ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللهِ۔ (کہہ دو کہ ہر واقعہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔)

(نساء:78، زمر:49 معارف القرآن، عثمانی، مظہری، ماجدی)

فائدہ: جو نعمتوں کو اپنا بخت، اتفاق اور اپنی تدبیر کا نتیجہ سمجھتا ہے تو اس سے انسان کے اندر خدا سے غفلت اور اسکی ناشکری پیدا ہوتی ہے۔

(2) نعمت کو عزت سمجھنا: اچھی حالت کو اپنے لئے کامیابی اور عزت سمجھنے لگتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک آزمائش ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ۔ (فجر:15)

تو بہر حال آدمی کو جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دی۔

(3) غلط مصرف: نعمتوں کو غلط مصرف میں استعمال کرنے لگتا ہے۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

قرآن کریم میں ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۔ (کہف:7)

یقین جانو کہ روئے زمین پر جتنی چیزیں ہیں ہم نے انھیں زمین کی سجاوٹ کا ذریعہ اس لیے بنایا ہے تاکہ لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون زیادہ اچھا عمل کرتا ہے۔

(4) حقوق کی ادائیگی میں غفلت: نعمتوں میں جن جن کے جو حقوق ہیں انکو ادا نہیں کرتا یا اسمیں کوتاہی کرتا ہے یا نعمتوں میں مشغول ہو کر دوسروں (اللہ اور بندوں) کے حقوق میں کوتاہی کرتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۔ (انعام:141)

اور جب ان کی کٹائی کا دن آئے تو اللہ کا حق ادا کرو۔

(5) غلط نیت: نعمتوں میں محض لذتوں کے لیے مشغول ہوتا ہے ثواب اور اجر کے پہلو کو بالکل نہیں سوچتا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں ہماری کتاب: نیت اور تعلیمات نبوی)

نتیجہ: جو نعمتوں کو ابتلا اور آزمایش سمجھنے کے بجائے انکو اپنے لئے کامیابی اور عزت کا معیار سمجھتا ہے تو ایسا شخص غرور، تکبر، فخر، اتراہٹ میں مبتلا ہوتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۔ (انعام:53)

اسی طرح ہم نے کچھ لوگوں کو کچھ دوسروں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ (ان کے بارے میں) یہ کہیں کہ: کیا یہ ہیں وہ لوگ جن کو اللہ نے ہم سب کو چھوڑ کر احسان کرنے کے لیے چنا ہے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(2) بری حالتیں

جیسے: اموات، بیماری، جسمانی، ذہنی اذیتیں، قید وبند کی صعوبتیں، دشمنوں کا غلبہ، خوف، لوگوں کے برے رویے، غربت فقروفاقہ۔

قرآن کریم میں ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ نَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۔(انبیاء:35)

ہر جان دار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور ہم تمہیں آزمانے کے لیے بری بھلی حالتوں میں مبتلا کرتے ہیں، اور تم سب ہمارے پاس ہی لوٹا کر لائے جاؤ گے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۔(بقرہ:155)

اور دیکھو ہم تمہیں آزمائیں گے ضرور، (کبھی) خوف سے اور (کبھی) بھوک سے (کبھی) مال وجان اور پھلوں میں کمی کر کے

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۔(فرقان:20)

اور ہم نے تمہارے بعض کو بعض کے لیے آزمائش بنایا ہے۔

سوال: بری حالت، پریشانیاں مشکلات میں کیا چیزیں انسان کے لیے فتنہ کا باعث بنتی ہیں؟

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

جواب: (1) غیر اللہ کی طرف نسبت: بری حالتوں کو من جانب اللہ نہ سمجھنا، طبعی اسباب، سائنس کا کرشمہ سمجھنا۔

قرآن کریم میں ہے:

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ۔ (یونس:21)

اور انسانوں کا حال یہ ہے کہ جب ان کو پہنچنے والی کسی تکلیف کے بعد ہم ان کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو ذرا سی دیر میں وہ ہماری نشانیوں کے بارے میں چالبازی شروع کر دیتے ہیں۔ کہہ دو کہ: "اللہ اس سے بھی جلدی کوئی چال چل سکتا ہے یقینا ہمارے فرشتے تمہاری ساری چالبازیوں کو لکھ رہے ہیں۔

(عثمانی، تدبر، آلوسی، جوزی، رازی، بغوی، ماجدی، بقرہ:59)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔

(اعراف:95)

پھر ہم نے کیفیت بدلی، بدحالی کی جگہ خوشحالی عطا فرمائی، یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے، اور کہنے لگے کہ دکھ سکھ تو ہمارے باپ دادوں کو بھی پہنچتے رہے ہیں۔ پھر ہم نے انھیں اچانک اس طرح پکڑ لیا کہ انھیں (پہلے سے) پتہ بھی نہیں چل سکا۔ (آسان ترجمہ، کاندھلوی، تدبر، انوار)

(2) خدائی حکمتوں سے جہالت: پریشانیوں میں برے حالات میں من جانب اللہ جو حکمتیں ہوتی ہیں (عذاب، کفارۂ سیئات، رفع درجات، دفع مکروہات، ابتلا) ان سے صرف نظر کر لینا۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

1) کبھی ایک شر میں بہت سی خیریں ہوتی ہیں

قرآن کریم میں ہے:

فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ۔(نساء:19)

اور اگر تم انہیں پسند نہ کرتے ہو تو یہ عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ ۔(بقرة:216)

اور یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو برا سمجھو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو، حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو، اور (اصل حقیقت تو) اللہ جانتا ہے، اور تم نہیں جانتے۔

2) کبھی غموں اور مصیبتوں کے ذریعہ انسان کے اندر مضبوطی پیدا کرنی ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ.(آل عمران:153)

چنانچہ اللہ نے تمہیں (رسول کو) غم (دینے) کے بدلے (شکست کا) غم دیا، تاکہ آئندہ تم زیادہ صدمہ نہ کیا کرو، نہ اس چیز پر جو تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے، اور نہ کسی اور مصیبت پر جو تمہیں پہنچ جائے۔

3) کبھی مصیبتوں کے انسان کو غفلت سے نکال کر رجوع الی اللہ اور توبہ کرانا ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔(انعام:43)

پھر ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب ان کے پاس ہماری طرف سے سختی آئی تھی، اس وقت وہ عاجزی کا رویہ اختیار کرتے؟ بلکہ ان کے دل تو اور سخت ہوگئے اور جو کچھ وہ کر رہے تھے، شیطان نے انھیں یہ سجھایا کہ وہی بڑے شاندار کام ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۡ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۔

(اعراف:168)

اور ہم نے دنیا میں ان کو مختلف جماعتوں میں بانٹ دیا۔ چنانچہ ان میں نیک لوگ بھی تھے اور کچھ دوسری طرح کے لوگ بھی۔ اور ہم نے انھیں اچھے اور برے حالات سے آزمایا، تاکہ وہ (راہ راست کی طرف) لوٹ آئیں۔

4) کبھی مصیبتوں کے ذریعہ انسان کے اندر تواضع اور عاجزی پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۔ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۔(علق:6-7)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلی سرکشی کر رہا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ
کو بے نیاز سمجھ لیا ہے۔

فائدہ: جو برے حالات میں اللہ تعالی کی ان حکمتوں کو نہیں سمجھتا تو اسے نہ ان حالات میں رجوع الی اللہ کی، تضرع زاری کی، توبہ واستغفار کی توفیق نصیب ہوتی ہے نہ ہی صبر کی، اسکے بجائے وہ ظاہری تدابیر اور اسباب میں حلال حرام کی تمیز کے بغیر لگتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حالات بننے کے بجائے مزید بگڑتے جاتے ہیں۔ جیسے:

1) قرآن میں ہلاک شدہ قوموں کے حوال سے پتہ چلتا ہے۔

2) سورہ قلم میں یمن میں باغ والوں کا قصہ ہے۔

(مزید تفصیلات کے لیے دیکھیں: غم نہ کریں، عنوان: دوسری سوچ: پریشانیوں میں بھی خیر کا پہلو تلاش کریں۔)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(3) عجیب وغریب کرشمے

جب کسی کے ہاتھوں عجیب وغریب چیزوں: کرشموں، کشف وغیرہ کا صدور ہوتا ہے تو کمزور عقیدہ والوں کے لیے یہ چیز فتنہ کا باعث بن جاتی ہے۔ وہ اس طرح کی عجیب و غریب چیزوں اور کرشموں کو، کشف وغیرہ کو ان کے حق پر ہونے کی دلیل سمجھ بیٹھتے ہیں حالانکہ کشف و اشراقیت برابر اور بے تکلف عقائد باطلہ اور کفر و شرک کے ساتھ جمع ہوسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اہل باطل بڑے مرتاض ہوتے ہیں جیسا کہ اس وقت بھی اس کا مشاہدہ ہندو جوگیوں، سنیا سیوں اور فرنگی طرز کے اسپرٹیسٹ گروہ اور مسمیر زم، ہپناٹزم اور کلیر وواینس والوں میں بآسانی کیا جاسکتا ہے۔

قرآن میں سامری کا قصہ اس کی سب سے واضح دلیل ہے کہ جب انہوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پاؤں کی مٹی جمع کر کے بچھڑا بنایا اور اس بچھڑے سے آواز آنے لگی تو یہ عجیب وغریب بچھڑا پوری قوم کے لیے فتنہ کا ذریعہ بنا۔

قرآن کریم میں ہے:

قَالَ بَصُرۡتُ بِمَا لَمۡ یَبۡصُرُوۡا بِہٖ فَقَبَضۡتُ قَبۡضَۃً مِّنۡ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ فَنَبَذۡتُہَا وَ کَذٰلِکَ سَوَّلَتۡ لِیۡ نَفۡسِیۡ۔

(ماجدی، طه:96 عثمانی)

وہ بولا: میں نے ایک ایسی چیز دیکھ لی تھی جو دوسروں کو نظر نہیں آئی تھی۔ اس لیے میں نے رسول کے نقش قدم سے ایک مٹھی اٹھالی، اور اسے (بچھڑے پر) ڈال دیا۔ اور میرے دل نے مجھے کچھ ایسا ہی سمجھایا۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(4) تعبُّدی احکام واحوال

یعنی دین وشریعت کے وہ احکام جو بظاہر خلاف عقل ہوں، وہ عقل پرستوں کے لیے فتنہ بن جاتے ہیں، وہ اس طرح کہ اللہ تعالی یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ بندہ شریعت پر عقل کو غالب کر کے شریعت کی تکذیب کرتا ہے یا عقل پر شریعت کو غالب کر کے شریعت کی تصدیق کرتا ہے۔ جیسے:

1۔ واقعہ شب معراج، زقوم کا درخت

قرآن کریم میں ہے:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا۔ (اسراء: 60، بقرہ: 143، مدثر: 31)

اور ہم نے جو نظارہ تمہیں دکھایا ہے، اس کو ہم نے (کافر) لوگوں کے لیے ایک فتنہ بنا دیا۔ نیز اس درخت کو بھی جس پر قرآن میں لعنت آئی ہے۔ اور ہم تو ان کو ڈراتے رہتے ہیں، لیکن اس سے ان کی سخت سرکشی ہی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ زمین اور آسمانوں کی وہ عجیب وغریب چیزیں جو آپ ﷺ نے اسراء ومعراج کی رات اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ہم نے اسے لوگوں کے لیے فتنہ اور آزمائش بنایا ہے کہ کون قوی ایمان والا سلیم القلب ہے اور کون ضعیف ایمان والا مریض القلب ہے۔ سو مضبوط ایمان والوں کو اسے ماننے میں کوئی تردد نہیں ہوا چنانچہ وہ امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ اور کمزور ایمان والے اور ایمان سے محروم لوگ کہنے لگے

کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ ایک ہی رات میں مکہ سے بیت المقدس اور ساتوں آسمانوں کے عجائبات دیکھ کر واپس بھی آجائیں ناممکن ہے سو وہ امتحان میں ناکام ہوگئے۔ جیسے

قرآن کریم میں ہے:

> اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ۔ (صافات:62تا65)
>
> بھلا یہ مہمانی اچھی ہے، یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اس درخت کو ان ظالموں کے لیے ایک آزمائش بنادیا ہے۔ دراصل وہ درخت ہی ایسا ہے جو دوزخ کی تہہ سے نکلتا ہے۔ اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے شیطانوں کے سر۔

اور دوسری مثال یہ ہے کہ قرآن کریم میں ہے کہ زقوم کا درخت دوزخیوں کی غذا ہوگی اور قرآن کریم میں یہ بھی ہے کہ وہ درخت جہنم ہی میں پیدا ہوتا ہے اسپر کافروں نے عقل پرستوں نے ایمان لانے کے بجائے مذاق اڑانا شروع کردیا کہ بھلا آگ میں درخت کیسے پیدا ہوسکتا ہے اور یہ نہ سوچا کہ جس ذات نے آگ پیدا کی ہے اگر وہ اس آگ میں درخت پیدا کردے جس کی خاصیت عام راعتوں سے مختلف ہو تو بھلا اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ (تفسیر عثمانی)

2۔ جہنم کے 19 فرشتے

قرآن کریم میں ہے:

> عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

أُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ
يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ
اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۔ (مدثر:31)

اس پر انیس (کارندے) مقرر ہوں گے۔ اور ہم نے دوزخ کے یہ کارندے کوئی اور نہیں، فرشتے مقرر کیے ہیں۔ اور ان کی جو تعداد مقرر کی ہے وہ صرف اس لیئے کہ اس کے ذریعے کافروں کی آزمائش ہو، تاکہ اہل کتاب کو یقین آجائے اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے ایمان میں اور اضافہ ہو، اور اہل کتاب اور مومن لوگ کسی شک میں نہ پڑیں، اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے اور جو لوگ کافر ہیں، وہ یہ کہیں کہ بھلا اس عجیب سی بات سے اللہ کی کیا مراد ہے؟ اسی طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ ساری بات تو نوع بشر کے لیے ایک یاد دہانی کرانے والی نصیحت ہے اور بس۔

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ دوزخ پر انیس کارندے مقرر ہیں تو کافروں نے اس کا مذاق اڑایا، اور ایک نے تو لوگوں سے یہاں تک کہہ دیا کہ انیس میں سے سترہ کے لیے تو میں ہی کافی ہوں، باقی دو سے تم نمٹ لینا۔ (ابن کثیر)۔ اس کے جواب میں یہ آیت 31 نازل ہوئی کہ یہ انیس کارندے سب کے سب فرشتے ہیں، کوئی مذاق نہیں کہ تم ان کا مقابلہ کر سکو۔

اللہ تعالیٰ کو دوزخ کی نگرانی اور حفاظت کے لیے کسی خاص تعداد کی ضرورت نہیں ہے، لیکن یہ تعداد اس لیے مقرر کی گئی ہے کہ کافروں کی آزمائش ہو کہ وہ اس کی تصدیق کرتے ہیں، یا مذاق اڑاتے ہیں۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(5) آبائی رسم ورواج کے برخلاف احکام شریعت

قرآن کریم میں ہے:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ۔ (بقرۃ:143)

اور جس قبلے پر تم پہلے کاربند تھے، اسے ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں، بلکہ صرف یہ دیکھنے کے لیے مقرر کیا تھا کہ کون رسول کا حکم مانتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے؟ اور اس میں شک نہیں کہ یہ بات تھی بڑی مشکل، لیکن ان لوگوں کے لیے (ذرا بھی مشکل نہ ہوئی) جن کو اللہ نے ہدایت دے دی تھی۔

مطلب یہ ہے کہ یہ جو تمہیں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کی اجازت دے دی گئی تھی تو اس لیے نہیں کہ یہی تمہارا مستقل قبلہ ہے بلکہ یہ اجازت ایک عارضی اور وقتی اجازت تھی اور مقصود اس اجازت سے یہ تھا کہ پھر اس قبلہ کی تبدیلی تمہارے لیے امتحان کی ایک کسوٹی بنے اور اس کے ذریعہ سے یہ ظاہر کر دیا جائے کہ تمہارے اندر کتنے آدمی ایسے ہیں جو فی الواقع رسول کے پیروکار بنتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو رسول سے زیادہ اپنی روایات کے پرستار بنتے ہیں اور وہ پھر مڑ کر اپنے قدم دین ہی کی طرف چلے جاتے ہیں۔(تدبر قرآن)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(6)حُبِّ شہوات
(نفسانی خواہشات)

انسان کے لیے حُبِّ دنیا، حُبِّ جاہ، حُبِّ مال، حُبِّ باہ فتنہ کا باعث بنتی ہیں، جس کی وجہ سے انسان حرام، گناہ، معاصی، فسق وفجور میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۔(کہف:7)

یقین جانو کہ روئے زمین پر جتنی چیزیں ہیں ہم نے انھیں زمین کی سجاوٹ کا ذریعہ اس لیے بنایا ہے تاکہ لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون زیادہ اچھا عمل کرتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۔(آل عمران:14)

لوگوں کے لیے ان چیزوں کی محبت خوشنما بنادی گئی ہے جو ان کی نفسانی خواہش کے مطابق ہوتی ہے۔ یعنی عورتیں، بچے، سونے چاندی کے لگے ہوئے ڈھیر، نشان لگائے ہوئے گھوڑے، چوپائے اور کھیتیاں۔ یہ سب دنیوی زندگی کا سامان ہے (لیکن) ابدی انجام کا حسن تو صرف اللہ کے پاس ہے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ ائۡذَنۡ لِّىۡ وَلَا تَفۡتِنِّىۡ‌ؕ اَلَا فِى الۡفِتۡنَةِ سَقَطُوۡا ‌ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌ ۢ بِالۡكٰفِرِيۡنَ۔ (توبہ:49)

اور انہی میں وہ صاحب بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ: مجھے اجازت دے دیجیے، اور مجھے فتنے میں نہ ڈالیے، ارے فتنے ہی میں تو یہ خود پڑے ہوئے ہیں۔ اور یقین رکھو کہ جہنم سارے کافروں کو گھیرے میں لینے والی ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

اِنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ ؕ۔ (تغابن:15)

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو تمہارے لیے ایک آزمائش ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

اَلۡمَالُ وَالۡبَنُوۡنَ زِيۡنَةُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ۔ (کہف:46)

مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زینت ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَاَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا ۚ۔ (کہف:80)

اور لڑکے کا معاملہ یہ تھا کہ اس کے ماں باپ مومن تھے، اور ہمیں اس بات کا اندیشہ تھا کہ یہ لڑکا ان دونوں کو سرکشی اور کفر میں نہ پھنسا دے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ ۙ۔ (انفال:28)

اور یہ بات سمجھ لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہیں۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حدیث میں ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا. فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ. فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔

(ابوداؤد، رقم:4297)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ دیگر قومیں تم پر ایسے ہی ٹوٹ پڑیں جیسے کھانے والے پیالوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں تو ایک کہنے والے نے کہا: کیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم اس وقت بہت ہوگے، لیکن تم سیلاب کی جھاگ کے مانند ہوگے، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہارا خوف نکال دے گا، اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا تو ایک کہنے والے نے کہا: اللہ کے رسول! وہن کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا کی محبت اور موت کا ڈر ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔ (بخاری، رقم:5096)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر نقصان دینے والا اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔ (مسلم، رقم:118)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان فتنوں سے پہلے پہلے جو تاریک رات کے حصوں کی طرح (چھا جانے والے) ہوں گے، (نیک) اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ (ان فتنوں میں) صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر، اپنا دین (ایمان) دنیوی سامان کے عوض بیچتا ہوگا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا، وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا۔ (ترمذی، رقم:2266)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے حکمران، تمہارے اچھے لوگ ہوں، اور تمہارے مالدار لوگ، تمہارے سخی لوگ ہوں اور تمہارے کام باہمی مشورے سے ہوں تو زمین کی پیٹھ تمہارے لیے اس کے پیٹ سے بہتر ہے، اور جب تمہارے حکمراں تمہارے برے لوگ ہوں، اور تمہارے مالدار تمہارے بخیل لوگ ہوں اور تمہارے کام عورتوں کے ہاتھ میں چلے جائیں تو زمین کا پیٹ تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔(مسلم ،رقم:157)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمانہ باہم قریب ہوجائے گا (وقت بہت تیزی سے گزرتا ہوا محسوس ہوگا)، علم اٹھالیا جائے گا، فتنے نمودار ہوں گے، (دلوں میں) بخل اور حرص ڈال دیا جائے گا اور ہرج کثرت سے ہوگا۔صحابہ نے پوچھا: ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قتل و غارت گری۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(7) جہالت

جہالت بھی انسان کے لیے فتنہ بن جاتی ہے اور اسی جہالت کی وجہ سے انسان عقیدہ کی خرابی بدعت، کفر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جیسے دنیا میں کوئی ایسا شخص جب بازار سے کوئی چیز خریدنے جاتا ہے جسے کوئی شد بد، کوئی معلومات نہیں ہوتیں تو کوئی بھی اسے ٹھگ لیتا ہے ایسے ہی جو لوگ دین کی بنیادی باتوں بنیادی عقائد ہی سے ناواقف ہوتے ہیں۔ جنہیں عقائد عبادات، سنت بدعت، قرآن و حدیث، کا کچھ بھی علم نہیں ہوتا تو انکی جہالت ان کے لئے فتنہ بن جاتی ہے، وہ باطل فرقوں کے چنگل میں پھنس جاتا ہے، کوئی حدیث کا منکر بنتا ہے، کوئی فقہ کا کوئی صحابہ کرامؓ سے بدظن ہو جاتا ہے تو کوئی ائمہ مجتہدین سے بیزاری اختیار کر لیتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔ (مائدہ:82،عثمانی)

تم یہ بات ضرور محسوس کر لو گے کہ مسلمانوں سے سب سے سخت دشمنی رکھنے والے ایک تو یہودی ہیں، اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو (کھل کر) شرک کرتے ہیں۔ اور تم یہ بات بھی ضرور محسوس کر لو گے کہ (غیر مسلموں میں) مسلمانوں سے دوستی میں قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نصرانی کہا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں بہت سے علم دوست عالم اور بہت سے تارک الدنیا درویش ہیں نیز یہ وجہ بھی

ہے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔

مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ فرماتے ہیں:

نصاریٰ باوجودیکہ وہ بھی کفر میں مبتلا تھے، اسلام سے جلتے تھے، مسلمانوں کا عروج ان کو ایک نظر نہ بھاتا تھا، تاہم ان میں قبول حق کی استعداد ان دونوں گروہوں (مشرکین، یہود) سے زیادہ تھی۔ ان کے دل اسلام اور مسلمانوں سے محبت کرنے کی طرف نسبتاً جلد مائل ہوجاتے تھے اس کا سبب یہ تھا کہ اس وقت تک ”عیسائیوں“ میں علم دین کا چرچا دوسری قوموں سے زائد تھا، اپنے طریقہ کے موافق ترک دنیا اور زاہدانہ زندگی اختیار کرنے والے ان میں بکثرت پائے جاتے تھے۔ نرم دلی اور تواضع ان کی خاص صفت تھی جس قوم میں یہ خصال کثرت سے پائی جائیں ان کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ اس میں قبول حق اور سلامت روی کا مادہ دوسری اقوام سے زیادہ ہو کیونکہ قبول حق سے عموماً تین چیزیں مانع ہوتی ہیں جہل، حب دنیا یا حسد وتکبّر وغیرہ۔ نصاریٰ میں قسیسین کا وجود جہل کو، رہبان کی کثرت حب دنیا کو، نرمی دل اور تواضع کی صفت کبر ونخوت وغیرہ کو کم کرتی تھی۔ (عثمانی، مائدۃ:86)

مزید ایک جگہ فرماتے ہیں:

صراط مستقیم سے محرومی کل دو طرح پر ہوتی ہے۔ عدم علم یا جان بوجھ کر کوئی فرقہ گمراہ اگلا پچھلا ان دو سے خارج نہیں ہوسکتا سو نصاریٰ تو وجہ اول میں اور یہود دوسری میں ممتاز ہیں۔ (عثمانی، فاتحہ، فائدۃ:6)

حدیث میں ہے:

يُقْبَضُ العِلْمُ، وَيَظْهَرُ الجَهْلُ وَالفِتَنُ.

(بخاری ،رقم:85،مسلم،رقم: 157، ابوداؤد،رقم:4255 ،ابن ماجہ ،رقم:4047،مسند احمد،رقم:7186)

علم اٹھالیا جائے گا (یعنی زمانہ قیامت کے قریب ہوجائے گا) اور عالم میں جہالت اور فتنے پھیلیں گے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

إِنَّ اللهَ لاَ يَقْبِضُ العِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔

(بخاری، رقم: 100، مسلم، رقم: 2673، ترمذی، رقم: 2652، ابن ماجۃ، رقم: 52، دارمی، رقم: 245، مسند احمد، رقم: 6511)

اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھالے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے۔ بلکہ وہ (پختہ کار) علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات کیے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے۔ اس لیے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَقَالَ: ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ۔

(ابن ماجۃ، رقم: 4048، مسند احمد، رقم: 17473، ترمذی، رقم: 2653 دارمی، رقم: 296)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی واقعے کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ علم چلے جانے کے وقت ہوگا۔

مذکورہ حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ علماء اٹھتے چلے جائیں اور دوسرے لوگ علم کی طرف مشغول ومتوجہ نہ ہوں عوام علم دین سیکھنے میں علماء سکھانے میں غفلت برتیں تو علم کا قحط

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ہوگا جہالت کا دور دورہ ہوگا لوگ جاہلوں کو علماء کا منصب دیں گے وہ قرآن وحدیث کی من مانی تشریح کریں گے، من پسند فتوے دیں گے اور یوں فتنہ اور گمراہی میں پڑ جائیں گے۔

الغرض: خطرات سے، بڑے بڑے فتنوں سے حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ علم دین کے پھلانے لوگوں میں عام کرنے کی سبیلیں سوچی جائیں عوام کو مختصر مختصر آسان انداز میں فہم دین کورسز کرائے جایں۔ موقع کا علم اور سنتیں انہیں سکھائی جائیں فرض کفایہ علم کے لئے جیسے الحمداللہ جگہ جگہ مدارس قائم ہیں فرض عین علم کے لئے بھی ہر مسجدہ ہر ادارہ، مدرسہ میں تعلیم بالغان کے شعبے قائم کئے جائیں۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(8)لوگ لوگوں کے لیے فتنہ بن جاتے ہیں

اچھے حال والے برے حال والوں کے لیے اور برے حال والے اچھے حال والوں کے لیے فتنہ بن جاتے ہیں۔اسی طرح لوگوں کے رویئے صبر کی آزمائش اور امتحان ہوتے ہیں۔

قرآن کریم میں ہے:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔(یونس:85عثمانی)

اے ہمارے پروردگار ہمیں ان ظالم لوگوں کے ہاتھوں آزمائش میں نہ ڈالیے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۔(انعام:53)

اسی طرح ہم نے کچھ لوگوں کو کچھ دوسروں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ (ان کے بارے میں) یہ کہیں کہ: کیا یہ ہیں وہ لوگ جن کو اللہ نے ہم سب کو چھوڑ کر احسان کرنے کے لیے چنا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ۔ (زخرف:33)

اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمام انسان ایک ہی طریقے کے (یعنی کافر) ہو جائیں گے تو جو لوگ خدائے رحمن کے منکر ہیں، ہم ان کے لیے ان

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

گھروں کی چھتیں بھی چاندی کی بنا دیتے، اور وہ سیڑھیاں بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً، أَتَصْبِرُونَ، وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ۔(فرقان:20)

اور ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے۔ بتاؤ کیا صبر کروگے؟ اور تمہارا پروردگار ہر بات دیکھ رہا ہے۔

حضرت عمار نے لوگوں کو حضرت علی کی طرف متوجہ کرنے کے لیے فرمایا:

وَاللهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ ۔

(بخاری رقم:7100)

اور اللہ کی قسم وہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) دنیا و آخرت میں تمہارے نبی کریم ﷺ کی پاک بیوی ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے تاکہ جان لے کہ تم اس اللہ کی اطاعت کرتے ہو (خلیفہ برحق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی) یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(9) گمراہ پیشواں اور قائدین

حدیث میں آتا ہے:

وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ۔

(ابوداؤد،رقم:4252،ترمذی،رقم:2229،ابن ماجه،رقم:3952، مشکوۃ،فتن:5393)

اور میں اپنی امت پر گمراہ کردینے والے ائمہ سے ڈرتا ہوں۔

ایک اور روایت میں ہے:

أَنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْأَئِمَّةُ الْمُضِلُّونَ۔

(مسند احمد،رقم:27485،دارمی،رقم:217)

مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ اندیشہ گمراہ کن حکمرانوں سے ہے۔

ایک اور روایت میں ہے:

لَغَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَى أُمَّتِي قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هَذَا الَّذِي غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: أَئِمَّةً مُضِلِّينَ۔ (مسند احمد،رقم:21296)

دجال کے علاوہ ایک اور چیز ہے جس سے مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا میں نے پوچھا یارسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے آپ کو اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے اور وہ دجال کے علاوہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمراہ کن ائمہ۔

ایک اور روایت میں ہے:

وَاللهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ، إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا، يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ، وَاسْمِ أَبِيهِ، وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ۔

(ابوداود، رقم:4243، مشکوٰۃ، فتن، رقم:5392)

قسم اللہ کی ایسا نہیں ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک ہونے والے کسی ایسے فتنہ کے سردار کا ذکر چھوڑ دیا ہو جس کے ساتھ تین سو یا اس سے زیادہ افراد ہوں، اور اس کا اور اس کے باپ اور اس کے قبیلہ کا نام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا نہ دیا ہو۔

ایک اور روایت میں ہے:

سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ بِبِدَعٍ مِنَ الْحَدِيثِ، بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يَفْتِنُونَكُمْ۔ (مسند احمد، رقم:8596، مسلم، رقم:7)

عنقریب میری امت میں کچھ دجال اور کذاب لوگ آئیں گے تمہارے سامنے ایسی احادیث بیان کریں گے جو تم نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے آباء واجداد نے، ایسے لوگوں سے اپنے آپ کو بچانا اور ان سے دور رہنا کہیں وہ تمہیں فتنے میں مبتلا نہ کر دیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بلاشبہ شیطان کسی آدمی کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر لوگوں کے پاس آتا ہے اور انہیں جھوٹ (پر مبنی) کوئی حدیث سناتا ہے، پھر وہ بکھر جاتے ہیں، ان میں سے کوئی آدمی کہتا ہے: میں نے ایک آدمی سے (حدیث) سنی ہے، میں اس کا چہرہ تو پہچانتا ہوں پر اس کا نام نہیں جانتا، وہ حدیث سنا رہا تھا۔ (مشکوۃ رقم:4862، مقدمہ مسلم)

● چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ان انسان نما شیاطین کے دجل و گمراہی، فتنہ پرور سازشوں اور دجالی طریقہ کار کا تذکرہ کرکے ہوئے فرماتے ہیں:

أُنْظُرُوْا مَنْ تُجَالِسُوْنَ وَعَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ يَتَصَوَّرُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ فِيْ صُوْرَةِ الرِّجَالِ فَيَقُوْلُوْنَ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَإِذَا جَلَسْتُمْ إِلٰى رَجُلٍ فَاسْئَلُوْهُ عَنْ إِسْمِهٖ وَإِسْمِ أَبِيْهِ وَعَشِيْرَتِهٖ فَتَفْقُدُوْنَهٗ إِذَا غَابَ۔

(تاریخ مستدرک حاکم، مسند فردوس دیلمی، کنز العمال 214/10)

تم لوگ یہ دیکھ لیا کرو کہ کن لوگوں کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ اور کن لوگوں سے دین حاصل کررہے ہو؟ کیونکہ آخری زمانہ میں شیاطین انسانوں کی شکل اختیار کرکے۔۔۔۔۔ انسانوں کو گمراہ کرنے آئیں گے اور اپنی جھوٹی باتوں کو سچا باور کرانے کے لیے من گھڑت سندیں بیان کرکے محدثین کے طرز پر کہیں گے حدثنا واخبرنا مجھے فلاں نے یہ دین کی بات بتائی، مجھے فلاں نے یہ خبر دی وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا جب تم کسی آدمی کے پاس دین سیکھنے کے لیے بیٹھا کرو، تو اس سے اس کا، اس کے باپ کا اور اس کے قبیلہ کا نام پوچھ لیا کرو، اس لیے کہ جب وہ غائب ہوجائے گا تو تم اس کو تلاش کروگے۔

❑ ائمہ مضلین کو پہچاننے کی علامتیں

علامت: 1

جن کی باتوں میں، عمل میں، تعلیمات میں شخصیات کی عقیدت، تعظیم ومحبت میں حد درجہ کا غلو پایا جائے۔ جو انہیں خدائی صفات کا حامل بتائیں یعنی مشکل کشا، حاجت روا، جو شخصیات کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھتے ہوں۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

علامت:2

- جن کی باتوں سے، عمل سے، تعلیمات سے، شخصیات سے (صحابہ مفسرین، محدثین فقہاء) بالکلیہ بے زاری، انکار محسوس ہوتا ہو۔
- اور جو خود کو ذہین دین کو سب سے زیادہ سمجھنے والے، نکتہ رس ہمہ دانی کے دعوے دار باور کراتے ہوں۔
- جن کی صحبت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ مبتوعین اور اولیاء اللہ، علماء کرام کی بے وقعتی کمی، دلوں میں آتی ہو ان کے عیب ہی عیب نظر آتے ہوں۔

الغرض جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی علامات قیامت (وَلَعَنَ آخِرُ هَٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا) بعد والے پہلے بزرگوں پر لعن طعن کرنے کے مصداق ہوں۔

(ترمذی، رقم:2211، ابن ماجۃ، رقم:263)

علامت:3

ایک علامت قرآن وحدیث میں یہ بیان ہوئی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ-فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ۔ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ، وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ، كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا، وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ

(آل عمران:7)

وہی ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری اس میں بعض محکم آیتیں ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری متشابہ ہیں سو جن کے دلوں میں ٹیڑھ

پن ہے وہ متشابہات کے پیچھے لگ جاتے ہیں گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب کا کھوج لگانے کے لیے۔ حالانکہ ان کا مطلب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور مضبوط علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کی طرف سے اتری ہیں اور نصیحت تو وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جنہیں عقل ہے۔

فَإِذَا رَأَيْتِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكِ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ۔

(بخاری،رقم: 4547،مسلم،رقم: 2665،ابوداود،رقم: 4598، ترمذی،رقم:2993،ابن ماجۃ،رقم:47،مسند احمد،رقم:24210)

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں تو یاد رکھو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے (آیت بالا میں) ذکر فرمایا ہے۔اس لیے ان سے بچتے رہو۔

● الغرض گمراہ کرنے والوں کی ایک علامت یہ ہے کہ جن کی مجلسوں میں قرآن وحدیث کی محکم صاف صریح واضح ہدایات پر بات کم ہوتی ہو اور متشابہات جن میں ایک گونہ اجمال ابہام ہو جن کا مطلب اور مراد واضح نہ ہو سارا زور اسی پر صرف ہوتا ہو۔ان کی ساری دلچسپیاں اسی سے متعلق ہو۔

● تاکہ مبہم باتوں سے کھینچ تان کر ہیرا پھیری الٹ پھیر کر کے اپنے من مانی مطلب نکالنا ان کے لیے آسان ہو جائے۔اور پھر اپنے غلط نظریات وعقائد کو قرآن وحدیث کی طرف منسوب کرنے کا ایک بہانہ،ایک دلیل ہاتھ آجائے۔

● اور پھر لوگوں کو الحاد و بدعت ، انکار حدیث ، انکار فقہ ،شکوک وشبہات، اختلاف وانتشار کے فتنہ میں مبتلا کر کے سیدھے راستے سے ہٹا سکیں۔

• انکارقرآن:

ایسے لوگوں کے سامنے جب قرآن کریم کی ایسی صریح تعلیمات پیش کی جاتی ہیں جوان کے نظریات کے خلاف ہوں تو یہ دبی زبان میں گول مول پیرائے، لگی لپٹی تعبیرات میں گویا یوں کہتے ہیں بھئی اب قرآن کا یہ قدیم مطلب (اب تک جو مفسرین بتاتے رہے) لینا کافی نہیں اب جدید ماڈرن دور ہے، وقت کا تقاضہ ہے نئی تعبیر اور تشریح کی جائے۔ (علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج:68)

• انکارحدیث:

حدیث چونکہ تشریح ہے قرآن کی، اور اگر حدیث سے صرف نظر کر لی جائے تو پھر قرآن کریم کی بہت سے باتوں میں اجمال وابہام رہ جاتا ہے۔ لہٰذا ایسے لوگ اسی غرض سے حدیث کا انکار کرتے ہیں تاکہ قرآن کریم کے ابہام سے اپنے من مانی نظریات کو نکالنا ان کے لیے آسان ہوجائے۔

حدیث میں ہے:

إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ ﷺ۔ (مستدرک، رقم:318)

اے لوگو! میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے پکڑا تو ہرگز تم گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللهُ ...... وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي۔

(مستدرک، رقم:3941)

چھ قسم کے لوگ ہیں جن پر میں بھی لعنت بھیجتا ہوں، اللہ تعالیٰ بھی ان پر

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

لعنت نازل کرے۔ (ان میں سے ایک وہ شخص ہے) جو میری سنت کو چھوڑ دے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ۔ (مشکوۃ، رقم:5382، مظاہر حق:718/4، راہ سنت:25)

میرے بعد ایسے امام (یعنی امیر بادشاہ اور قائد ورہنما) ہوں گے جو (عقیدہ وفکر اور علم کے اعتبار سے) میری سیدھی راہ پر نہیں چلیں گے اور (کردار وعمل کے اعتبار سے) میری روش اور میرا طریقہ نہیں اپنائیں گے۔ (یا یہ معنی ہیں کہ وہ کتاب وسنت پر عمل نہیں کریں گے) اور اس زمانہ میں ایسے بھی پیدا ہوں گے جو روپ اور بدن تو آدمیوں جیسا رکھیں گے لیکن ان کے دل شیطانوں کے سے ہوں گے)

حدیث میں آتا ہے:

أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ۔

(ابو داود، رقم: 4604، ترمذی، رقم: 2664، ابن ماجۃ، رقم: 12، مسند احمد، رقم:10269، مشکوۃ، رقم:163)

سنو، مجھے کتاب (قرآن) دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور چیز بھی (یعنی سنت)، قریب ہے کہ ایک آسودہ آدمی اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہوئے کہے: اس قرآن کو لازم پکڑو، جو کچھ تم اس میں حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو، اور جو اس میں حرام پاؤ، اسی کو حرام سمجھو۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

علامت:4

ایک علامت گمراہ کرنے والوں کی قرآن وحدیث سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ خلفاء راشدین کے اجماع اور اتفاق کو یا صحابہ کرام کے اجماع اور اتفاق کو یا امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجماع واتفاق کو یعنی عقیدہ وعمل کی چودہ سو سالہ اتفاقی تعبیر وتشریح کو پرکھنے کی کسوٹی اور معیار تسلیم نہیں کرتے بلکہ دین کے بارے میں اپنے انفرادی فہم اور رائے ہی کو حرف آخر سمجھتے ہیں۔

حالانکہ اجماع حق وباطل، خیر وشر، ثواب وعذاب، سنت وبدعت کے پہچاننے کی کسوٹی اور معیار ہے جو بات اور کام اس کے خلاف ہو وہ باطل ہے، بدعت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاکیدی وصیت تھی کہ جب ایسے گمراہ کرنے والے لوگ پیدا ہوجائیں جو میری سنت اور طریقہ کے خلاف دعوت دیں۔ مزید فرمایا ایسے گمراہ قائدین اور لیڈر رہوں گے جو جہنم کے دروازہ پر کھڑے ہوکر جہنم کی طرف تمہیں بلائیں گے جو ان کی مانے گا وہ جہنم میں جائے گا اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اگر میں اس زمانہ میں ہوں تو کیا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ۔

عقیدہ عمل میں جمہور اہل سنت کو نہ چھوڑنا۔

ایک اور روایت میں ہے۔

مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمُ الْجَمَاعَةَ۔

(ترمذی، رقم:2165، بخاری، رقم:2606، مسلم، رقم:1847، مسند احمد، رقم:177، تفصیل کے لیے دیکھیں: راہ سنت)

تم میں سے جو جنت کے وسط میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ جماعت (عقیدہ عمل میں جمہور اہل سنت) کو نہ چھوڑے ان کے مسلک سے نہ ہٹے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

● خلفائے راشدین کی سنت شرعی حجت ہے

حدیث میں آتا ہے:

فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلاَفًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلاَلَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔

(ترمذی، رقم: 2676، ابن ماجة، رقم: 42-2571، ابوداود، رقم: 4480-4607، دارمی، رقم: 95-2358، مسند احمد، رقم: 1742-624، مسلم، رقم: 1707)

”میں تم لوگوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے، امیر کی بات سننے اور اسے ماننے کی نصیحت کرتا ہوں، اگرچہ تمہارا حاکم اور امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ تم میں سے آئندہ جو زندہ رہے گا وہ (امت کے اندر) بہت سارے اختلافات دیکھے گا تو تم (باقی رہنے والوں) کو میری وصیت ہے کہ نئے نئے فتنوں اور نئی نئی بدعتوں میں نہ پڑنا، کیونکہ یہ سب گمراہی ہیں۔ چنانچہ تم میں سے جو شخص ان حالات کو پالے تو اسے چاہیئے کہ وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر قائم اور جمارہے اور میری اس نصیحت کو اپنے دانتوں کے ذریعے مضبوطی سے دبالے۔

● حضرات صحابہ کرام بھی معیار حق ہے اور انکا اجماع بھی حجت ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

وَإِنَّ بنی إسرائيل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلاَّ مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا

عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔

(ترمذی، رقم:2641، ابن ماجۃ، رقم:3992، مسند احمد، رقم:12479)

بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سبھی جہنم میں جائیں گے، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کون سی جماعت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے۔

- **خیر القرون کا تعامل بھی حجت شرعیت ہے۔**

یعنی تابعین اور اتباع تابعین کی اکثریت کا کسی کام کو بلا نکیر کرنا یا چھوڑنا بھی حجت شرعی ہے۔

حدیث میں ہے:

خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ۔ (بخاری، رقم:2652)

وفی روایۃ لمسلم: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ۔

(مسلم، رقم:2536، ترمذی، رقم:3859، سنن نسائی، رقم:3809، مسند احمد، رقم:19820، ابن ماجۃ، رقم:2362، ابو داود، رقم:4657)

سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے، پھر وہ لوگ جو اس کے بعد ہوں گے اور اس کے بعد ایسے لوگوں کا زمانہ آئے گا جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے بہتر کس زمانے کے لوگ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا

کہ سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں، پھر ان کے بعد کے زمانہ کے لوگ اور پھر ان کے بعد کے زمانہ کے لوگ۔

نوٹ: جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ خیر القرون تین ہیں صحابہ کا دور تابعین کا اتباع تابعین کا اور انہیں کے نقش قدم پر چلنے میں کامیابی ہے تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتباع تابعین کا دور کب تک ہے تو طبقات رجال کی کتابوں میں اس بات کی صراحت ملی ہے کہ وہ 220ھ تک ہے۔ (راہ سنت:45)

علامت:5

جن کے قول وعمل میں تضاد ہو جن کا عمل ان کے علم کے برخلاف ہو جو آجلہ (آخرت) پر عاجلہ (دنیا) کو ترجیح دیتا ہو وقتی مفاد کی بناء پر ھوی (خواہشات) کو ھدی پر غالب کر دیتا ہو، خشیت اور للہیت میں اتنی پختگی نہ رکھتا ہو کہ اس پر یہ اعتماد کیا جا سکے کہ اس کے ضمیر کو دین وایمان کو کوئی خرید نہیں سکتا۔

جن کا مقصد دین سے دنیا کمانا ہو، جو شہرت مال منصب کے طالب ہوں۔

حدیث میں آتا ہے:

سَيَكُونُ أُمَرَاءُ بَعْدِي يَقُولُونَ، مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ۔ (مسند احمد، رقم:4363، مسلم، رقم:50)

عنقریب میرے بعد ایسے امراء بھی آئیں گے جو ایسی باتیں کہیں گے جو کریں گے نہیں، اور کریں گے وہ کام جن کا انہیں حکم نہ دیا گیا ہوگا۔

ہرقل نے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تحقیقات کی تو ایک بات یہ بھی پوچھی:

وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا القَوْلَ، فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا القَوْلَ قَبْلَهُ، لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَسِي بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ۔ (بخاری، رقم:7)

میں نے تم سے پوچھا کہ (دعویٰ نبوت کی) یہ بات تمہارے اندر اس سے پہلے کسی اور نے بھی کہی تھی، توتم نے جواب دیا کہ نہیں، تب میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ اگر یہ بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہوتی تو میں سمجھتا کہ اس شخص نے بھی اسی بات کی تقلید کی ہے جو پہلے کہی جا چکی ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَبِي يَغْتَرُّونَ، أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ؟ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا.

(ترمذی، رقم:2404، دارمی، رقم:307)

آخر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو دین کے ساتھ دنیا کے بھی طلب گار ہوں گے، وہ لوگوں کو اپنی سادگی اور نرمی دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھال پہنیں گے، ان کی زبانیں شکر سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی جب کہ ان کے دل بھیڑیوں کے دل کی طرح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا یہ لوگ مجھ پر غرور کرتے ہیں یا مجھ پر جرات کرتے ہیں میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ ضرور میں ان پر ایسا فتنہ نازل کروں گا جس سے ان میں کا عقلمند آدمی بھی حیران رہ جائے گا۔

علامت:6

جن کے مزاج میں لڑنا بھڑنا فضول بحث مباحثہ اختلاف انتشار ہو۔

حدیث میں ہے:

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلاَّ أُوتُوا الْجَدَلَ، ثُمَّ تَلاَ

رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذِهِ الآيَةَ: {مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلاَّ جَدَلاً بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ}.

(ترمذی،رقم:3253، ابن ماجہ،رقم:48، مسند احمد، رقم:22164، مشکوۃ،رقم:180)

کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد جب گمراہ ہو جاتی ہے تو جھگڑالو اور مناظرہ باز ہو جاتی ہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی ما ضربوہ لك إلا جدلا بل هم قوم خصمون "یہ لوگ تیرے سامنے صرف جھگڑے کے طور پر کہتے ہیں بلکہ یہ لوگ طبعاً جھگڑالو ہیں" (الزخرف:58)۔

ایک اور روایت میں ہے:

مَنْ طَلَبَ العِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ العُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ۔

(ترمذی،رقم:2654،ابن ماجۃ،رقم:253،دارمی،رقم:379)

جو شخص علم اس واسطے سیکھے کہ اس کے ذریعہ علماء کی برابری کرے، کم علم اور بیوقوفوں سے بحث وتکرار کرے یا اس علم کے ذریعہ لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل فرمائے گا۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(10)شخصیت پرستی

شخصیت پرستی بھی انسانوں کے لیے فتنہ بن جاتی ہے۔ وہ اس طرح کہ جن لوگوں کے پاس قرآن وسنت، حدیث وسیرت کا ٹھوس علم نہیں ہوتا یا اسے زیادہ اہمیت نہیں دیتے تو ایسے لوگ شخصیات کی عقیدت و تعظیم میں توازن برقرار نہیں رکھ پاتے، غلو میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ ایسے لوگ جب کسی شخصیت یا کسی جماعت اور تنظیم کو اختیار کرتے ہیں تو ان کی عقیدت تعظیم اور محبت میں اس حد تک غلو کرتے ہیں کہ

(1) اپنی پسندیدہ شخصیت اور جماعت کے منشور، نظریات، ان کے اقوال کے مقابلہ میں قرآنی احکام حدیث وسنت کی صحیح، صریح تعلیمات سیرت نبوی وسیرت صحابہ سے ملنے والی واضح ہدایات کو اہمیت نہیں دیتے یا جتنی دینی چاہیے اتنی نہیں دیتے۔

(2) شخصیات کی بتائی ہوئی دینی تعبیر وتشریح کے مقابلہ میں قرآن وسنت کی، سلف صالحین کی بتائی ہوئی تعبیر وتشریح کو اہمیت نہیں دیتے یا جتنی دینی چاہیے اتنی نہیں دیتے یعنی سلف کی تعبیر وتشریح شخصیات کے مطابق ہو تو قابل تسلیم ورنہ نہیں۔

(3) دین کو قرآن وسنت، سیرت نبوی وسیرت صحابہ کے حوالے سے پیش کرنے کے بجائے دین کو ہمیشہ شخصیات کے حوالے سے پیش کرتے ہیں۔ قرآن وسنت، سیرت وصحابہ کے حوالوں سے اگر بات کی جائے تو اسے پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

(4) دین اور جہد دین میں جن چیزوں کا درجہ محض وسائل کا ہے انہیں مقصود کا درجہ دیتے ہیں۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(5) شخصیات اور اپنی جماعت کی غلطیوں کو ہمیشہ حالات اور ضرورت کا تقاضہ قرار دیتے ہیں۔

(6) شخصیات اور جماعت کو معصوم اتنا مقدس تسلیم کرنا کہ ہر بات خواہ کتنی غلط ہو اس کی حمایت تائید بے جا دفاع اور تاویل کرتے ہیں۔

(7) پسندیدہ شخصیات اور جماعت کے مقابلہ میں مخالفین کی ہر اچھی بری بات پر تنقید کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں ہے:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ۔(حدید:25)

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی ہوئی نشانیاں دے کر بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب بھی اتاری، اور ترازو بھی، تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

حدیث میں ہے:

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ ۔(موطا مالك، رقم:3338/678)

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، پس جب تک تم ان دونوں پر عمل کرتے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، (یعنی) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

- قاری طیب صاحبؒ فرماتے ہیں:

شخصیات مقدّسہ کی تعظیم و پیروی کے ساتھ علم کتاب (قرآن وسنت) کو بھی ساتھ میں لازم رکھا گیا ہے تا کہ علم کی روشنی میں حدود شناسی سے تعظیم وعبادت، تربیت و ربوبیت میں امتیاز، اطاعت وعبادت میں

فرق پیش نظر رہے۔ تاکہ مربی کو رب کے درجہ میں پہنچادینے کی جراءت نہ ہو۔ (علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج:50)

مزید فرماتے ہیں:

کتاب وسنت کے بغیر اگر صرف شخصیتوں ہی کو سامنے رکھا گیا توشخصیتوں کے اقوال اوفعال توذاتی بھی ہوتے ہیں، غلبہ حال کی وجہ سے بھی ہوتے ہیں، غیر معصوم ہونے کی وجہ سے ان میں بشری کمزوریوں کے اثرات بھی ہوتے ہیں۔

(علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج:64)

جب طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ یہ دونوں بزرگ ہمارے پاس کوفہ آئے اور منبر پر چڑھے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ تھے اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ان سے نیچے تھے۔ پھر ہم ان کے پاس جمع ہو گئے اور میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا:

إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ، وَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلاَكُمْ، لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ.

(بخاری، رقم:7100، مسند احمد، رقم:18331)

عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا وآخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیوی ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالی نے تمہیں آزمایا ہے تاکہ جان لے کہ تم اس اللہ کی اطاعت کرتے ہو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

اس اصول کی روشنی میں اگر اقوام دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو واضح ہوگا کہ دینا میں

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

جب بھی کوئی قوم گمراہ ہوئی ہے تو یا تو ان دونوں عناصر (کتاب وسنت، شخصیت) سے انحراف کی وجہ سے ہوئی ہے یا ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ کر اور دوسرے کو لے کر ہی گمراہ ہوئی ہے۔

● مثلاً سب سے پہلی قوم جس نے دنیا میں شرک اور کفر کی بنیاد ڈالی، قومِ نوح ہے۔ اور سب سے پہلے پیغمبر جنہیں کفر وشرک کا مقابلہ کرنے کے لیے مبعوث فرمایا گیا نوح علیہ السلام ہیں۔ دعوتِ نوحی پر قوم کے برسر اقتدار طبقہ نے ذاتِ بابرکات نوحی کو تو یہ کہ کر رد کیا کہ تم میں ہم میں سے زیادہ کون سی بڑائی اور فضیلت ہے کہ ہم تمہارے سامنے جُھکیں۔ بالخصوص جبکہ تمہارے متبع بھی یہ گرے پڑے اور رذیل قسم کے بے وقعت لوگ ہیں تو ہم اس رذیل جماعت کے ممبر کیسے بن جائیں۔

(علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج::54)

● عیسائیوں نے شخصیت پرستی کی گمراہی میں مبتلا ہو کر طرح طرح کی بدعات، رسومات ایجاد کیں۔

قرآن کریم میں ہے:

وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۔(حدید:27)

اور جہاں تک رہبانیت کا تعلق ہے وہ انھوں نے خود ایجاد کر لی تھی، ہم نے اس کو ان کے ذمے واجب نہیں کیا تھا۔ لیکن انھوں نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنی چاہی، پھر اس کی ویسی رعایت نہ کر سکے جیسے اس کا حق تھا۔ غرض ان میں سے جو ایمان لائے تھے، ان کو ہم نے ان کا اجر دیا، اور ان میں سے بہت لوگ نافرمان ہی رہے۔

- پھر شخصیت پرستی کی وجہ سے عیسائی صرف بدعت تک محدود نہیں رہے بلکہ ان بدعات کے راستہ سے شرک کی بنیاد بھی پڑ گئی جو بدعات کا خاصہ لازمہ اور قدرتی انجام ہے۔ چنانچہ انہوں نے دین کے بارے میں شخصیاتِ مقدسہ کو حاکم مطلق اور آمرِ مطلق بنالیا۔ ان کے حلال کئے ہوئے کو حلال اور حرام کیے ہوئے کو حرام سمجھا۔ نتیجۃً ربِ حقیقی کو تو بھلا بیٹھے اور ان احبار ورُھبان ہی کو رب کا درجہ دے دیا جو یہ کہہ دیں یا کرلیں وہی واجب الاتباع دین ہے۔ حالانکہ یہ مقام ربِ قدیر کا تھا نہ کہ مخلوق کا۔ قرآن حکیم نے ان کی اس ربوبیت غیر اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۔(توبۃ:31)

انھوں نے اللہ کی بجائے اپنے احبار (یعنی یہودی علماء) اور راہبوں (یعنی عیسائی درویشوں) کو خدا بنا لیا ہے۔ اور مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ ان کو ایک خدا کے سوا کسی کی عبادت کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ (علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج:65)

- پھر اس غلو عقیدت کے جذبہ سے اور آگے بڑھ کر انہوں نے مقدس شخصیات کو خدائی کے درجہ تک پہنچا دیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو ثالث ثلٰثۃ کہہ کر شریک خدائی ٹھہرا دیا جس کی قرآن کریم نے اطلاع دی:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۔(مائدۃ:73)

وہ لوگ (بھی) یقینا کافر ہو چکے ہیں جنہوں نے یہ کہا ہے کہ: اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔

- اور اسی سے بھی آگے بڑھ کر انہیں عین خدا تک کہنے سے نہ چُوکے جسے قرآن حکیم نے بتلایا کہ:

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۔

(مائدۃ:72)

وہ لوگ یقینا کافر ہو چکے ہیں جنہوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔

- اور آخر کار ابن اللہ کہہ کر صاف اعلان کر دیا کہ ایک الٰہ مجرد ہے جو ذاتِ باری ہے۔ اور ایک الٰہ مُجسد ہے جو مسیح ابن مریم ہیں۔ یہ تمام نتائج کتاب اللہ سے کٹ کر شخصیات مقدسہ کی غیر محدود عقیدت کے غلو سے اُبھرے اور شخصیات کے بارہ میں قوم تذلل نفس کا شکار ہو کر عملی فتنہ کا شکار ہوگئی۔ (علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج::66)

- پھر روافض جن کا مذہب ہی شخصیت پرستی اور خاندان نوازی تھا۔ انہوں نے اہل بیت رسول ﷺ کی محبت کا نام لے کر دوسرے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم تک کو نفاق کا ہدف بنایا۔ ان پر لعن طعن اور تبرا تک کو عین دین سمجھا اور ان کے مقابلہ میں اپنے چند معتقدیہ صحابہ کو انبیاء کی طرح معصوم تک قرار دے دیا۔ حتی کہ خدا کی بھیجی ہوئی شریعت میں بنام امامت ان کے لیے تصرف اور تغیر وتبدل کر لینے کا حق بھی تسلیم کر لیا جو نبی شریعت کو بھی نہیں ملا تھا۔ جس سے حقیقی رب تو چھوٹ گیا اور شخصیت مقدسہ ہی ارباباً من دون اللہ کے مقام پر آگئیں جو نصاریٰ کا رویہ تھا۔

(علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج::72)

پھر رافضیوں کے نقش قدم محبت اولیاء کے نام سے کتنے ہی فرقے گروہی تعصب کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جنہوں نے اولیاء امت کی عظمت ومحبت کو عبادت کی حدود تک پہنچا دیا اور توحید کے نام سے کھلے شرک کا کارخانہ بپا کر دیا۔ زندہ بزرگوں کی تو سجدہ تعظیمی کے نام سے پرستش ہونے لگی اور مردہ بزرگوں کی سجدۂ قبور سے پوجا شروع

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ہوگئی۔ان کی قبروں کا طواف تک کیا جانے لگا۔ان کے مزارات پر اعتکاف بھی شروع ہوگیا۔ان سے استغاثے بھی کیے جانے لگے۔ان کے نام کی منتیں بھی گزاری جانے لگیں۔اُن سے مرادیں بھی مانگی جانے لگیں۔اُن کی قبروں پر نزرونیاز اور قربانیاں بھی دی جانے لگیں۔انہیں مخاطب بنا کر ندائیں بھی کی جانے لگیں۔ان سے شیئاً للہ کی پکار۔بھی کی جانے لگی۔حتی کہ ان کی معبودیت کے اظہار کے لیے اولاد کے ناموں میں بھی اُن سے عبدیت کی نسبت اختیار کی جانے لگی۔ اور عبد الرسول ، عبدالنبی، عبدالمصطفیٰ اور عبدالحسین وغیرہ نام تک رکھے جانے لگے۔جیسے زمانہ جاہلیت میں بُتوں کے نام سے عبدالعزی ،عبداللات ،عبدالمنات وغیرہ نام رکھے جاتے تھے۔ جنہیں نبی کریم ﷺ نے بدلا۔اوراس مصنوعی عبدیت غیراللہ کو مٹایا اور آخر کا ان شرکیہ افعال کے اثرات یہاں تک پہنچ گئے کہ اگر ان ارباباً من دون اللہ اور محلات شرک کا ذکر آئے تو چہرے فرط مسرت سے کھِلنے لگیں۔اور رب، حقیقی اور اس کی توحید کا ذکر آئے تو چہرے سکڑنے لگے۔ (علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج::73)

قرآن کریم میں ہے:

وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ۔

(زمر:45)

اور جب کبھی تنہا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل بیزار ہوجاتے ہیں اور جب اس کے سوا دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ لوگ خوشی سے کھِل اٹھتے ہیں۔

(11)عقل پرستی خود پرستی

عقل پرستوں کی چند بڑی غلطیاں جو فتنہ کا باعث بنتی ہیں:

(1)کسی حقیقت کو جب 3 طریقوں :1)مشاہدہ 2)عقلی دلیل 3) سچی خبر(وحی) میں سے کسی ایک طریقہ سے ثابت کردیا جائے تو عقل پرست اس کے باوجود دوسرے طریقوں سے اس کا ثبوت مانگتے ہیں حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ کسی حقیقت کو ثابت کرنے کے تین طریقے ہیں۔

(1)مشاہدہ (2)عقلی دلیل (3) سچی خبر(وحی)

ان تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے بھی کسی چیز کو ثابت کردیا جائے تو دوسرے طریقہ کا مطالبہ کرنا درست نہیں۔

مثلا: کوئی شخص محسوسی چیزوں کا ثبوت مشاہدہ سے دیدے یا معقولی چیزوں کا ثبوت عقلی دلیل سے دیدے یا منقولی چیزوں کا ثبوت سچی خبر سے دیدے تو انکا ماننا ضروری ہے۔اور یہ مطالبہ کرنا غلط ہے کہ ہم محسوسی چیزوں کا ثبوت اس وقت مانیں گے جب مشاہدہ کے ساتھ، عقلی دلیل بھی دوگے، یا معقولی چیزوں کا ثبوت اس وقت مانیں گے جب عقلی دلیل کے ساتھ مشاہدہ بھی کرواؤگے، یا منقولی چیزوں کا ثبوت اس وقت مانیں گے جب سچی خبر کے ساتھ مشاہدہ بھی کراؤگے یا عقلی دلیل دوگے۔

(اسلام اور عقلیات بتغیر:71)

(2) کسی حقیقت کو ثابت کرنے کے جو 3 طریقے ہیں انہیں چھوڑ کر کسی اور طریقہ (جیسے دلیل کے بجائے نظیر) سے ثبوت مانگتے ہیں ہیں۔ حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

انسان کو کسی حقیقت کا جو علم حاصل ہوتا ہے اس کے تین 3 طریقے ہیں۔

(1)مشاہدہ (2)عقل (3)خبر صحیح (وحی)

● ان تینوں میں سے ہر ایک کا مخصوص دائرہ کار ہے اس دائرہ سے باہر نکل کر اس سے کام نہیں لیا جاسکتا۔

● اب ان تین طریقوں کے علاوہ کسی اور طریقہ سے ثبوت مانگنا (مثلاً دلیل کے بجائے نظیر کا مطالبہ کرنا تفصیل کیلئے دیکھیں انتباھات المفیدۃ اصول:6) یا ان تین میں سے بعض کو ماننا بعض کو نہیں ماننا یا ہر ایک کا جو مخصوص دائرہ کار ہے اس دائرہ کار سے باہر نکلنا غلط طریقہ ہے موجودہ دور میں دین کے بارے میں لوگوں کو جو طرح طرح کے اعتراضات پیدا ہوتے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ معلومات کہ جو 3 ذریعے ہیں اور ان کے جو مخصوص دائرہ کار ہیں لوگ ان کی حدود اور دائرہ کار کا خیال نہیں کرتے جو ذریعہ جس معلومات کیلئے نہیں ہے اس سے اس معلومات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں گویا جو چیز جس مقصد کیلئے نہیں ہے اس سے وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

(3) دینی باتوں کو عقل سے پرکھنا، عقل کو معیار بنانا معجزوں اور کرامتوں اور جو نظر نہ آنے یا محسوس نہ ہو اس کا انکار تاویل کرنا۔ سائنس اور دین میں اس طرح مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کہ دین سائنس کے نظریوں کا تابع ہوجائے۔ سائنس کو آخری معیار بنانا۔

حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ جہاں عقل کی انتہا ہے وہاں سے وحی کی ابتداء ہے اور یہ کہ وحی الٰہی کو عقل انسانی سے وہی نسبت ہے جو خدا کو بندہ سے لہٰذا وحی کی ہر بات میں عقل لڑانا، عقل سے اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا غلط ہے، وحی اعلیٰ ہے عقل ادنیٰ اور اعلیٰ اور ادنیٰ میں ٹکراؤ ہو تو اعلیٰ کو لیا جائے گا۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(تفصیل کے لیے دیکھیں: (1) مذہب وتمدن از علی میاں: 20-14، (2) تاریخ دعوت وعزیمت حصہ چہارم کا باب پنجم، (3) عقل کا دائرہ کار از مفتی تقی عثمانی، (4) اشرف الجواب: 331,340)

● قرآن میں حضور ﷺ کے فرائض منصبی میں سے ایک فریضہ ویعلمه الكتاب والحكمة کو بھی بیان کیا ہے۔ (البقرۃ: 151)

یعنی آپ لوگوں کو حکمت کی تعلیم دیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حکمت، دانائی اور عقل مندی وہی ہے جو آنحضرت ﷺ نے تلقین فرمائی بلکہ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اگر آپ ﷺ کا کوئی حکم کسی کو اپنی عقل کے لحاظ سے حکمت کے خلاف محسوس ہو تو اعتبار اس کی عقل کا نہیں، بلکہ آنحضرت ﷺ کی سکھائی ہوئی حکمت کا ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

● مولانا ابوالحسن علی ندویؒ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جن پر مادیت اور حسیت پورے طور پر طاری ہوتی ہے اور وہ ایمان بالغیب کے بغیر دین کے ماوراء عقل حقائق کی گرہ کشائی کی کوشش کرتے ہیں، ان کی کوشش اس شخص کی طرح ہوتی ہے جو بغیر کسی زینہ کے بلندی کی طرف جانا چاہے، یا بغیر پر اور بازو کے اڑنا چاہتا ہے، وہ جس قدر اوپر جانے کی کوشش کرتا ہے، اس کی مادیت اور کثافت اس کو نیچے کی طرف لاتی ہے، اور اس کا حال وہ ہوتا ہے جس کی قرآن مجید نے اپنے بلیغ الفاظ میں اس طرح تصویر کھینچی ہے۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۚ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

(انعام: 125)

جس کو اللہ ہدایت دینا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ کر دیتا ہے، اور جس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ بنا دیتا ہے، گویا کہ وہ

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

آسمان پر بدقت چڑھتا ہے، اسی طرح اللہ خباثت میں ڈال دیتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے ۔ (مطالعہ قرآن کے اصول ومبادی:167)

- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ

(ابو داؤد، رقم:162)

اگر دین کا مدار عقل وقیاس پر ہوتا تو موزے کے نچلے حصے پر مسح کیا جاتا نہ کہ اوپر حالانکہ میں نے آپ ﷺ کو موزوں کے ظاہر (اوپر کی طرف) پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

- حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ، وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ. (بخاری، رقم:772)

ہر نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے گی، جن میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں قرآن سنایا تھا ہم بھی تمہیں سنائیں گے اور جن نمازوں میں میں آپ ﷺ نے آہستہ قرآت کی ہم بھی ان میں آہستہ ہی قرآت کریں گے اور اگر سورہ فاتحہ ہی پڑھو جب کافی ہے لیکن اگر زیادہ پڑھ لو تو اور بہتر ہے۔

- حضرت ابوالزناد فرماتے ہیں:

دین کی بہت سی باتیں انسانی عقل سے بالاتر ہونے کی وجہ سے انسان کو سمجھ نہیں آتیں لیکن بندہ کا کام تو بندگی ہے، یعنی عقل میں آئے نہ آئے ماننا ہے یہی مسئلہ کہ حائضہ عورت نماز جیسی اہم عبادت کی قضا

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نہیں کرے گی لیکن اگر حیض کی وجہ سے روزے چھوٹ گیے ہیں تو روزوں کی قضا کرے گی۔ (بخاری، صوم، الحائض ترک الصوم والصلوۃ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور فرمایا:

میں خوب جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے۔ نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں نہ دیکھتا تو میں بھی کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (بخاری، رقم:1597)

ایک اور روایت میں آتا ہے:

ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کے بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کو بوسہ دیتے دیکھا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا اگر ہجوم ہو جائے اور میں عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس اگر وگر کو یمن میں جا کر رکھو میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس کو بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری، رقم:1611)

چنانچہ عقل اور تجربہ کی بنیاد پر بنائے گئے قوانین آزادی، مساوات وغیرہ، جیسے اقوام متحدہ کا عالمی منشور میں ہے اس کی جو شق وحی کے خلاف ہو گی وہ ایک سچے مسلمان کے لیے نا قابل قبول ہو گی۔

(تفصیل کے لیے دیکھیں: اسلام اور انسانی حقوق، اقوام متحد کے عالمی منشور کے تناظر میں، مولانا زاہد الراشدی صاحب، تعارف تہذیب مغرب از فلسفہ جدید:166، پروفیسر مفتی محمد احمد)

قاری طیب فرماتے ہیں:

اسی غلطی یعنی عقل پرستی کی وجہ سے کئی قومیں گمراہ ہوئیں۔ چنانچہ:

یہود کو تورات جیسے مقدس کتاب ملی لیکن ان کی سوچ یہ تھی کہ جب تورات ہمارے پاس

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ہے اور عقل وخرد دماغ میں ہے تو پھر ہمیں کتاب فہمی کے لیے ان شخصیات کے اتباع وپیروی اوران کی ذہنی غلامی کی کیا ضرورت ہے؟ چنانچہ عقل پرستی، خود پرستی علمی غرور ونحوست کا۔

پہلا ثمرۃ اعراض: یہ نکلا کہ ان میں سے سمع وطاعت کا مادہ نکل کر سمع ومعصیت کا رذیلہ پیدا ہو گیا جس کو قرآن حکیم نے انہی کی الفاظ میں ظاہر فرمادیا کہ:

وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا۔ (نساء:46)

دین میں طعنہ زنی کرتے ہوئے کہتے ہیں: سمعنا وعصینا۔

اب جبکہ مربیوں کی جگہ ہوائے نفس نے اور طاعت کی جگہ عصیانِ نفس نے لے لی ہے۔

دوسرا نتیجہ، استکبار: یہ برآمد ہوا کہ کتاب اللہ کا جو بھی حکم اُن کے ہوائے نفس کے خلاف ہوا اسی کو انہوں نے رد کر دیا۔ جسے قرآن حکیم نے ان لفظوں میں واضح فرمادیا کہ:

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ۔

(بقرۃ:87)

جب کبھی کوئی رسول تمہارے پاس کوئی ایسی بات لے کر آیا جو تمہاری نفسانی خواہشات کو پسند نہیں تھی تو تم اکڑ گئے۔ (پھر اسی سے)

تیسرا ثمرۃ، حق وباطل کی تمیز ختم: یہ برآمد ہوا کہ غیر تربیت یافتہ عقل اور غیر مہذب نفس کے تخیلات اور ہوا وہوس سے کتاب اللہ کے الفاظ تو سامنے رہ گئے۔ ان کے معانی ومراد نہ صرف اوجھل ہی ہو گئے بلکہ اُن کی جگہ اُن کے نفسانی اختراعات نے لے لی اور وہی اُن کے ذہنوں میں معانی کتاب بن گئے جس سے حق کو تو باطل سمجھ کر رد کر دینے اور باطل کو حق سمجھ کر قبول کر لینے کی بری عادت پیدا ہو گئی۔ یعنی فہم ہی اُلٹ گئی اور فہم کی جگہ وہم نے اور علم کی جگہ جہل نے لے لی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حق تعالیٰ نے اپنی آیات کو ان سے پھیر لیا اور انہیں حق سے محروم کر دیا۔ جیسے قرآن نے فرمایا:

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِیَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۔(اعراف:146)

میں اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کو برگشتہ رکھوں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں، اور وہ اگر ہر طرح کی نشانیاں دیکھ لیں تو ان پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اگر انھیں ہدایت کا سیدھا راستہ نظر آئے تو اس کو اپنا طریقہ نہیں بنائیں گے۔

چوتھا ثمرۃ، تکذیب: یہ نکلا کہ جب حق باطل میں امتیاز کرنے کی صلاحیت ہی نہ رہی تو آیات الٰہی کی کھلی تکذیب سے بھی نہ چوکے اور عقل وشعور کی جگہ سفاہت و بدعقلی اور غفلت وتکذیب نے لے لی جیسے قرآن حکیم نے بتلایا کہ:

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۔

(اعراف:146)

یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ انھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا، اور ان سے بالکل بے پروا ہو گئے۔

پانچواں مہلک ثمرۃ، تحریف: یہ مرتب ہوا کہ وہ آیات خداوندی کی محض تکذیب ہی تک نہیں رہے بلکہ اُن کی تحریف اور تبدیل پر بھی جری ہو گئے، جس کی قرآن حکیم نے خبر دی ہے کہ:

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۔

(مائدۃ:13)

وہ باتوں کو اپنے موقع محل سے ہٹا دیتے ہیں۔ اور جس بات کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ بھلا چکے ہیں۔

چھٹا تباہی خیز ثمرۃ، بغض عداوت، قتل وغارت گری: یہ نکلا کہ انبیاء ورسل کی ذواتِ

مقدسہ سے صرف منقطع ہی نہیں ہو گئے بلکہ اُن سے بُغض وعداوت ٹھان کر اُنہیں جھٹلانے مٹانے اور اُن کے قتل تک کے مرتکب ہونے سے بھی نہ شرمائے جس کی اطلاع قرآن حکیم نے ان الفاظ میں دی ہے کہ:

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۔(بقرۃ:87)

چنانچہ بعض (انبیاء) کو تم نے جھٹلایا، اور بعض کو قتل کرتے رہے۔

بہرحال کتابِ خداوندی اور قانونِ حق سے یہ اعراض پھر ہوائے نفسانی سے استکبار پھر تکذیب پھر تحریف، پھر صریح انکار، پھر بمقابلہ حق بُغض وعداوت اور پھر آخر کار تشدد پسندی اور قتل انبیاء سب کچھ اسی عقل پرستی خود پسندی اور کبر و نخوت کا نتیجہ تھا جو مربی شخصیات سے کٹ کر نا تربیتی کی وجہ سے ان میں جڑ پکڑ گیا تھا۔ (جس سے انجام کار)

ساتواں ثمرۃ، قساوت قلبی: یہ نکلا کہ ان کے دلوں میں وہ نرمی ورقت اور لینت ہی باقی نہ رہی جو قبولِ حق، سمع وطاعت اور نیاز مندی وخاکساری پر آمادہ کرتی ہے جس کا نام قساوۃ قلبی ہے۔ قرآن حکیم نے اس کے بارے میں فرمایا:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۔(بقرۃ:74)

اس سب کے بعد تمہارے دل پھر سخت ہو گئے، یہاں تک کہ وہ ایسے ہو گئے جیسے پتھر! بلکہ سختی میں کچھ ان سے بھی زیادہ۔

بہ نگاہِ عبرت دیکھا جائے تو یہ سب آثار کتاب اللہ کے اوراق کو چھوڑنے سے تھا مگر شخصیات مقدسہ سے انقطاع اور ان کی تعلیم وتربیت سے محروم رہ جانے ہی سے ہَویدہ ہوئے جو بل آخر دین ہی کو لے ڈوبے اور قوم کی قوم ذلت اور گمراہی کے گہرے غار میں گِر کر مغضوب بن گئی۔

آٹھواں نتیجہ مغضوبیت جو آخرت تک جا پہنچا: یہ نکلا کہ پوری قوم یہود، ذلت اور گمراہی

کے گہرے غار میں گر کر مغضوب بن گئی جیسے قرآن کریم میں یوں فرمایا:

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۚ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۔

(بقرۃ:61)

اوران (یہودیوں) پرذلت اوربیکسی کا ٹھپہ لگادیا گیا۔اوروہ اللہ تعالیٰ کا غضب لے کرلوٹے۔

الغرض کتاب الٰہی اور قانون الٰہی سے اعراض پھر خواہش نفسانی کی وجہ سے استکبار (ردکرنا) پھر تکذیب، پھر تحریف، پر صریح انکار، پھر حق اہل حق سے بغض وعداوت، پھر شدت پسندی، قتل، پھر قساوت قلبی مغضوبیت یہ سب کچھ اسی عقل پرستی، خود پرستی تکبر ونخوت کا نتیجہ تھا۔ (علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج:60-63)

- امت محمدیہ میں بھی یہود کی طرح عقل پرستوں،خود پرستوں کا ایک طبقہ پیدا ہوا جو قرآن وسنت پر ایمان وعمل کے مدعی تو تھے لیکن اس کی تشریح وتعبیر میں سلف صالحین کو کوئی مرکزی مقام دینے کے لیے تیار نہیں تھے۔ بلکہ خود اپنی عقل وفکر کو قرآن وسنت کی تعبیر کے لیے کافی سمجھتے تھے۔

جس میں پہل خوارج نے کی۔

کوئی قدریہ بنا جس نے خدا کی قدرت اور اس کی تخلیق تک کو خالق ومخلوق میں برابر برابر بانٹ دد یا اور بندوں کو اپنے افعال کا خالق تسلیم کرلیا۔

کوئی جبریہ بنا جس نے بندوں کو اینٹ پتھر کی طرح مجبور مطلق مان کران کا وہ اختیار بھی سلب کرلیا جسے نقل صحیح ہی نہیں عقل سلیم بلکہ حِس بھی مانے ہوئے تھی۔

کوئی مجسمہ بنا جس نے خدا کے جزاء اعضاء بندوں جیسے تسلیم کرلیے۔

کوئی مشبّہہ بنا جس نے اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے مشابہ قرار دیا اور مخلوقاتی صفات تک اس کی طرف منسوب کیں۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کوئی معطّلہ بنا جس نے صفات خداوندی کا سرے سے ہی انکار کرکے ذات کو صفت کمال سے خالی معطل اور معرّ ی مان لی ااور اسی کو توحید تصور کرلیا۔

کوئی روشن خیال بنا جیسے ہمارے دور کے بعض فرقوں نے گزشتہ فرقوں کے نقش وقدم پر چلتے ہوئے بغیر کسی تاویل وتوجیہ کے صفائی سے یہ اعلان ہی کردیا کہ جب قرآن ابدی قانون ہے اور ہر زمانہ کی ضروریات اور نظریات مختلف ہوتے ہیں تو ہم اس میں کوئی مختار نہیں کہ آیات قرآن کو وقتی حوادث کے تحت اپنے وقتی افکار وخیالات پر ڈھال لیں۔اور جو مناسبِ وقت معانی ہو زمانہ کے مناسب سمجھیں اُن ہی کو آیاتِ قرآنی کا مصداق سمجھیں۔اس لیے ہمیں ان محدودالخیال علماء کی ضرورت ہے اور نہ تنگ نظر مربّیوں کی حاجت ہم اور ہماری عقل آزاد ہے الفاظ قرآنی سے جو بھی مناسب وقت مطلب لینا چاہیں وہ لے سکتے ہیں۔

غرض جتنی عقلیں تھیں اتنے ہی مذہب بن گئے اور ان عقلوں نے جبکہ وہ خود ہی امام اور خود کار بن گئیں تو کتاب اللہ کو بھی اسی خودکاری سے اپنے تخیلات کا کھلونا بنالیا۔تا آنکہ اس خودرائی اور ذہنی بے باکی سے فنونِ دینیہ پر بھی ہاتھ صاف ہونے لگے۔

کوئی ملحدہ بنا یعنی قرآنی آیات میں معنویں تحریف کی اور آیات کے معانی تبدیل کرکے الحاد کا ثبوت دیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۔(فصلت:40)

جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے چھپ نہیں سکتے۔

کسی نے اسماء وصفات کے مرادی معنی چھوڑ کر اپنے من مانے معانی کا ملحدانہ اختر ع کیا۔

وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔(اعراف:180)

اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں، اس کا بدلہ انھیں دیا جائے گا۔

کوئی منکرین حدیث بنا: یعنی اگر حدیث ان اختراعات میں حارج ہوئی تو کسی نے حدیث کا انکار کر دیا کہ وہ حجت شرعی ہی نہیں۔ گویا قول پیغمبری بھی اُن کی عقلوں کے مقابلہ میں حجت نہیں۔

کوئی منکرین فقہ بنا: یعنی ان کے الحادات میں اگر فقہی جزئیات اور اصول تفقہ آڑے آئے تو کسی نے فقہ کا انکار کیا۔ گویا یہ دعویٰ کیا کہ جب ہم خود فقیہ ہیں تو ہمیں پچھلوں کے فقہ کی کیا ضرورت ہے؟

الغرض اس ساری فوضویّت اور الحاد کا منشاء وہی یہودیانہ علمی غرور اور عقلی استکبار تھا جس کا نتیجہ جحود وانکار کے سوا دوسرا نہ تھا جو مقدس شخصیات کی تربیت اور اُن کے اتباع سے گریز کر کے کتاب محض پر اکتفا کر لینے سے نمایاں ہوا۔

(علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج:69-71)

(12) دریائے فرات سے نکلنے والا خزانہ

ایک حدیث میں آتا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ، تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو ۔(مسلم رقم:2894)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی۔ یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا۔ اس پر (لڑتے ہوئے) ہر سو میں سے ننانوے لوگ مارے جائیں گے اور ان (لڑنے والوں) میں سے ہر کوئی کہے گا۔ شاید میں ہی بچ جاؤں گا۔ (اور سارے سونے کا مالک بن جاؤں گا)۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دجال

- دجال ایک خطرناک فتنہ
- دجال کے فتنہ سے حفاظت کے 7 اعمال
- دجال کی شخصیت اور حلیہ
- دجال ابھی کہاں ہے؟
- دجال کہاں سے نکلے گا؟
- دجال کب نکلے گا؟ 11 اقوال
- دجال کون سے 3 کام کرے گا؟
- کون سے 7 قسم کے لوگ دجال کے ساتھی بنیں گے؟
- دجال کے ساتھ قدرت کیا 6 معاملات کرے گی؟

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(13)دجال

❑ دجال ایک خطرناک فتنہ

(1) ہر نبی نے اپنی امت کو دجال کے فتنہ سے ڈرایا ہے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ

(مظاہر حق: 54/5،رقم: 8،بخاری،رقم:7131 ،مسلم،رقم:2933
ابوداؤد،رقم:4316،ترمذی،رقم:2245،مسند احمد،رقم:1526)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو نبی بھی مبعوث کیا گیا تو انہوں نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔

(2) دجال کا ظہور قرب قیامت کی بڑی علامتوں میں سے ایک بڑی علامت ہے

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) ہم لوگ آپس میں قیامت کا ذکر کررہے تھے کہ نبی کریم ﷺ ہماری طرف آنکلے اور پوچھا کہ تم لوگ کس چیز کا ذکر کررہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا تذکرکررہے ہیں، تب آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ - فَذَكَرَ - الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ...

(مسلم ،رقم:2901 ،ابوداؤد،رقم:4311 ،ابن ماجہ ،رقم: 4041
مسند احمد،رقم:16141،مظاہر حق:47/5،مشکوۃ،رقم:5463)

یقیناً قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم اس سے پہلے دس

نشانیوں کو نہ دیکھ لوگے، پھر آپ ﷺ نے (ان دس نشانیوں میں سے) دھواں اور دجال کا ذکر فرمایا۔

(3) آدمؑ کی پیدائش سے لیکر تا قیامت فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں

حدیث میں ہے:

مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ۔

(مسلم، رقم: 2946، مسند احمد، رقم: 16253، مشکوٰۃ، رقم: 5468)

آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت کے دن (یعنی کائنات انسانی کے پورے زمانہ میں ابتلا واختلال اور استدراج کے اعتبار سے) دجال کے فتنہ سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔

(4) دجال کے خوف سے لوگ اپنی ماں، بیٹی، بہن کو رسیوں سے باندھ دیں گے۔

حدیث میں ہے:

يَنْزِلُ الدَّجَّالُ فِي هَذِهِ السَّبَخَةِ بِمَرِّ قَنَاةَ، فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ إِلَى حَمِيمِهِ وَإِلَى أُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَعَمَّتِهِ، فَيُوثِقُهَا رِبَاطًا، مَخَافَةَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ۔ (طبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مسند احمد 5353)

آدمی اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی پھوپھی کے پاس جائے گا اور انکو باندھ کر مقید کردے گا، اس اندیشے سے کہ کہیں یہ دجال کے پاس نہ چلی جائیں''

❑ دجال کے فتنہ سے حفاظت کے 7 اعمال

تفصیل کے لیے دیکھیں، ص: 70

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دجال کی شخصیت اور حلیہ

1.دجال کی پیشانی

أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ك، ف،ر، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ۔

(بخاری،رقم: 1555 ,مسلم ,رقم: 2934 مسنداحمد،رقم: 2501, ابوداؤد،رقم:4316,ترمذی،رقم:2245,ابن ماجۃ،رقم:4077)

اس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) کافر لکھا ہوا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اوران پڑھ مومن پڑھ لے گا۔

دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک،ف،ر،(کفر کا لفظ) لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا ان پڑھ پڑھ لے گا یعنی دجال (اسی طرح دجالی تہذیب) مذھب کے مقابلہ میں کفراور دین بے زاری کا زبردست داعی ہوگا۔(مظاہر حق/معرکہ ایمان ومادیت)

2.دجال کے آنکھ

دجال کی ایک آنکھ تو بالکل نہیں ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی،گویا یہ کہنا صحیح ہے کہ دونوں آنکھوں میں عیب ہوگا پھر بعضوں کو دائیں آنکھ کا کانا نظر آئیگا،اور بعضوں کو بائیں آنکھ کا کانا۔(تنظیم الاشتات)

اسی لیے حدیث میں کہی تو آتا ہے:

(1) أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی وہ آنکھ ایسی ہوگی جیسے وہ انگور کا ایک پھولا ہوا دانا ہے۔

(بخاری،رقم:3439،مسلم،رقم:169،مؤطا مالک،رقم:2666،مسند احمد،رقم:4804)

(2) مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ

اس کی آنکھ نہ ابھری ہوئی ہوگی اور نہ دھنسی ہوئی۔

(ابوداؤد، رقم:4320، مسند احمد، رقم:22764)

(3) أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى

بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔

(ابن ماجہ، رقم:4071، مسلم، رقم:2934، مسند احمد، رقم:23250)

(4) وعَيْنُهُ الْيُمْنٰى عَوْرَاءُ جاحِظَةٌ لا تَخْفٰى كَأَنَّهَا نُخَامَةٌ فِى حائِطٍ مُجَصَّصٍ، وعَيْنُهُ الْيُسْرٰى كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ۔

(مسند احمد، رقم:11752)

اس کی دائیں آنکھ تو کانی ہوگی اور تم پر یہ بات مخفی نہ رہے کہ وہ کسی چونے کی دیوار میں لگے ہوئے تھوک یا ناک کی ریزش کی طرح ہوگی اور بائیں آنکھ کسی روشن ستارے کی طرح ہوگی۔

(5) وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ

(مسلم، رقم: 2934، مسند احمد، رقم: 23278، مظاھر حق:5/51، مشکوۃ، رقم:5472)

ایک آنکھ کی جگہ پیشانی کی طرح بالکل سپاٹ ہوگی کہ وہاں آنکھ کا کوئی نام ونشان نہ ہوگا اور دوسری آنکھ پر بھی گوشت یا کھال کا ایک موٹا ٹکڑا ہوگا۔

(6) تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ۔

(ترمذی، رقم:2248، مسند احمد، رقم:20418)

اس کی آنکھیں سوئی ہوگی دل نہ سویا ہوگا۔

یعنی سوتے میں بھی شیطان اس کو وسوسے، اوھام، افکار فاسدہ القاء کرتا رہے گا۔

3. دجال کے دانت

غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ۔

(مشکوۃ، رقم:5502، مظاہر حق:10، ترمذی، رقم:2248، مسند احمد، رقم:20418)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دجال بڑے دانتوں والا یعنی کچلیوں والا ہوگا۔

اس کے دانت پیدائشی ہوں گے دانتوں سمیت پیدا ہوگا۔

4. دجال کے بال

الدَّجَّالُ جُفَالُ الشَّعْرِ ،رَجُلٌ يَجُرُّ شَعَرَهُ۔

دجال کے بہت کثرت سے بال ہوں گے

(مسلم، رقم:2934 ابن ماجہ، رقم:4071 م، مسند احمد، رقم:23250، ابوداوٗد، رقم: 4325، مشکوٰۃ، رقم:5483، مظاہر حق)

رَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ ۔ جَعْدُ الرَّأْسِ۔

(بخاری، رقم:5902، مسلم، رقم:169، مسند احمد، رقم:4743، مشکوٰۃ، رقم:5482 مظاہر حق)

دجال کے سر کے بال گھنگریالے بہت کھڑے الجھے ہوئے ہوں گے۔

5. دجال کا قد قامت

أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا۔

کسی زمانہ میں دجال بڑے ڈیل ڈول والا تھا۔

(مسلم، رقم:2942، مشکوٰۃ، رقم:5482 مظاہر حق)

إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ۔

لیکن جب ظہور کا وقت ہوگا تو ٹھگنے قد کا بھاری جسم والا ہوجائیگا۔

(ابوداوٗد، رقم:4320، مسند احمد، رقم:22764، مشکوٰۃ، رقم:5484، مظاہر حق)

6. دجال کے پیر:

دجال کے دونوں پیروں کے درمیان فاصلہ ہوگا یعنی سیدھا چلنے پر قادر نہ ہوگا چلتے وقت پنجے نزدیک نزدیک اور ایڑیاں دور ہوں گی اور پنڈلیاں چھیری رَجُلٌ قَصِيرٌ: أَفْحَجُ ۔ (ابوداوٗد، رقم:4320، مسند احمد: رقم:22764، مشکوٰۃ، رقم:5484، مظاہر حق)

7. دجال کا رنگ:

رَجُلٌ اَحْمَر ۔(بخاری،رقم:3441،مسلم،رقم:169)

سرخ رنگ کا ہوگا۔

8. دجال کی عمر:

حدیث میں ہے: إِنَّهُ شَابٌّ دجال جوان ہوگا۔

(مسلم،2937،ترمذی،2240،ابن ماجہ،4075،مسند احمد،17629)

9. دجال کا نسب

1. دجال کے والدین:

يَمْكُثُ أَبُو الدَّجَّالِ وَأُمُّهُ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا وَلَدٌ۔

تیس سال تک دجال کے والدین کے یہاں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوگا۔

دجال کے والد:

أَبُوهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ۔

دجال کا باپ لمبا تڑنگا دبلا پتلا ہوگا اس کی ناک مرغ جیسے جانور کی چونچ کی طرح لمبی اور پتلی ہوگی۔

دجال کی ماں:

وَأُمُّهُ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيلَةُ الثَّدْيَيْنِ۔

(ترمذی،رقم:2248،مسند احمد،رقم:20418)

دجال کی ماں چوڑی بڑے سینہ والی اور لمبے لمبے پستانوں والی عورت ہوگی۔

10. دجال کا بچپن

دجال بچپن ہی سے وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہوگا یعنی جس طرح اور

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

لڑکے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچاتے ہیں وہ کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا اس وجہ سے بھی اسے مسیح الدجال (ہر خیر سے خالی کہا جاتا ہے)۔(ترمذی، رقم:2248، مسند احمد، رقم:20418)

11.دجال کا نام:

(1) دجال: احادیث میں ایک نام دجال آیا ہے۔

دجال کا لفظ دَجَل سے نکلا ہے دجل کسی چیز پر سونے کے پانی چڑھانے کو کہتے ہیں (جعل سازی/ملمع سازی/فریب کاری/تلبیس/خلط ملط کو کہتے ہیں)

جب کوئی شخص صحیح بات کو غلط بات کے ساتھ خلط ملط گڈمڈ کرتا ہے دھوکہ دیتا ہے فریب کرتا ہے تو کہا جاتا ہے دَجَلُ الحَقَّ بِالْبَاطِلِ فلاں نے حق کو باطل کے ساتھ گڈمڈ کردی نیز دجل کے معنیٰ جھوٹ کے بھی آتے ہیں۔

(2) مسیح الدجال: دجال کو مسیح بھی کہا گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے۔

1. وہ تقریباً ساری زمین کی سیر کرے گا اور تمام دنیا میں گھومتا پھرے گا۔
2. اس کی ایک آنکھ غائب ہوگی اور ایک طرف کا چہرہ ممسوح (سپاٹ) ہوگا۔
3. وہ ایسا ہوگا کہ اس کی ذات سے خیر و بھلائی کو الگ کر دیا گیا ہوگا۔
4. بدشکل بدصورت ہوگا۔(مظاہر حق 5/46)

❑ دجال ابھی کہاں ہے؟

حدیث میں ہے؛

أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّأْمِ، أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ۔

(مسلم، رقم: 2942، مشکوۃ، رقم: 5481، ابوداؤد، رقم: 4326،

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مسند احمد،رقم:27349)

جان لو! دجال (1) شام کے سمندر میں ہے (2) یا یمن کے سمندر میں ہے (3) نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب سے نکلے گا، یہ فرما کر آپ نے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے وقت کو مبہم رکھا ہے اور متعین نہیں کیا ایسے ہی قیامت کی علامات اور نشانیوں کے ظاہر ہونے کے زمانہ اور اوقات کو بھی متعین نہیں کیا اسی لئے آپ نے بھی متعین طور پر وہ جگہ نہیں بتائی جہاں دجال قید ہے بلکہ تردد اور ابہام کے طور پر تین مقامات کی طرف اشارہ کیا البتہ آخری مقام ظن غالب کے ذریعہ ظاہر فرمایا اور ایک سمت کی طرف اشارہ فرمایا کسی خاص جگہ اور علاقہ کا تعین یہاں بھی نہیں کیا۔

❑ دجال کہاں سے نکلے گا؟

1.الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ ۔

(ترمذی،رقم:2237،مسند احمد،رقم: 12 ،ابن ماجة،رقم: 4072 مشکوٰۃ،رقم:5487)

دجال روئے زمین کے ایک ایسے حصے سے نکلے گا جو مشرق میں واقع ہے جس کو خراسان (ماوراء النہر کا علاقہ جو ایران کے حکومت میں ہے) کہا جاتا ہے۔

2.وفی روایة :یخرج الدجال من یهودیة اصبهان او من بلدة یقال لها اصبهان من قریة من قراها یقال لها استقابان۔

(مجمع الزوائد:342/7،مسند احمد،رقم:13344،حاشیہ درمنضود، رقم:4326،مشکوٰۃ،شروط الساعة:15)

اور بعض روایتوں میں ہے کہ اصبھان سے نکلے گا۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

3. إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ.

(مسلم، رقم: 2937، ابن ماجۃ، رقم: 4075، مسند احمد، رقم: 17629)

دجال اس راستہ سے نمودار ہوگا، جو شام اور عراق کے درمیان واقع ہے۔

❑ دجال کب نکلے گا؟

1. جب بیسان (شام کے ایک بستی ہے جو اردن کے قریب ہے جہاں بکثرت نخلستان ہیں یا یمامہ میں ایک جگہ ہے یا حجاز کے ایک شہر کا نام ہے) کے باغات پھل دینا بند کردیں گے۔

(ابوداؤد، رقم:4326، مشکوۃ ملاحم، رقم:5427، مسلم، رقم:2942، مسند احمد، رقم:27102، ترمذی، رقم:2253)

2. جب بحر طبریۃ (جھیل جو اردن کے ایک قصبہ میں ہے) کا پانی ختم ہوجائیگا۔

3. جب زُغر کا چشمہ (ملک شام کے ایک شہر کا چشمہ) خشک ہوجائیگا۔

4. جب دجال کے تذکرے ممبر سے ختم ہوجائیں گے اور لوگوں کے ذہنوں سے اوجھل ہوجائیں گے۔

لَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهِ، وَحَتّٰى يَتْرُكَ الْأَئِمَّةُ ذِكْرَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ.

(مسند احمد، رقم: 16667، مجمع الزوائد: 338/7، جامع المسانید، رقم: 5261، طبرانی، رقم: 992)

دجال کا خروج اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک لوگ اس کا تذکرہ بھول نہ جائیں اور ائمہ منبروں پر اس کا تذکرہ کرنا چھوڑ نہ دیں۔

- ایک روایت میں ہے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو دجال کا انکار کریں گے۔

أَلَا وَإِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِكُمْ قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ، وَبِالدَّجَّالِ، وَبِالشَّفَاعَةِ، وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ ، وَبِقَوْمٍ يُخْرَجُونَ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا امْتَحَشُوا۔(مسند احمد،رقم:156)

یاد رکھو! تمہارے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو رجم کی تکذیب کرتے ہوں گے، دجال، شفاعت اور عذاب قبر سے انکار کرتے ہوں گے اور اس قوم کے ہونے کو جھٹلائیں گے جنہیں جہنم میں جل کر کوئلہ ہوجانے کے بعد نکال لیا جائے گا۔

5. جب مسلمان رومیوں پر غالب آجائیں گے اس وقت دجال کا ظہور ہوگا۔

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ۔

(مسلم،رقم:2900،مسند احمد،رقم:1540،ابن ماجة،رقم:4091)

دجال ظاہر نہیں ہوگا جب تک روم فتح نہ ہو۔

- جب مسلمان رومیوں (عیسائیوں) پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد قسطنطنیہ (استنبول) پر فتح حاصل کرلیں گے پھر دجال کے نکلنے کی ایک جھوٹی خبر مشہور ہوگی اس کے بعد مسلمان جب بیت المقدس پہنچیں گے۔(جو کہ پہلے شام میں تھا) تو دجال کا خروج ہوگا۔

فإذا جاؤوا الشَّأْمَ خَرَجَ۔

(مشکوٰۃ،ملاحم،رقم:5419،مسلم،رقم:2897)

پس جب مسلمان شام کی طرف نکلیں گے۔

- جب (روم کا) ایک شہر (یا قسطنطنیہ/استنبول) جس کے ایک طرف سمندر اور ایک طرف جنگل ہوگا حضرت اسحاق کی اولاد کے ستر ہزار لوگوں کی صرف تکبیر (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ) سے بغیر کسی جنگ کے فتح ہوگا اس کے بعد دجال کے خروج کی خبر آئیگی۔(مشکوٰۃ،رقم:5421،مسلم،رقم:2920،ابن ماجة،رقم:4094)
- جنگ عظیم (جس جنگ میں ایک شہر تکبیر سے فتح ہوگا) فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال یہ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تینوں واقعات سات سال کے اندر ہوں گے۔

(مشکوٰۃ، رقم:5424، ابوداؤد، رقم:4296، ابن ماجہ، رقم:4093، مسند احمد، رقم:17691)

- جب بیت المقدس اور اس کے علاقوں میں غیر مسلموں/کا غلبہ ہوجائیگا، تو یثرب (مدینہ) ویران ہوجائیگا (یعنی) مدینہ والے اپنے شہر سے نکل کر دشمنان دین سے لڑنے کے لئے نکل جائیں گے اور جب یثرب ویران ہوگا تو جنگ عظیم (اہل شام اور رومیوں کے درمیان ہونے والی جنگ) شروع ہوگی اور اس جنگ عظیم کے نتیجہ میں قسطنطنیہ فتح ہوگا اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کے ظہور کا سبب ہوگا۔

(ابوداؤد، رقم:4294، مسند احمد، رقم:22023، مشکواۃ ملاحم، رقم:5422)

6. دجال کسی بات (مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی فتوحات خاص طور سے فتح قسطنطنیہ) پر غصہ ہوگا اور وہ غصہ اسے اتنا مشتعل کرے گا کہ وہ نکل پڑے گا۔

إِنَّمَا يَخْرُجُ مِن غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔

(مشکوٰۃ: قصۃ ابن صیاد، رقم:5496، مسلم، رقم:2932، مسند احمد، رقم:2932)

دجال کو کوئی شخص غصہ دلائے گا اور وہ اسی غصے میں آکر خروج کرے گا۔

7. جب مسلمان میں بے دینی ہوگی، جہالت عام ہوگی، آپس میں بغض اور نفرتیں ہوں گی، رشتہ داریاں خراب ہوں گی اس وقت دجال نکلے گا۔

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خَفْقَةٍ مِنَ الدِّينِ، وإِدْبَارٍ مِنَ العِلمِ / وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي بُغْضٍ مِنَ النَّاسِ، وَخِفَّةٍ مِنَ الدِّينِ، وَسُوءِ ذَاتِ بَيْنٍ۔

(مسند احمد، رقم:14954، مشکل الاثار، رقم:5694، حاکم، رقم:8613)

دجال کا خروج اس وقت میں ہوگا جب دین میں سستی اور علم میں تنزل آ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

جائے گا۔

8. جب فتنہ احلاص: کا ظہور ہو یعنی ایسا فتنہ جس میں لوگ آپس میں سخت بغض وعداوت رکھنے اور باہمی نفرت اور دشمنی کی وجہ سے ایک دوسرے سے بھاگیں گے کوئی کسی کی شکل دیکھنے کسی کے ساتھ نبھا کرنے کا روادار نہ ہوگا ایک دوسرے کا مال زبردستی چھین لینے ہڑپ کر لینے کا رواج عام ہوگا، یہ فتنہ عرصہ دراز تک قائم رہے گا وراس کے اثرات امت کے لوگوں کو بہت طویل عرصے تک مختلف آفات اور پریشانیوں میں مبتلاء رکھیں گے اور پھر

• فتنہ سرّاءُ: کا ظہور ہوگا یعنی ایسا فتنہ جو اندر اندر اسلام کی بیخ کنی کرے گا یعنی مسلمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہوجائیں گے جو ظاہر میں اسلام اور مسلمانوں کی ہمدردی کا دعویٰ کریں گے مگر اندر سے بُرا چاہتے ہوں گے طرح طرح کی سازشوں کے جال پھیلا کر مسلمانوں کو فتنہ وفساد میں مبتلاء کریں گے۔

- یا وہ فتنہ ایسے حالات پیدا کردے گا جس میں عیش وعشرت کی چیزوں کی فراوانی ہوجائے گی اور لوگ، اسراف وتنعم کے ذریعے راحت وآرام سرورمستی میں پڑ کر آخرت سے غافل ہوجائیں گے، یا ملت اسلامیہ کے زوال کی وجہ سے دشمن خوش ہوں گے۔

-اس فتنہ کا بانی اہل بیت میں سے ہوگا لیکن بدعمل ہوگا پھر ایسا شخص امیر بنے گا جو ذھنی عملی کج روی میں مبتلاء ہوگا جس کی وجہ سے مملکت کا سارا نظام انتشار اور ابتری کا شکار ہوگا۔

• فتنہ دھیما: یہ فتنہ ظہور مہدی سے کچھ پہلے ہوگا اور نزول عیسیٰ تک چلے گا، یہ فتنہ سیاہ رات کی تاریکی کی طرح ہوگا اور انتشار وسیع ہمہ گیر طویل اور شدید ہوگا کہ ہر شخص اس

سے متاثر ہوگا اور ختم ہونے کا نام نہ لے گا، لوگوں کے دل و دماغ اس تیزی سے تبدیل ہوں گے کہ ایک شخص، صبح مؤمن شام کافر۔ صبح جس مسلمان کی جان مال عزت آبرو حرام سمجھیں گے شام کو حلال، یہ صورت جاری رہے گی۔ یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک خالص ایمان والے دوسرے خالص کفر والے یا منافقین اور پھر

- **فتنہ دھیما:** کے فوراً بعد ایک دو دن میں دجال کا ظہور ہوگا۔

فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ، أَوْ مِنْ غَدِهِ۔

(ابوداؤد، رقم: 4242، مشکوٰۃ، فتن، رقم: 5402 مسند احمد، رقم: 6168)

اور جب یہ احوال ہوں تو دجال کا انتظار کرنا۔ آج آیا کہ کل۔

9. جب سخت قحط سالی ہوگی اور دجال کے ظاہر ہونے سے پہلے تین سال معاشی اعتبار سے بہت سخت ہوں گے۔

- **پہلے سال:** عام معمول کے برخلاف بارشیں اور پیداوار ایک تہائی کم ہوں گی۔
- **دوسرے سال:** بارشوں اور پیداوار میں دو تہائی کمی آجائیگی۔
- **تیسرے سال:** بارشیں پیداوار بالکل ہی ختم ہو جائیگی، حتی کہ جانور مرجائیں گے، یہاں تک کہ جس وقت دجال ظاہر ہوگا تو تمام روئے زمین پر سخت ترین قحط ہوگا۔

(مشکوٰۃ، بین یدی الساعۃ، رقم: 5490، مسند احمد، رقم: 27579، ابن ماجہ، رقم: 4077)

- اور دوسری طرف اس وقت کے خزینے دفینے غذائی ضروریات کی تکمیل آسائش وخوشحالی کے دوسرے زرائع دجال کے تسلط میں ہوں گے جو اس کی باتیں مانیں گے ان کو بارشوں پیداوار غلوں مویشیوں سے نوازیگا نہ ماننے والوں کو قحط سالی معاشی تباہی میں مبتلاء کریگا۔ اس طرح اپنی خدائی کا سکہ جمانے گمراہی کا فتنہ پھلانے کے لئے ان

چیزوں کو استعمال کرے گا۔

(مسلم،رقم:2937۔ابوداؤد،رقم:2240،ابن ماجۃ،رقم:4075،مسند احمد،رقم:17629،مشکوٰۃ،علامات بین یدی الساعۃ،رقم:5474)

10۔ دجال جھوٹے کے ظہور سے قبل تیس جھوٹے ظاہر ہوں گے ہر ایک نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے گا۔

(فِیْ شَأْنِ هٰذاالرَّجُل)(مسلمیہ کذاب) شان هذا الرجل الذی قد اکثرتم فی شانہ فانہ کذاب من ثلاثین کذابا یخرجون قبل الدجال۔

(مسلم،رقم:20464،مسند احمد،رقم:5948،ابوداؤد،رقم:4333، مصنف ابن ابی شیبۃ،رقم:36847،مشکوٰۃ،رقم:5409، ترمذی، رقم:2218)

سَبْعُوْنَ کَذَّاباً (فیض القدیر،رقم:9855) وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ أَوْ اَکْثَرُ (مسند احمد،رقم:5808) وَفِیْ رِوَایَۃٍ سَبْعَۃَ وَعِشْرُوْنَ مِنْهُمْ أَرْبَعَ نِسْوۃ۔

(مسند احمد،رقم:23358،مشکواۃ علامات بین یدی الساعۃ، رقم:5476)

11۔ جب دھوکے بازیاں اتنی عام ہوجائیگی کہ جھوٹوں کو لوگ سچا سمجھنے لگیں گے اور سچوں کو جھوٹا امانت دوروں کو خائن اور خیانت کرنے والوں کو امانت دار سمجھیں گے گرے پڑے فاسق لوگ معاملات میں رائے زنی تبصرے تجزئے کریں گے۔

إنّ أمامَ الدّجّال سنين خدّاعة، يُصَدّقُ فيها الكاذبُ، ويُكَذّبُ فيها الصّادق ويُؤتمنُ فيها الخائنُ، ويُخوَّنُ فيها الأمينُ، وينطقُ فيها الرُّوَيبِضَةُ، قيل: وما الرُّوَيْبِضَةُ؟ قال: الفُوَيْسِقُ يتكلّمُ فی أمرِ العامّۃ۔

(مسند احمد،رقم:13298،ابن ماجۃ،رقم:4036)

12. جب مجاہدین اور دین کے دفاع میں لڑنے والے عرب بہت کم ہوں گے اور مقابلہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں گے۔

لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَارَسُولَ اللهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ)۔

(ترمذی، رقم: 3930، مسلم، رقم: 2945، مسند احمد، رقم: 27620، مشکوۃ، بین یدی الساعۃ، رقم: 5476)

لوگ دجال سے بھاگیں گے، یہاں تک کہ پہاڑوں پر جا رہیں گے، ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ (تعداد میں) تھوڑے ہوں گے۔

❑ دجال کون سے 3 کام کرے گا؟

(1) خدائی کا دعویٰ کرے گا

ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ اگر میں تیرے ان اونٹوں کو زندہ کردوں۔ ایک روایت میں میں ہے کہ اگر تیرے والدین کو زندہ کردوں ایک روایت میں ہے اگر تجھے مار کر دوبارہ زندہ کردوں تو کیا تو یہ تسلیم کرے گا کہ میں تیرا خدا ہوں؟

(مشکوۃ، علامات بین یدی الساعۃ: 5490، ابن ماجہ، رقم: 4077، مسند احمد، رقم: 27568، بخاری، رقم: 1882، مسلم، رقم: 2938)

● دجال کی پیشانی ہی پر ک ف ر لکھا ہوگا، کیونکہ وہ کفر والحاد کا سب سے بڑا داعی اور علمبردار ہوگا، اس کی تہذیب کا اس کی ہر بات کا نتیجہ یہی ہوگا۔

(2) شعبدے، کرشمے، طلسماتی، خیالی چیز دکھائے گا

دجال کے ساتھ شیطانی طاقتیں ہوں گی، سحر، جادو، جنات ہوں گے، ان کے ذریعے

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نظر بندی کر کے لوگوں کو شعبدے، کرشمے دکھائے گا۔

حدیث میں ہے:

وَيَبْعَثُ اللهُ مَعَهُ شَيَاطِينَ تُكَلِّمُ النَّاسَ۔

(مسند احمد، رقم:14954-21929)

اللہ اس کے ساتھ شیاطین کو بھیج دے گا جو لوگوں سے باتیں کریں گے۔

ایک روایت میں ہے:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ، مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

(ابو داؤد، رقم:4319، مشکوٰۃ، علامات بین یدی الساعۃ:5487، مسند احمد، رقم:19968)

دمی اس کے پاس آئے گا تو یہی سمجھے گا کہ وہ مومن ہے، اور وہ اس کا ان مشتبہ چیزوں کی وجہ سے جن کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہوگا تابع ہو جائے گا۔

1) پانی، نہریں غلے، روٹیاں، گوشت دکھائے گا

دجال کے پاس طلسماتی، خیالی چیزیں ہوں گی مثلاً پانی، غلے، نہریں، روٹیاں، گوشت (عیش وراحت کی چیزیں) آگ (اذیت وتکلیف کی چیزیں)۔

جو اس کی بات مانیں گے انہیں طلسماتی، خیالی چیزوں سے نوازا کر انہیں فتنہ میں ڈالے گا، نہ ماننے والوں کو اذیت وتکلیف کی چیزوں میں ڈال کر فتنہ میں ڈالے گا۔

حدیث میں ہے:

إِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ۔

(مسلم، رقم:2936-9، مسند احمد، رقم:11752، مشکوٰۃ، علامات بین یدی الساعۃ:5472)

اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوں گی، پر جس کو وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

2)بیماروں کو صحت دکھائے گا

مادرزاد اندھوں کو خیالی طلسماتی بینائی دے کر، کوڑھیوں کو صحت، مردوں کو خیالی زندگی دے کر کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔

حدیث میں ہے:

وَإِنَّهُ يُبْرِءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَيُحْيِي الْمَوْتَى وَيَقُولُ لِلنَّاسِ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَمَنْ قَالَ: أَنْتَ رَبِّي فَقَدْ فُتِنَ، وَمَنْ قَالَ: رَبِّيَ اللهُ حَتَّى يَمُوتَ، فَقَدْ عُصِمَ مِنْ فِتْنَتِهِ، وَلَا فِتْنَةَ بَعْدَهُ عَلَيْهِ، وَلَا عَذَابَ۔ (مسند احمد رقم:20151)

وہ مادرزاد اندھوں اور برص کی بیماری والوں کو تندرست کر دے گا اور مردوں کو زندہ کر دے گا اور لوگوں سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں جو شخص یہ اقرار کرلے تو میرا رب ہے وہ فتنہ میں پڑ گیا اور جس نے یہ کہا میرا رب اللہ ہے وہ آخر دم تک اس پر ڈٹا رہا تو وہ اس کے فتنے سے محفوظ ہوجائے گا اور اسے کسی آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا اور نہ ہی اسے کوئی عذاب ہوگا۔

3)مردہ جانوروں، مرحوم رشتہ داروں کو خیالی طور پر زندہ دکھائے گا:

حدیث میں ہے:

فَيَقُولُ: الدَّجَّالُ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ إِبِلَكَ ضِخَامًا، ضُرُوعُهَا عِظَامًا أَسْنِمَتُهَا أَتَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُورَةٍ فَيَتَّبِعُهُ وَيَقُولُ: لِلرَّجُلِ أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ أَبَاكَ، وَابْنَكَ وَمَنْ تَعْرِفُ مِنْ أَهْلِكَ أَتَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُوَرِهِمْ فَيَتَّبِعُهُ۔

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(مشکوۃ، علامات بین یدی الساعۃ:5490، مسند احمد، رقم:27568)

ایک دیہاتی شخص کے پاس دجال آئے گا اور کہے گا کہ اگر میں تیرے ان اونٹوں کو زندہ کردوں ۔(جو قحط کی وجہ سے مرگئے ہیں) تو کیا تو یہ تسلیم کرے گا کہ میں تیرا پروردگار ہوں؟ دیہاتی جواب دے گا کہ ہاں (میں تجھے اپنا پروردگار مان لوں گا) تب دجال اس دیہاتی کے اونٹوں کی مانند شکل وصورت بنا کر لائے گا (یعنی اپنے تابعدار جنات وشیاطین کو حکم دے گا کہ وہ انٹوں کی شکل وصورت میں اس دیہاتی کے سامنے آجائیں، چنانچہ شیاطین اونٹ بن کر سامنے آجائیں گے) اوروہ ان کے تھنوں کی درازی اور کوہانوں کی بلندی کے اعتبار سے اس کے اونٹوں سے بہتر معلوم ہوں گے ۔ انحضرت ﷺ نے فرمایا: (دجال کا اسی طرح کا ایک سخت ترین فتنہ یہ ہوگا کہ) پھر وہ ایک شخص کے پاس آئے گا جس کا باپ اور بھائی مرگئے ہوں گے اور اس سے کہے گا کہ مجھے بتا اگر میں تیرے (مرے ہوئے) بھائی اور باپ کو زندہ کردوں تو کیا تو تسلیم کرے گا کہ میں تیرا پروردگار ہوں؟ وہ شخص جواب دے گا کہ ہاں! (میں تجھے اپنا پرودگار مان لوں گا) تب دجال (شیاطین کو) اس شخص کے بھائی اور باپ کی شکل وصورت میں پیش کردے گا۔

4)زندہ آدمی کے خیالی طور پر دوٹکڑے کرکے پھر اسے زندہ کرکے دکھائے گا:

حدیث میں ہے:

ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ، يَضْحَكُ.

(مسلم، رقم:2937، ابن ماجہ، رقم:4075، مسند احمد رقم:17629، ترمذی، رقم:2240، مشکوۃ، علامات بین یدی الساعۃ:5474)

پھر دجال ایک شخص کو جو جوانی سے بھرپور یعنی نہایت قوی وتوانا جوان

ہوگا اپنی طرف بلائے اور (اس بات سے غصہ ہوکر کہ وہ اسکی الوہیت سے انکار کردے گا یا محض اپنی طاقت وقدرت ظاہر کرنے اور اپنے غیر معمولی کارناموں کی ابتدا کے لیے) اس پر تلوار کا ایسا ہاتھ مارے گا کہ اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے جیسا کہ تیر نشانے پر پھینکا جاتا ہے (یعنی اس کے جسم کے وہ دونوں ٹکڑے ایک دوسرے اس اس قدر فاصلہ پر جاکر گریں جتنا فاصلہ تیر چلانے والے اور اس کے نشانے کے درمیان ہوتا ہے اور بعض حضرات نے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ اس تلوار کا ہاتھ اس کے جسم پر اس طرح پہنچے گا جس طرح تیر اپنے نشانہ پر پہنچتا ہے) اس کے بعد دجال اس نوجوان (کے جسم کے ان ٹکڑوں) بلائے گا، چنانچہ وہ زندہ ہوکر دجال کی طرف متوجہ ہوگا اور اس وقت اس کا چہرہ نہایت بشاش، روشن اور کھلا ہوا ہوگا۔

5) آباد سرسبز جگہوں کو ویران، ویران جگہوں کو آباد کر کے دکھائے گا:

حدیث میں ہے:

فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ، أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ، فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ۔

(مسلم، رقم:2937، ابن ماجہ، رقم:4075، مسند احمد رقم:17629، ترمذی، رقم:2240، مشکوۃ، علامات بین یدی الساعۃ:12)

وہ ایک قوم کے پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دے گا (یعنی اپنی اتباع کی طرف بلائے گا اور برائی کے راستہ پر لگائے گا) لوگ اس پر

ایمان لے آئیں گے (یعنی اس کے فریب میں آکر اس کی اتباع کرنے لگیں گے) پھر وہ (اپنے تابعداروں کو نوازنے کے لیے) ابر کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو ابر بارش برسائے گا اور زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین سبزہ اگائے گی، پھر جب شام کو اس قوم کے (وہ) مویشی آئیں گے جو چرنے کے لیے صبح کے وقت جنگل وبیابان گئے تھے تو ان کے کوہان بڑے بڑے ہو جائیں گے اور ان کی کوکھیں (خوب کھانے پینے کی وجہ سے) تن جائیں گی۔ پھر اس کے بعد دجال ایک اور قوم کے پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دے گا (یعنی اپنی خدائی کی طرف بلائے گا اور کہے گا کہ مجھے اپنا پروردگار تسلیم کرو) لیکن اس قوم کے لوگ اس کی دعوت کو رد کر دیں گے (یعنی وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے اور اس پر ایمان لانے سے انکار کر دیں گے اور وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا یعنی اللہ تعالی اس کو اس قوم کی طرف سے پھیر دے گا) پھر اس قوم کے لوگ قحط وخشک سالی اور تباہ حالی کا شکار ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ مال واسباب سے بالکل خالی ہاتھ ہو جائیں گے۔

6) زمینوں کے خزانے اپنے قابو دکھائے گا:

حدیث میں ہے:

وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ، فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ.

(مسلم، رقم:2937، ابن ماجہ، رقم:4075، مسند احمد رقم:17629، ترمذی، رقم:2240، مشکوۃ، علامات بین یدی الساعۃ:12)

دجال ایک ویرانہ پر گزرے گا اور اس کو حکم دے گا وہ اپنے خزانوں کو نکال دے (چنانچہ وہ ویرانہ دجال کے حکم مطابق اپنے خزانوں کو اگل

دے گا اور) وہ خزانے اس طرح اس کے پیچھے پیچھے ہولیں گے جس
طرح شہد مکھیوں کے سردار ہوتے ہیں۔

(3) چند جگہوں کے علاوہ تمام روئے زمین پر ایک عرصہ تک بہت تیزی سے، بہت سخت فساد مچائے گا

- دجال روئے زمین پر دائیں بائیں خوب فساد مچائے گا۔

حدیث میں ہے:

فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا. وَفِي رِوَايَةٍ
يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ كُلَّ مَنْهَلٍ۔

(مسند احمد، رقم:23090، مسلم، رقم:2937، ابن ماجہ، رقم:4075، مسند احمد رقم:17629، ترمذی، رقم:2240، مشکوٰۃ، علامات بین یدی الساعۃ:12)

اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا (پس) اے اللہ کے بندو! (اس وقت جب کہ دجال نکلے) تم (اپنے دین پر) ثابت قدم رہنا۔
اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی۔

ایک اور روایت میں ہے:

لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ۔

(بخاری، رقم:1881، مسلم، رقم:2943)

کوئی ایسا شہر نہیں ملے گا جسے دجال پامال نہ کرے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے۔

ایک روایت میں ہے:

وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي
الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

وَطَيْبَةَ، فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا۔

(مسلم، رقم: 2942، ابن ماجہ، رقم: 4074، مسند احمد رقم: 27102، ترمذی، رقم: 2253، مشکوۃ، علامات بین یدی الساعۃ: 5481)

(دجال نے کہا) وہ زمانہ جلدی آنے والا ہے جب مجھے نکلنے کی اجازت مل جائے گی، اس وقت میں نکلوں گا اور چالیس دنوں تک زمین پر پھروں گا یہاں تک کہ سوائے مکہ، مدینہ کے کوئی آبادی ایسی نہیں چھوڑوں گا جس میں داخل نہ ہوں۔

- مسلمان دجال کے فتنہ کے خوف سے بھاگ کر پہاڑوں میں جا چھپیں گے۔

ایک روایت میں ہے ایک پہاڑ جبل (دخان) جو کہ شام میں ہے اس میں جا چھپیں گے وہ وہاں بھی پہنچ کر اس کا محاصر کرے گا اور سخت اذیت میں مبتلا کرے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ مدینہ ہجرت کر کے چلے جائیں گے لیکن مسلمانوں کا گھیرا تنگ کر دیا جائے گا کہ دشمن اتنا قریب پہنچ جائے گا کہ اس وقت اہل مدینہ کی بعید ترین سرحد موضع سلاح شمار ہوگی حالانکہ موضع سلاح تو خیبر میں ہے جو مدینہ سے زیادہ دور نہیں۔

يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ۔

(ابو داود، رقم: 4299، مسند احمد، رقم: 9216)

قریب ہے کہ مسلمان مدینہ میں محصور کر دیئے جائیں یہاں تک کہ ان کی عملداری صرف مقام سلاح تک رہ جائے"۔

ایک اور روایت میں ہے:

فَيَفِرُّ الْمُسْلِمُونَ إِلَى جَبَلِ الدُّخَانِ بِالشَّامِ، فَيَأْتِيهِمْ، فَيُحَاصِرُهُمْ، فَيَشْتَدُّ حِصَارُهُمْ وَيُجْهِدُهُمْ جَهْدًا شَدِيدًا۔

(مسند احمد، رقم: 14954، ترمذی، رقم: 3930، مسلم، رقم: 2945، مشکوۃ، علامات بین یدی الساعۃ: 5476، مسند احمد، رقم: 27620)

اس وقت حقیقی مسلمان بھاگ جائیں گے اور جا کر شام کے جبل دخان میں پناہ لیں گے دجال ان کا انتہائی سخت محاصرہ کرے گا اور مسلمان انتہائی پریشان ہوں گے۔

● دجال کی سواری ایک سفید گدھا ہوگا وہ اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ دونوں ہاتھوں کے ستر/ چالیس پھیلاو کے بقدر ہوگا۔

(مشکوٰۃ، بین یدی الساعۃ :30، مسند احمد، رقم:14954)

● دجال کی تیز رفتاری کی کیفیت ایسی ہوگی جیسے وہ بادل جس کے پیچھے ہوا ہو۔

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: " كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ.

(مسلم، رقم: 2937، ترمذی، رقم: 2240، ابن ماجۃ، رقم: 4075، مسند احمد، رقم:17629، مشکوٰۃ، رقم:5474)

ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! زمین میں وہ کتنی تیزی سے اپنا کام کرے گا؟ آپ نے فرمایا: "اس بارش کی طرح کہ جس کے پیچھے ہوا لگی ہوتی ہے (اور وہ بارش کو نہایت تیزی سے پورے علاقے میں پھیلا دیتی ہے)

● دجال چالیس دن تک زمین پر فساد مچائے گا، فتنہ وفساد کی کثرت دینی دنیاوی مصائب کی زبانی کی وجہ سے ایسا معلوم ہوگا کہ زمانہ کی رفتار دھیمی پڑ گئی اور دن پہاڑوں کی طرح کٹ رہے ہیں۔ ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔

حدیث میں آتا ہے:

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ.

(مسلم، رقم: 2937، ابوداود، رقم: 4321، ترمذی، رقم: 2240، ابن ماجة، رقم: 4075، مسند احمد، رقم: 17269، مشکوۃ بین یدی الساعۃ: 5474)

ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر ٹھہرنے کی اس کی مدت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، ایک دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا، ایک دن ہفتہ کے برابر ہو گا اور باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے"، ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بتایئے وہ ایک دن جو ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کا اندازہ کر کے پڑھنا۔

ایک اور روایت میں ہے:

يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعْفَةِ فِي النَّارِ.

(مسند احمد، رقم: 27571، مشکوۃ، بین یدی الساعۃ: 5488)

دجال زمین میں چالیس سال تک رہے گا، اس کا ایک سال ایک مہینے کے برابر، ایک مہینہ ایک جمعہ کے برابر، ایک جمعہ ایک دن کی طرح اور ایک دن چنگاری بھڑکنے کی طرح ہوگا۔

❑ کون سے 7 قسم کے لوگ دجال کے ساتھی بنیں گے؟

(1) اکثریت عورتوں کی دجال کی پیروکار ہوں گی دجال شور زمین "مرقناۃ" میں پڑاؤ

ڈالے گا اس کثرت سے عورتیں اس کی طرف جائیں گی کہ لوگ اپنی ماں ، بیٹی ، بہن ، پھوپھی کو گھر میں باندھ دیں گے۔اس ڈر سے کہ کہیں وہ دجال کے پاس نہ چلی جائیں۔

يَنْزِلُ الدَّجَّالُ فِي هَذِهِ السَّبَخَةِ بِمَرِّقَنَاةَ، فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ إِلَى حَمِيمِهِ وَإِلَى أُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَعَمَّتِهِ، فَيُوثِقُهَا رِبَاطًا، مَخَافَةَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ۔ (مسند احمد،رقم:5353۔17900)

دجال اس "مرقناۃ" کی دلدلی زمین میں آ کر پڑاؤ ڈالے گا، اس کے پاس نکل نکل کر جانے والوں میں اکثریت خواتین کی ہوگی اور نوبت یہاں تک جا پہنچے گی کہ ایک آدمی اپنے گھر میں اپنی ماں، بیٹی، بہن اور پھوپھی کے پاس آ کر انہیں اس اندیشے سے کہ کہیں یہ دجال کے پاس نہ چلی جائیں، رسیوں سے باندھ دے گا۔

(2) جن کے چہرے چوڑے چکلے رخسار ڈھال کی طرح ابھرے ہوں گے وہ دجال کے پیروکار ہوں گے۔ایسے لوگ دجال کی پیروی کریں گے۔

حدیث میں آتا ہے:

الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

وفی تحفة الاحوذی وهذا الوصف انما یوجد فی طائفة الترك والاذئب ماروا٫ النهر۔

(ترمذی،رقم:2237،مسند احمد،رقم:5474،ابن ماجة،رقم:4072، مشکوۃ،علامات بین یدی الساعة:5486)

دجال مشرق (پورب) میں ایک جگہ سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے، اس کے پیچھے ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ایک اور حدیث میں ہے:

لَيَنْزِلَنَّ الدَّجَّالُ خُوزَ وَكَرْمَانَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا، وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ۔

(مسند احمد، رقم:8453، مشکوۃ، فتن، ملاحم:5411)

دجال ستر ہزار آدمیوں کے ساتھ خوز اور کرمان میں ضرور اترے گا ان لوگوں کے چہرے چپٹی ہوئی کمانوں کی طرح ہوں گے۔

(3) تقدیر کے منکرین دجال کے پیروکار ہوں گے۔

لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ، مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ، وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ، وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ۔ (ابو داود، رقم:4692، مسند احمد، رقم:23456)

ہر امت کے مجوس ہوتے ہیں، اس امت کے مجوس وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے منکر ہیں، ان میں کوئی مرجائے تو تم اس کے جنازے میں شرکت نہ کرو، اور اگر کوئی بیمار پڑے، تو اس کی عیادت نہ کرو، یہ دجال کی جماعت کے لوگ ہیں، اللہ ان کو دجال کے زمانے تک باقی رکھے گا۔

(4) خوارج دجال کے پیرکار ہوں گے

يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

(نسائی، رقم:4103، مسند احمد، رقم:19783)

(5) منافقین دجال کے ساتھ ہوں گے

مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے تو منافق قسم کے لوگ مدینہ سے نکل کر دجال کے پاس چلے جائیں گے۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حدیث میں آتا ہے:

يَجِيءُ الدَّجَّالُ، حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

(بخاری، رقم:7124، مسلم، رقم:2943، مسند احمد، رقم:12986)

دجال آئے گا اور مدینہ کے ایک کنارے قیام کرے گا، پھر مدینہ تین مرتبہ کانپے گا اور اس کے نتیجے میں ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

(6) اصفہان کے 70 ہزار یہود دجال کے ساتھی ہوں گے جن کے سروں پر سبز یا سیاہ چادریں ہوں گی

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ، مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُودِ عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ۔

(مسند احمد، رقم: 13344، مشکوۃ، رقم: 5477-5489، مسلم، رقم:2944)

دجال اصفہان کے شہر" یہودیہ" سے خروج کرے گا، اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے، جن پر سبز چادریں ہوں گی۔

(7) مادیت پسند مسلمان دجال کے پیروکار ہوں گے

دجال کے دور میں دو قسم کے مسلمان ہوں گے:

ایک قسم: مادیت پسند، ظاہری اسباب ہی پر بھروسہ کرنے والے:

● **مقصد/ترجیحات:** یعنی جن کا مقصد زندگی، جن کی ساری دلچسپیوں کا محور کامیابی خوشی نصیبی کا تصور صرف اور صرف دنیا کی محدود، عارضی، فانی زندگی کی خوشحالی ترقی اور اس کو بہتر سے بہتر زیادہ سے زیادہ آرام، پرکشش آسائشوں سے بھرپور طویل سے طویل تر بنانا جسمانی، نفسانی خواہشات کی تکمیل ہوگی۔

● **اعتماد/یقین:** جن کا سارا یقین اعتماد ظاہری اسباب وسائل پر اور مادیت کے ان علمبرداروں پر اوران کی تحقیقات پر ہوگا جن کے ہاتھوں میں ظاہری اسباب ہیں ان کی رائے کو حرف آخر سمجھیں گے جو سبب کے ساتھ اور اسباب کی ماہرین کے ساتھ رب جیسا معاملہ کریں گے وحی کے مطالبہ سے زیادہ عقل کے مطالبہ پر یقین کرتے ہوں گے۔ جو یہ سمجھتے ہوں گے کہ نتائج ہمیشہ ظاہری اسباب کے محتاج ہیں لہٰذا ان کے نزدیک کامیابی کا تصور یہ ہوگا کہ محنت کرو محنت سے کمانے کا فن سیکھو، پھر محنت کرو محنت سے پیسے کماؤ پھر پیسوں سے خواہشات پوری کرو جب خواہشات پوری ہوں گی تو کامیاب زندگی ملے گی۔

● **محنت/کوشش:**

● جن کی بنیادی دوڑ دھوپ صرف اس علم کو حاصل کرنے کے لیے ہوگی جو حس مشادہ تجربہ اور عقل سے حاصل ہے، جن سے زیادہ سے زیادہ مادی اسباب حاصل ہوتے ہوں گے۔

● جو اپنی تمام جانی مالی، ذہنی جسمانی طاقتیں قوتیں صلاحیتیں اسباب کو جمع کرنے بڑھانے بچانے اور پھر آزادی کے ساتھ بے دریغ ان کو استعمال کرنے میں لگاتے ہوں گے اسی میں منہمک ہوں گے۔

● **نتیجہ**

● اسباب اور ماہرین اسباب کی عظمت، محبت مال ودولت کی حرص وہوس ان کے دلوں میں رگ، ریشے میں پیوست ہوگی۔

● جو مال اسباب نفسانی خواہشات جھوٹی عزت وقار رائج کلچر کو حد سے زیادہ اہمیت دیتے ہوں گے ان چیزوں میں نقصان کمی ان کے نزدیک محروری اور ناکامی ہوگی یہی

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ان کی پریشانی ان کے غم ہوں گے۔

● جو عقیدہ ایمان اعمال وروحانیت، پاکیزہ اخلاق اقدار سے خالی ہوں گے۔

● جن کے دلوں میں بے چینی مایوسی اداسی آپس کی رنجشیں کدورتیں، نفرتیں ہوں گی۔ خوشیوں کے اسباب ہوں گے لیکن خوشیاں نہیں ہوں گی، اسباب اور رسائل الٹے ان کے خلاف ہوں گے اور ان جگہوں سے ان کو ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھنا پڑے گا، جہاں ان کا وہم وگمان بھی نہ جاتا ہوگا اور بالآخر خود اپنے ہی ایجادات و وسائل، مہلک بیماریوں نئے نئے پیچیدہ مسائل کا شکار ہوں گے۔

فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا۔

(مسلم، رقم:2940، مسند احمد، رقم:6555)

جو چڑیوں کی طرح سے ہلکے درندوں کی سی عقلیں رکھنے والے ہوں گے نہ اچھائی کو وہ اچھائی سمجھیں گے۔ نہ برائی کو برائی۔

دوسری قسم: غیبی قدرت وطاقت پر یقین کرنے والے:

● **مقصد ترجیحات:** جن کا مقصد اصلی آخرت ہوگا جن کو دنیا فانی کو سوارنے سے زیادہ باقی رہنے والی آخرت کو سنوارنے کی فکر ہوگی۔

● **اعتماد و یقین:** جو ظاہری اسباب وسائل نظر آنے والی قوتوں طاقتیں سے زیادہ نہ نظر آنے والے خدا کی غیبی قوت طاقت قدرت پر عقل مشاہدہ سے زیادہ وحی پر دنیاوی ماہرین فن کی تحقیقات سے زیادہ نبی کی سچی خبروں پر یقین رکھتے ہوں گے کسی سے مرعوب ہو کر وحی الہی میں تاویل وتحریف نہ کرتے ہوں گے۔

جو یہ سمجھتے ہوں گے اس کائنات میں کچھ غیبی اسباب عوامل اور حرکات بھی ہیں جو انسانی زندگی پر اس سے کہیں زیادہ اثرانداز ہوتے ہیں جیسے ظاہری اسباب ہوتے ہیں۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

● ایک غیبی طاقت ہے جس کے ہاتھ میں اسباب کی لگام اور ڈور ہے، سب اسباب اور ان کی خاصیتیں تاثیریں اس کے ادارہ مشیت حکم اور اشارہ کے تابع ہیں غلام ہیں، جب تک وہ چاہتا ہے سبب سے مسبب وجود میں آتا ہے آگے بڑھتا ہے وہ جب چاہتا ہے حالت پلٹ دیتا ہے سبب کو مسبب سے جدا کر دیتا ہے کامیابی کے اسباب ناکامی خوشحالی کے اسباب بدحالی وعزت کے اسباب ذلت دینے لگتے ہیں۔

اس لئے کہ اسباب مسببات دونوں یکساں طریقہ پر اس کے تابع اور فرمانبردار ہیں۔

لہٰذا ان لوگوں کے نزدیک کامیاب کا تصور یہ ہوگا کہ اصل کامیابی اللہ کو راضی کرنا ہے وہ راضی ہو سب سے بلا سبب خلاف الاسباب جیسے چاہے گا زندگی بنادیگا اور وہ راضی ہوتا ہے اچھے اعمال ہوتے ہیں ہدایت سے۔

● محنت کوشش: وہ کامیابی کے لئے عقلی تجرباتی علوم سے زیادہ آسمانی، غیبی علوم تو سیکھنے پر توجہ دیتے ہوں گے عقل کے مطالبہ سے زیادہ وحی کے مطالبہ کو اہمیت دیتے ہوں گے وہ:

● جو مال سے زیادہ اعمال کی فکر کرتے ہوں گے نفسانی جسمانی لذتوں خواہشات نہ کرتے ہوں گے سادہ زندگی ہوگی جو ایمان اعمال بچانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنا سعادت سمجھتے ہوں گے ان کے دلوں میں شجاعت باطل سے مقابلہ کی سمت ہوگی بزدلی کسی قسم کا خوف نہ ہوگا۔

● نتیجہ:

● جن کے دلوں میں اطمینان سکون قناعت ہوگی، جو چیزوں کے چلے جانے چھوٹ جانے کم ہوجانے پر بے چین نہ ہوں گے۔

● جو سخت سے سخت حالات میں مایوس نہ ہوں گے۔

● جنکی دعاؤں میں قبولیت ہوگی انکی دعاؤں سے یا حالات بدلیں گے یا اسی حال میں انہیں اطمینان دیدیا جائیگا۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پہلی قسم کے لوگ یعنی مادہ پرست دجال کے فتنہ میں مبتلاء ہوں گے۔

بات یہ ہے کہ کمزور عقیدہ اور کمزور ایمان والوں کو دجال سحر مسمریزم زبردست طلسمانی شیطانی طاقت شعبد بازی عجیب وغریب چیزیں کرشمے دکھا کر اپنے جال میں پھنسائیگا اور فتنہ میں مبتلاء کردیگا۔

1) حدیث میں ہے:

فواللہ إن الرجل يأتيه وهو يحسب انه مؤمن، فلا يزال به لما معه من الشبه حتى يتبعه.

(ابوداؤد رقم: 4321 مسند احمد، رقم: 19875)

کیونکہ انسان اس کے پاس جائے گا تو یہ سمجھے گا کہ وہ مسلمان ہے لیکن جوں جوں دجال کے ساتھ شبہ میں ڈالنے والی چیزیں دیکھتا جائے گا، اس کی پیروی کرتا جائے گا۔

2) سامری نے اپنے بے جان مصنوعی بچھڑے صبح سے ہے یعنی آواز نکال کر کرشمہ اور شعبدہ ہی کے ذریعہ بنی اسرائیل کو فتنہ ارتداد میں مبتلاء کیا تھا۔ (طٰہٰ/96 عثمانی، مدنی)

3) حضرت جی مولانا یوسف صاحب نے فرمایا:

جو اللہ تعالیٰ کو اس کی ظاہری قدرت سے پہچانے گا (جسے قرآن نے جگہ جگہ بیان کیا ہے) مردہ زمین کو زندہ کرنا جہازوں کا سمندر میں چلانا ،آسمان کا بغیر ستون کے قائم مقام کرنا وغیرہ وغیرہ اس کا ایمان پہاڑوں جیسا مظبوط تھا اور جو عجوبہ پسندی (کشف وکرامات) کے دل دادہ ہوں گے، وہ سب دجال کے چیلے بن جائیں گے کہ دجال اس قسم کے سارے عجوبے وفارق چیزیں لے کر آئے گا۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

4)دجال کا معنی ومطلب:

دجال کا لفظ دَجَل سے نکلا ہے دجل کسی چیز پر سونے کے پانی چڑھانے کو کہتے ہیں (جعل سازی/ملمع سازی/فریب کاری/تلبیس/خلط ملط کو کہتے ہیں)

جب کوئی شخص صحیح بات کو غلط بات کے ساتھ خلط ملط گڈ مڈ کرتا ہے دھوکہ دیتا ہے فریب کرتا ہے تو کہا جاتا ہے دَجَلُ الحَقَّ بِالْبَاطِلِ فلاں نے حق کو باطل کے ساتھ گڈ مڈ کردی نیز دجل کے معنیٰ جھوٹ کے بھی آتے ہیں۔

اور دجال کی ذات میں یہی دو باتیں نمایاں ہوں گی وہ ظاہر کچھ کرے گا ہوگا کچھ اور۔

-باطل کو خوشنما بنائے گا حق کو داغ دار بتائے گا۔

-جس چیز کو آگ دکھائے گا وہ درحقیقت لوگوں کے لیے اطمینان اور راحت کی چیز اور جگہ ہوگی اور جس کو جنت اور سبز باغ دکھائے گا وہ رنج وتکلیف دہ باعث اذیت ہوگی۔

(بخاری، رقم:3338، مسلم، رقم:2934، ابوداؤد، رقم:4315، مسند احمد، رقم:14954)

-یہی تلبیس دجالی تہذیت کا خاصہ ہے کہ حقائق کچھ ہوتے ہیں نام کچھ رکھا جاتا ہے گندی بدبودار تہذیت کو خوبصورت نام اور نعروں کے ذریعہ خوشنما بنایا جاتا ہے۔جیسے انسانی حقوق ہیومن رائٹس، آزادی، مساوات خوشحال فلاحی ریاست جمہوریت اور پھر عوام کے ذہن میں اس کے ذریعہ اس گندی تہذیب کے علمبرداروں کا تقدس، معصومیت کو ذہنوں میں بٹھائی جاتی ہے۔

اسکے برخلاف اسلام کی امن وسلامتی مساوی پاکیزہ تہذیب کو دقیانوسیت کا لیبل لگا کر پیش کیا جاتا ہے اور اس پاکیزہ تہذیت کی ترویج واشاعت کرنے والوں کو ملا دہشت گرد کہہ کر بدنام کیا جاتا ہے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ دجال کے ساتھ قدرت کیا 6 معاملات کرے گی؟

(1) اللہ کی مدد و نصرت

اللہ تعالیٰ ہر مومن ومسلمان (کامل مؤمن) کا حافظ و ناصر ہوگا اور دجال کے فتنہ سے بچنے میں مدد دے گا۔

حدیث میں آتا ہے:

وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

(ابوداود، رقم: 4321، مسلم، رقم: 2937، ترمذی، رقم: 2240، ابن ماجۃ، رقم: 4075، مسند احمد، رقم: 17639)

اگر وہ ظاہر ہوا اور میں تم میں موجود رہا تو تمہارے بجائے میں اس سے جھگڑوں گا، اور اگر وہ ظاہر ہوا اور میں تم میں نہیں رہا تو آدمی خود اس سے نپٹے گا، اور اللہ ہی ہر مسلمان کے لیے میرا خلیفہ ہے۔

(2) تعارف و پہچان

دجال کی پہچان آسان کردی جائے گی

- اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے حق میں ایک بڑی نعمت یہ ہوگی اسے کانڑا پیدا کیا جائے گا (حالانکہ خدا کانڑا نہیں ہوتا اور خدا کو دنیا میں کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ (مسلم، رقم: 2930، بخاری، رقم: 3057)) اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کفر کا لفظ نمایاں کردیا جائے گا جسے پڑھا لکھا ان پڑھ بڑھ سکے گا۔ جس سے ہر صاحب ایمان کو اس کے مکروفریب سے بچنے میں آسانی ہوگی۔
- دجال کی شخصیت حلیہ اس کا رنگ وروپ، قدوقامت، وہ کہاں سے نکلے گا، کب نکلے گا اس

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

وقت کے حالات کیا ہوں گے، وہ کیا کرے گا کون کس قسم کے لوگ پیروکار ہوں گے ان کی کیا علامات ہوں گی، کون اس کے مخالف ہوں گے۔ اللہ کے نبی نے دجال کے بارے میں یہ سب باتیں تفصیل سے بتا کر اس امت کے لیے بہت سی آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔

(3) تدبیریں الٹ دی جائیگی

دجال کے شعبدوں کرشموں کو الٹ دیا جائیگا دجال عقیدہ و عمل کو مظبوطی سے قائم کرنے والے مسلمانوں کو گمراہ نہیں کر سکے گا۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي: مَا يَضُرُّكَ؟ قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ. قَالَ: هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ من ذَلِك.

(بخاری ،رقم: 7122 ،مسلم ،رقم: 2152 ،ابن ماجہ ،رقم: 4073 مشکوۃ،بین یدی الساعۃ،رقم:5491)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دجال کے متعلق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، مجھ سے زیادہ کسی نے دریافت نہیں کیا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔“ میں نے عرض کیا: وہ (لوگ یا یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”وہ (دجال) اللہ کے نزدیک ان اشیاء کی وجہ سے مزید ذلیل ہوگا۔“

- دجال جس چیز کو اپنی جنت اور دوزخ بتائیگا اور اس میں جن لوگوں کو داخل کرے گا وہ دونوں کے لئے بالکل برعکس ثابت ہوں گی ان کا معاملہ الٹ دیا جائیگا جن لوگوں کو تکلیف واذیت میں مبتلاء کرنے کے لئے اپنی دوزخ میں ڈالے گا وہ ان کے لئے اجل

کے بجائے اطمینان کی جگہ بنادی جائیگی اور جن لوگوں کو عیش وراحت دینے کے لئے اپنی جنت میں داخل کریگا اسے رنج وتکلف کی جگہ بنادیا جائیگا۔

إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ.

(بخاری، رقم:3450، مسلم، رقم:2934، ابوداؤد، رقم:4315، مشکوۃ، رقم:5472)

بے شک کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا اورلوگون کو جوٹھنڈا پانی دکھائی دے گا تو وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ اس لیےتم میں سے جوکوئی اس کے زمانے میں ہوتو اسے اس میں گرنا چاہیے جوآگ ہوگی۔ کیونکہ وہی انتہائی شیریں اورٹھنڈا پانی ہوگا۔

- دجال غذائی اشیاء پر قبضہ جمائیگا اور صرف اپنے ماننے والوں کو دیگا تو اللہ تعالیٰ دین ایمان کو اس قدر صبر واستقامت اور نفس پر قابو عطاء فرمادیں گے کہ وہ فرشتوں کی طرح کھانے پینے کی احتیاج ہی محسوس نہیں کریں گے فرشتوں کی طرح ان کی غذا تسبیح وتقدیس ہوجائیگی۔

يُجْزِيهِمْ مَا يُجْزِي أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ۔

(مشکوۃ:28، مسند احمد، رقم:27579)

اس دن مسلمانوں کے لئے کھانے پینے کے بجائے تکبیر اور تسبیح وتحمید ہی کافی ہوگی۔

- دجال ایک شخص سے ملے گا تو مارنا چاہے گا مار نہیں سکے گا اس کی گردن کو اللہ تعالیٰ تانبے کی بنادیں گے۔

المنير مركز تعليم وتربيت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ. فَيَقُولُونَ لَهُ: أَيْنَ تَعْمِدُ؟ فَيَقُولُ: أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ. قَالَ: فَيَقُولُونَ لَهُ: أَو مَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى وُمن بِرَبِّنَا؟ فَيَقُولُ: مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ. فَيَقُولُونَ: اقْتُلُوهُ. فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ. قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَّال بِهِ فَيُشَبَّحُ. فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا. قَالَ: فَيَقُول: أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِي؟ قَالَ: فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ. قَالَ: فيؤمر بِهِ فَيُؤشَرُ بالمنشارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أتؤمنُ بِي؟ فَيَقُول: مَا ازْدَدْتُ إِلَّا بَصِيرَةً. قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ. قَالَ: فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيع إِليه سَبِيلا قَالَ: فَيَأْخذهُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ"فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

(مشکوٰۃ، بین یدی الساعۃ، رقم: 5475-5478، بخاری، رقم: 1882، مسلم، رقم: 2938، ابن ماجۃ، رقم: 4077، مسند احمد، رقم: 11318)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک آدمی اس کی طرف رخ

کرے گا تو دجال کے محافظ و چوکیدار اسے ملیں گے تو وہ اسے کہیں گے، کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس کی طرف جا رہا ہوں جس کا ظہور ہوا ہے، وہ اسے کہیں گے: کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے؟ وہ کہے گا: ہمارے رب کے براہین و دلائل مخفی نہیں، وہ کہیں گے: اسے قتل کر دو، پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تمہارے رب نے تمہیں منع نہیں کیا کہ تم نے اس کی غیر موجودگی میں کسی کو قتل نہیں کرنا؟ لہذا وہ اسے دجال کے پاس لے چلیں گے، چنانچہ جب وہ مومن شخص اسے دیکھے گا تو وہ کہے گا: لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کیا تھا۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "دجال اس کے متعلق حکم دے گا تو اس کا سر پھوڑ دیا جائے گا، وہ کہے گا: اسے پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو (ایک دوسری روایت میں ہے: اسے چت لٹا دو)، اور اس کی پشت اور پیٹ پر بہت زیادہ مارا جائے گا۔" فرمایا: "وہ کہے گا: کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے؟" فرمایا: "وہ شخص کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔" فرمایا: "اس شخص کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اس کے سر پر آری چلا دی جائے گی حتی کہ اس کے دو ٹکڑے کر دیے جائیں گے۔" فرمایا: "پھر دجال ان دو ٹکڑوں کے مابین چلے گا، پھر اسے کہے گا: کھڑے ہو جاؤ تو وہ صحیح سلامت کھڑا ہو جائے گا، وہ پھر اس سے پوچھے گا: کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ جواب دے گا: تمہارے متعلق میری بصیرت میں اضافہ ہی ہوا ہے۔" فرمایا: "پھر وہ (آدمی) کہے گا: لوگو! وہ میرے بعد کسی شخص کے ساتھ ایسے نہیں کرے گا۔" فرمایا: "دجال اسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا، تو اس کی گردن اور ہنسلی کے درمیان تانبا بنا دیا جائے گا، لہذا وہ اسے قتل نہیں کر سکے گا۔" فرمایا: "وہ اسے دونوں ہاتھوں اور اس کی دونوں ٹانگوں سے پکڑ کر اسے

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اسے آگ کی طرف پھینکا ہے، حالانکہ اسے تو جنت میں ڈال دیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رب العالمین کے نزدیک یہ شخص شہادت کے سب سے عظیم مرتبے پر فائز ہوگا۔“

(4) مضبوط ایمان والوں کے دل سے دجال کا خوف نکال دیا جائیگا

جو آج دجال کا منکر ہے وہ اس کے مکر وفریب دیکھ کر اور زیادہ اس کا مخالف ہو جائیگا، صحابہ کرامؓ نے پوچھا تھا کہ اس وقت ہمارے (یعنی اہل ایمان کے) کیا حالت ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔

مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ.

(ترمذی، رقم: 2234، ابو داؤد، رقم: 4756 مشکواۃ علامات بین یدی الساعۃ/ 5485، مسند احمد، رقم: 1693)

جیسے آج ہیں یا (اس سے) بہتر۔

ایک روایت میں ہیں کہ

قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ، قَالَ: "وَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ، فَأَنَا حَجِيجُهُ، وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ". قَالَتْ أَسْمَاءُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا وَاللهِ لَنَعْجِنُ عَجِينَتَنَا، فَمَا نَخْتَبِزُهَا حَتَّى نَجُوعَ، فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: "يَجْزِيهِمْ مَا يَجْزِي أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ".

(مسند احمد، رقم: 27579، مشکوٰۃ، بین یدی الساعۃ: 5490)

تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا جو ذکر کیا ہے، واللہ! میرے گھر میں جو باندی ہے، وہ آٹا گوندھ رہی ہوتی ہے، ابھی وہ اسے گوندھ کر فارغ نہیں ہونے پاتی کہ میرا کلیجہ

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

بھوک کے مارے پارہ پارہ ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے تو اس دن ہم کیا کریں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن مسلمانوں کے لئے کھانے پینے کے بجائے تکبیر اور تسبیح وتحمید ہی کافی ہوگی،

(5) چار جگہوں پر دجال کو جانے کی طاقت نہیں دی جائیگی

- مسجد حرام مسجد نبوی، بیت المقدس، کوہ طور، تک جانے کی دجال طاقت نہیں دیجائیگی۔

يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ كُلَّ مَنْهَلٍ، لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ" فَذَكَرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى، وَالطُّورَ، وَالْمَدِينَةَ، غَيْرَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ، فَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، لَيْسَ اللهُ بِأَعْوَرَ، لَيْسَ اللهُ بِأَعْوَرَ". قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَأَظُنُّ فِي حَدِيثِهِ: " يُسَلَّطُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْبَشَرِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، وَلَا يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهِ". (مسند احمد، 23683)

اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور کوہ طور، بہرحال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

- مدینہ منورہ کی طرف جانے والے ہر راستہ پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا۔

لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ. (بخاری، رقم: 1881)

المنير مركز تعليم وتربيت فاؤنڈيشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

● مدینہ منورہ کے 7 دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر دو فرشتوں کا پہرہ ہوگا۔

لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ. (بخاری، رقم:7126)

● دجال احد کے قریب تک آئیگا فرشتے اس کا رخ شام کی طرف (جہاں اسے قتل ہونا ہے) کر دیں گے۔

يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشامِ وهنالك يهلِكُ. (مسلم، رقم:1380،مشکوۃ،بین یدی الساعۃ:5497)

● مدینہ منورہ میں دجال تو کیا اس کا رعب بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔

لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ لَهَا يَوْمَئِذٍ.

(بخاری، رقم: 7126،مسند احمد،رقم: 20441،مشکوۃ،بین یدی الساعۃ:5480)

(6) ایک طبقہ کو اللہ تعالیٰ دجال کے خلاف کھڑا فرمادیں گے

● حدیث میں ہیں کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہی گی (یعنی علمی عملی طور پر صحیح راستہ پر چلنے والی دشمنوں پر غالب رہے گی) اس جماعت کا کوئی بھی مخالف و بدخواہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا کیونکہ (دین پر جمنے کی وجہ سے اللہ کی مدد و نصرت ان کے ساتھ ہوگی) یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت دین کا کلی غلبہ) آجائے۔

لا تَزالُ طائِفَةٌ مِن أُمَّتي يُقاتِلُونَ علَى الحَقِّ ظاهِرِينَ إلى يَومِ القِيامَةِ.

(مسلم، رقم: 2484، ابوداود، رقم: 4252، ترمذی، رقم: 2192، ابن ماجہ، رقم: 10، مسند احمد، رقم: 19920-22320)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس جماعت کے آخری لوگ دجال سے قتال کریں۔

● حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (آخری زمانہ میں) تم دجال سے جنگ کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطاء فرمائیگا (جو ملک وعلاقے اس کے قبضے میں چلے گئے ہوں گے وہ دوبارہ تمہارے قبضہ میں آجائیں گے۔

ثُمَّ تَغْزُونَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ،". قَالَ نَافِعٌ: يَا جَابِرُ، أَلَا تَرَى أَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ۔

(مسلم، رقم: 2900، مسند احمد، رقم: 18973، ابن ماجة، رقم: 4091، مشکوۃ، ملاحم: 4)

پھر اہل فارس سے قتال کرو گے اور اللہ ان پر بھی فتح دے گا، پھر اہل روم سے قتال کرو گے اور اللہ ان پر بھی فتح دے گا، پھر دجال سے قتال کرو گے اور اللہ اس پر بھی فتح دے گا۔

● دجال کے سب سے بڑے مخالف بنو تمیم ہوں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "هَذِهِ صَدَقَةُ قَوْمِي، وَهُمْ أَشَدُّ النَّاسِ عَلَى الدَّجَّالِ"

(بخاری، رقم: 4366، مسلم، رقم: 2525، مسند احمد، رقم: 9068)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے بنو تمیم ہی وہ لوگ ہوں گے جو دجال کے مقابلے پر سخت سے زیادہ سخت اور بھاری ثابت ہوں گے۔

● دجال سے جب مسلمانوں کی جنگ ہوگی تو مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) غوطہ میں ہوگا جو ملک شام کے شہر دمشق کے قریب ہے۔

إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ.

(ابوداؤد، رقم: 4298-4250، مسند احمد، رقم: 21725، مشکوٰۃ /مناقب/ذکر الیمین الشمال: 13)

(دجال سے) جنگ کے روز مسلمانوں کا خیمہ غوطہ میں ہوگا، جو اس شہر کے ایک جانب میں ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے، جو شام کے بہترین شہروں میں سے ہے"۔

● ایک روایت میں ہے کہ رومی کفار اہل شام سے لڑنے کے لئے فوجی طاقت جمع کریں گے ادھر مسلمان بھی ان سے لڑنے کے لئے لشکر اکھٹا کریں گے پہلے دن خطرناک لڑائی ہوگی دونوں طرف کی فوج میں سے چیدہ دستے ختم ہوجائیں گے اور کچھ بچ کر اپنے ٹھکانوں پر واپس آجائیں گے نہ کوئی غالب ہوگا نہ مغلوب دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوگا چوتھے دن بہت خطرناک لڑائی ہوگی جانی نقصان اتنا زیادہ ہوگا کہ زندہ بچ جانے والوں کا تناسب سو میں سے ایک ہوگا ،لیکن بہرحال مسلمانوں کو فتح ہوجائیگی ایک دم ایک آواز آئے گی جیسے (کوئی اعلان کرنے والا اعلان کررہاہے کہ) ان کی عدم موجودگی میں ان کے اہل وعیال کے درمیان دجال پہنچ گیاہے (یہ خبر سنتے ہی) وہ مسلمان اپنے ہاتھ کی چیزوں (یعنی مال غنیمت کی اشیاء کو کہ جو انہیں ملی ہوں گی) پھینک پھانک کر دجال کی طرف متوجہ ہوجائیں گے اور (پہلے) وہ اپنے دس سواریوں کو آگے بھیجیں گے تاکہ دشمن کے بارے میں واقفیت بہم پہنچائیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسلمان جن سواروں کو آگے بھیجیں گے یقیناً میں ان کے اور ان کے باپ کے نام بھی جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے گھوڑے کس رنگ کے ہوں گے۔

إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ: أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ

وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشْرَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ.

(مسلم، رقم:2899، مشکوٰۃ، ملاحم:5420، مسند احمد، رقم:3643)

- **لیکن یہ مذکورہ خبر غلط ثابت ہوگی البتہ جب مسلمان شام کی طرف نکل جائینگے اور قسطنطنیہ فتح کریں گے۔**

فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاؤُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ.

(مظاهر حق:4/885، مسلم، رقم: 2897، ابن ماجة، رقم: 4094، مشکوٰۃ، ملاحم:5419)

وہ قسطنطنیہ فتح کریں گے، وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے، اور انہوں نے اپنی تلواریں زیتون کے درخت کے ساتھ لٹکا دی ہوں گی اسی دوران شیطان ان میں زور دار آواز سے کہے گا کہ مسیح (دجال) تمہارے اہل وعیال میں آچکا ہے، وہ نکلیں گے اور یہ بات باطل ہوگی، جب وہ شام پہنچیں گے تو وہ نکل چکا ہوگا اس اثنا میں کہ وہ قتال کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے، صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ اتنے میں نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی تو عیسیٰ بن مریمؑ نزول فرمائیں گے، اور وہ ان کی امامت کرائیں گے، جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے، اور اگر وہ اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ خود ہی گل سڑ کر ہلاک ہو جائے گا، لیکن اللہ ان (عیسیٰؑ) کے ہاتھوں اسے قتل کرائے گا، وہ اپنے نیزے پر اس کا لگا ہوا خون دکھائیں گے۔

- **عیسیٰؑ دجال کو باب لد پر (تل ابیب سے 15 کلومیٹر پر واقع ہے) قتل کریں گے۔**

فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهُ.

(مسلم، رقم: 2937، ابوداؤد، رقم: 4321، ابن ماجہ، رقم: 4077، مسند احمد، رقم: 15469، ترمذی، رقم: 2244)

اور اسے (یعنی دجال کو) باب لد کے پاس پائیں گے اور وہیں اسے قتل کردیں گے۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فتنوں سے حفاظت کی 40 سنتیں

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

- ❑ تمام فتنوں سے حفاظت کے لیے 6 سنتیں
- ❑ نظریاتی فتنوں سے حفاظت کے لیے 3 سنتیں
- ❑ عملی فتنوں سے حفاظت کے لیے 4 سنتیں
- ❑ اختلاف وانتشار، باہمی لڑائی جھگڑوں سے حفاظت کی 11 سنتیں
- ❑ خوشحالی اور نعمتوں کے فتنے سے حفاظت کی 5 سنتیں
- ❑ بدحالی اور مصائب کے فتنے سے حفاظت کی 4 سنتیں
- ❑ دجال کے فتنے سے حفاظت کی 7 سنتیں

فتنوں سے حفاظت کی 40 سنتیں

- تمام فتنوں سے حفاظت کے لیے 6 سنتیں

سنت 1: فتنوں کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا یعنی قرآن وحدیث اور علماء کرام کے ذریعہ اس بات کو جاننے کی کوشش کرنا کہ انسان کے لیے کیا کیا چیزیں، کس کس طرح فتنہ کا باعث بنتی ہیں۔(1)

سنت 2: اپنے دلوں پر محنت کر کے اپنے ایمان ویقین کو مضبوط کرنا، حب جاہ حب مال، نفسانی حیوانی، شہوانی جذبات کی اصلاح کروانا، مرتے دم تک اس محنت میں لگے رہنا۔(2)

سنت 3: عبادات اور اعمال صالحہ کا بہت اہتمام کرنا اعمال صالحہ اور عبادات کے ذریعہ اپنی دینی زندگی کو مضبوط اور مستحکم بنانا۔(3)

سنت 4: فتنوں سے حفاظت کی مسنون، دعاؤں کا اہتمام کرنا، اوقات قبولیت میں ان دعاؤں کو الحاوزاری سے مانگنا۔(4)

سنت 5: جس چیز کا فتنہ ہونا معلوم ہوجائے حتی الامکان اس سے دور رہنا۔ ایسے موقع پر بلاضرورت گھر سے نہ نکلنا، شہری زندگی (جہاں فتنوں کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے) سے الگ دیہاتی زندگی میں قناعت سے رہنا۔(5)

سنت 6: فتنہ کے دور میں خاص طور سے خبروں میڈیا سے دور رہنا، اپنی زبانوں کو بند رکھنا، فارغ نہیں رہنا اپنے آپ کو کسی نہ کسی کام میں مشغول رکھنا۔(6)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ نظریاتی فتنوں سے حفاظت کے لیے 3 سنتیں

سنت 1: اپنے اندر ہدایت کی سچی طلب پید کرنا۔(7)

سنت 2: ہدایت کے مندرجہ ذیل اسباب کو اختیار کرنا، ان کا بہت زیادہ اہتمام کرنا

(1) تقوی: خوف خدا اختیار کرنا۔(8)

(2) حق اور حقیقت کو پانے کے لیے خدا کی دی ہوئی قوتوں (غور و فکر، حق سننے، سمجھنے کی کوشش، ماننا قبول کرنا، استقامت) کا صحیح استعمال کرنا۔

(3) قرآن وسنت کی تعلیمات سلف صالحین (اہل سنت و الجماعت) کی تشریحات کو سیکھنا (اور سیکھنے کا جو صحیح طریقہ ہے اس طریقہ سے سیکھنا) اور انکو مضبوطی سے تھامے رکھنا یعنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں اسی کو اپنا دستور العمل بنانا، اسی کی دعوت دینا۔(9)

سنت 3: موانع ہدایت (گمراہی کے مندرجہ ذیل اسباب) سے بہت زیادہ بچنا:

(1) تکبر، نخوت، غرور سے بچنا(10)

(2) حسد: ضد، عناد، بغض، دشمنی مخالفت سے بچنا۔(11)

(3) خواہشات، اغراض ومفادات کو زندگی کا مقصود اصلی بنانے سے بچنا۔(12)

(4) رسم ورواج، ابائی خاندان اور خاندانی رسم ورواج کی اتباع سے بچنا۔(13)

(5) قوتوں کے غلط استعمال سے بچنا۔(14)

❑ عملی فتنوں سے حفاظت کے لیے 4 سنتیں

سنت 1: نفسانی خواہشات کو مغلوب کرنے کی فکر میں لگے رہنا یعنی یعنی حبّ دنیا، حبِّ مال، حبِّ جاہ (خودنمائی، نام نمود، عزت وشہرت، ہر دل عزیزی، امتیازی شان کے اظہار

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کی طلب)حبِّ باہ پر کنٹرول حاصل کرنے (یعنی کسی موقع پر بھی خواہشات عقل وشریعت کے تقاضوں پر غالب نہ آنے پائیں) کی محنت میں لگے رہنا۔(15)

سنت 2: ہمت سے کام لینا یعنی جس وقت ناجائز خواہشات شہوات کی طرف میلان ہوتو اس وقت ان کے دنیوی واخروی نقصانات کو سوچنا، اگر یہ طریقہ کارگر نہ ہوتو خواہشات کے پورا کرنے کے ارادہ کے وقت ہمت سے کام لینا، اگر اس میں بھی ناکامی ہوجائے تو سچی توبہ کے ذریعہ تلافی کرنا۔(16)

سنت 3: مباح خواہشات میں میانہ روی اختیار کرنا یعنی کھانے پینے ، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے،گھومنے گھمانے، ملنے ملانے اور دیگر مباح خواہشات میں میانہ روی (بوقت ضرورت بقدر ضرورت)اختیار کرنا یعنی نفس کو روکنا جب ان خواہشات کا سخت تقاضہ ہوتب ان کو بقدر ضرورت اختیار کرنا۔ ہر وقت ہر خواہش کو پورا کرنے کے چکر میں نہ رہنا۔(17)

سنت 4: معمولات میں مجاہدہ کرنا یعنی مجاہدہ کے ذریعہ نفس کو مغلوب کرنا وہ اس طرح کہ عبادات (ذکر،تلاوت،نوافل،خاص طور سے تہجد،نفلی روزے)اتباع سنت میں سے کوئی معمول جس کو نبھا سکتے ہوں اپنے لیے طے کرنا اور پابندی سے اس کو کرنا اوراس پابندی میں جو مجاہدہ آئے اسے برداشت کرنا۔

☐ اختلاف وانتشار، باہمی لڑائی جھگڑوں سے حفاظت کی 11 سنتیں

سنت 1: حق تلفی سے بچنا کسی کی حق تلفی، کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرنا۔حتی الامکان کسی کی حق تلفی ،کسی پر ظلم وزیادتی نہ ہو ہر ایک کی جان مال عزت آبرو کی حفاظت کرنا۔(18)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

سنت 2: غلط فہمی سے بچنا حتی الامکان اپنی ذات سے کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہونے دینا ہر بات میں ہر کام میں محتاط رویہ اختیار کرنا، جس بات کے بدلہ میں سامنے والے کو غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو از خود اس کی وضاحت کرنا۔

سنت 3: برداشت کرنا، نظرانداز کرنا، حتی الامکان دوسروں کی طرف سے کی گئی حق تلفی، زیادتی برداشت کرنا، نظرانداز کرنا قربانی ایثار دستبرداری کا مظاہرہ کرنا۔ جذباتی ردعمل کا اظہار نہ کرنا۔(19)

سنت 4: مشورہ کا پابند بننا، اپنی ذاتی رائے سے نہیں مشورہ سے کام کرنا اور مشورہ کا پابند بن کر چلنا، دینی دنیاوی کاموں میں مشورہ کا اہتمام کرنا، اور مشورہ میں دوسروں کی رائے کا احترام کرنا، اہمیت دیں کبھی اپنی رائے پر اصرار نہ کرنا شدت اختیار نہ کرنا بلکہ اپنی رائے کو متہم سمجھنا۔(20)

سنت 5: تنقید، تنقیص سے بچنا حتی الامکان دوسروں پر تنقید تنقیص، تردید، شکوے شکایتوں سے احتراز کرنا۔(21)

سنت 6: سنی سنائی باتوں پر اعتماد نہ کرنا، بلکہ تحقیقی مزاج اپنانا بلا تحقیق کسی پر ظلم وزیادتی، فسق وفجور، خودغرضی، بدنیتی کا الزام نہ لگانا، بدگمانی اور شک نہ کرنا۔(22)

سنت 7: فرقہ وارا تعصبات سے بچنا، لسانی، علاقائی، فرقہ وارانہ تعصبات کی بنیاد پر چلنے والی تحریکوں کا حصہ بننے سے گریز کرنا۔(23)

سنت 8: گناہوں سے نہ بچنا، گناہ ہوجائے توفوراً توبہ نہ کرنا بھی آپس کے جھگڑوں کا بڑا سبب ہے، لہذا اس سے بھی بچیں۔(24)

سنت 9: اختلافات سے علیحدہ رہنا یعنی دو فرد یا دو جماعتوں کے اختلافات کے وقت اگر ان کے معاملہ میں الجھنا، صلاحیتوں کا کھپانا امت کے لیے فائدہ مند نہ ہو تو ان

معاملات سے الگ رہنا اگر پہلے شامل تھے تو اب علیحدہ ہو جانا۔(25)

سنت 10: باتیں دل میں نہ رکھنا اگر اختلاف ہو ہی گیا ہے تو اچھے انداز سے کہہ سن کر تبادلہ خیال کر کے مسئلہ جلد حل کرنے کی کوشش کرنا۔(26)

سنت 11: ثالث کے ذریعہ مسئلہ کا حل نکالنا یعنی اگر باہمی تبادلہ خیال کرنے سے آپس کے جھگڑے حل نہ ہوں تو ثالث اور فیصل کے ذریعہ یا کسی جائز بیرونی دباؤ کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرنا، فیصل شریعت ہونی چاہیے، پھر فیصل کی طرف سے جو فیصلہ آئے اس کو قبول کرنا۔ اگرچہ ذاتی مفاد کے خلاف ہو اور کھلے دل سے تسلیم کرنا، شریعت کے فیصلہ پر تنگ دل نہ ہونا۔(27)

❑ خوشحالی اور نعمتوں کے فتنے سے حفاظت کی 5 سنتیں

سنت 1: ہر نعمت کو اپنی یا کسی کی طرف نہیں اللہ کی طرف منسوب کرنا اسی کی عطا سمجھنا۔

سنت 2: نیز اس نعمت کو عزت کا معیار نہ بنانا اسے اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش سمجھنا۔

سنت 3: نعمتوں کو غلط مصرف میں نہیں صحیح مصرف میں استعمال کرنا۔

سنت 4: نعمتوں سے متعلق حقوق میں کوتاہی کے بجائے اس کو ادا کرنے کا اہتمام کرنا۔

سنت 5: نعمتوں کے استعمال میں صرف لذت ہی نہیں بلکہ ثواب اور اجر کے پہلوؤں کو بھی مدنظر رکھنا۔

❑ بدحالی اور مصائب کے فتنے سے حفاظت کی 4 سنتیں

سنت 1: مصیبت اور پریشانیوں محرومیوں کو طبعی اسباب اور سائنس کا کرشمہ نہ سمجھنا

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

بلکہ اس کو من جانب اللہ سمجھنا۔

سنت 2: مصیبت و پریشانیوں محرومیوں کو ذلت اور ناکامی کا معیار نہ سمجھنا بلکہ اس کو اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش سمجھنا۔

سنت 3: مصیبتوں اور پریشانیوں محرومیوں میں بے صبری، جزع فزع شکوے شکایت کا اظہار نہ کرنا۔ بلکہ اس میں اللہ تعالی کی جو حکمتیں ہیں ان پر نظر رکھ کر صبر کرنا۔

سنت 4: مصیبتوں اور پریشانیوں محرومیوں کو دور کرنے کے لیے ناجائز تدابیر اور طریقے اختیار نہ کرنا۔ بلکہ توبہ واستغفار، تضرع وعاجزی، رجوع الی اللہ کرتے ہوئے جائز تدبیریں حد اعتدال کے ساتھ اختیار کرنا۔

❑ دجال کے فتنے سے حفاظت کی 7 سنتیں

سنت 1: سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کرنا اور پڑھنا۔(28)

سنت 2: سورۃ کہف کی آخری دس آیات حفظ کرنا اور پڑھنا۔(29)

سنت 3: مکمل سورۃ کہف پڑھنا۔(30)

سنت 4: فرض نمازوں اور اوقات قبولیت میں فتنہ دجال سے حفاظت کی دعاؤں کا اہتمام کرنا۔(31)

سنت 5: اپنے ایمان کو مظبوط کرنے یقین کو پختہ کرنے کی محنت میں لگے رہنا۔(32)

سنت 6: شبہات اور شہوات کے فتنہ سے حفاظت کے جو اعمال شروع میں بتائے گئے ہیں ان کا خصوصی اہتمام کرنا۔(33)

سنت 7: حتی الامکان دجالی تہذیب سے دور رہنا۔(34)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فتنوں سے حفاظت کی 40 سنتیں

گزشتہ صفحات میں کمانے سے متعلق جو 40 سنتیں ذکر کی ہیں ان کو اپنے عمل میں لانے کے لیے ذیل میں ہر سنت کے سامنے تیس، تیس خانے ہیں۔ ایک ماہ تک روزانہ ایک خانہ کو اس طرح پُر کریں کہ اگر اس معمول پر عمل کیا ہے تو ✓ کا نشان، نہیں کیا تو ✗ کا نشان لگادیں۔

❑ تمام فتنوں سے حفاظت کے لیے 6 سنتیں															
سنت 1															
سنت 2															
سنت 3															
سنت 4															
سنت 5															
سنت 6															
❑ نظریاتی فتنوں سے حفاظت کے لیے 3 سنتیں															
سنت 1															
سنت 2															
سنت 3															

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ عملی فتنوں سے حفاظت کے لیے 4 سنتیں

سنت 1	
سنت 2	
سنت 3	
سنت 4	

❑ اختلاف وانتشار، باہمی لڑائی جھگڑوں سے حفاظت کی 11 سنتیں

سنت 1	
سنت 2	
سنت 3	
سنت 4	
سنت 5	
سنت 6	
سنت 7	
سنت 8	
سنت 9	
سنت 10	
سنت 11	

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

❑ خوشحالی اور نعمتوں کے فتنے سے حفاظت کی 5 سنتیں

سنت 1

سنت 2

سنت 3

سنت 4

سنت 5

❑ بدحالی اور مصائب کے فتنے سے حفاظت کی 4 سنتیں

سنت 1

سنت 2

سنت 3

سنت 4

❑ دجال کے فتنے سے حفاظت کی 7 سنتیں

سنت 1

سنت 2

سنت 3

سنت 4

سنت 5

سنت 6

سنت 7

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حوالہ جات

(1)(بخاری،رقم:3606، مسلم،رقم: 1847، ابوداؤد،رقم:4244، مسنداحمد،رقم:23282)(بخاری، رقم: 7099) (ابوداؤد، رقم: 4240)(ابوداؤد، رقم: 4240)(معارف الحدیث: 89/8)(ابن ماجہ،رقم:4077)

(2)(مسلم،رقم:144، مسنداحمد،رقم:23280، مشکوٰۃ، فتن:5379)(آل عمران:7-8)

(3)(ملخص از مظاہر حق فتن رقم،5382ص 721/4)(مسلم،رقم:118، ترمذی،رقم:2195، مسنداحمد،رقم:8030، ابن ماجہ،رقم:4056)(بخاری،رقم:6218،ترمذی،رقم:2196،مسند احمد،رقم:26545)(مسلم،رقم:2948، ترمذی،رقم:2202،ابن ماجہ،رقم:3985، مسنداحمد، رقم: 20311) (ترمذی،رقم: 2260،ابوداؤد،رقم: 4341، ابن ماجہ ،رقم: 4014، مسند احمد،رقم:9073، صحیح الجامع،رقم:2234)(بخاری رقم:6494،مسلم،رقم:1888، ابوداؤد، رقم:2485،ترمذی،1660، نسائی،رقم:3105،ابن ماجہ،رقم:3978، مسنداحمد،رقم:11322)

(4)(الموسوعہ الفقھیہ الکؤیتیہ استعاذہ/ 4،مسلم،رقم: 588)(مسلم، رقم: 590ابو داؤد، رقم: 4751)(بخاری رقم: 1377،ترمذی رقم: 3604، ابن ماجہ رقم: 909)(مسند احمد ،رقم:2778)

(5)(بخاری،رقم:7081،مسلم،رقم:2887، ابوداؤد،رقم:4256، مسنداحمد،رقم:20413، مشکوٰۃ،مظاہر حق،5414-5428-5415)(ابوداؤد،رقم:4262مسنداحمد،رقم:19662مشکواۃ، فتن،رقم،5428،ترمذی،رقم:2204مسنداحمد،رقم:19663)(بخاری،19مسلم،1889ابوداؤد ،4267ترمذی،1660ابن ماجہ،3980نسائی،5036مؤطامالک،2781مسنداحمد،11032، مشکواۃمظاہر حق فتن:5416)

(6)(مسلم ،رقم: 2886،مسند احمد،رقم: 4286، مشکوٰۃ ، مظاہر حق ، فتن ، رقم: 5414)(ابوداؤد،رقم:4264، مشکواۃ مظاہر حق، فتن رقم:5401)(ابوداؤد،رقم:4258، مشکوٰۃ مظاہر حق،فتن: 5397)(سیر أعلام النبلاء:141/20)(ابوداؤد،رقم: 4264، ترمذی،رقم: 2178، ابن ماجہ،رقم: 396 ، مسند احمد،رقم: 6980 مشکواۃ ، مظاہر حق فتن رقم : 5400)(ترمذی،رقم: 2501، دارمی،رقم: 2755، مسند احمد ،رقم: 6481)(بخاری ،رقم: 4108،

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

درمنضود ،رقم:4341،ص:135)(بخاری،رقم: 6830 مسند احمد،رقم: 391)(بخاری رقم، 120)(مسلم،14)(مائدة:105)(ترمذی،رقم:3058،ابن ماجه،رقم:4014،مشکوٰۃ،مظاهر حق، باب الامر بالمعروف:5143)(مسلم،2887 ابوداؤد،4256 مسنداحمد،20412 مشکواۃ مظاهر حق فتن،5384)

(7)(مطالعہ قرآن کے اصول ومبادی:161)(مائدة:84)(انفال:23)(رعد:27)(زمر:17-18) (شوریٰ:131)(غافر:13)(ق:8)(ق:33)(سبا:9)(رعد:11)

(8)(بقرة:2)(حاقة:48)(مریم:97)(آل عمران:138)(نور:34)(مائدة:46)(انبياء:48) (اعراف:154)(نازعات:45)(یسین:11)(ق:33)(رعد:19-20-21)(هود:103)(زمر:23) (اعلیٰ:10-11)(طٰه:1-2-3)(مادة:71)(قمر:46)(بخاری:4993)

(9)(سیر أعلام النبلاء:141/20)

(10)(غافر:35)(اعراف:146)(نمل:14-عثمانی)(جاثية:8-7)(مدثر:23-24-25) (نحل:23-22، آلوسی،رازی، بقاعی، ابوسعود)(نوح:7،آلوسی)(منافقون:5)(نسا:173) (اعراف:101)(یونس:74)(اعراف:40)

(11)(بقرة:90)(بقرة:213-معالم)(بقرة:109)(آل عمران:19-جواهرالقرآن) (شوریٰ:13-14)(جاثیه:17،معارف شفیع)(بقرة:145-آلوسی،کبیر،بقاعی،ابن عاشور،فتح)

(12)(محمد:16-طبع:439)(جاثیه:23)(فرقان:43)(کهف:28)(روم:29) (قصص:50)(نجم:23)(قمر:3)(طه:16)(مائدة:70)(بقرة:87)(مؤمنون:70-71) (انعام:119)(انعام:56)(اعراف:6-175)(مائدة:77)(نساء:135)(مائدة:8)(نازعات:40)

(13)(بقرة:170)(مائدة:104)(لقمان:21)(زخرف:22)(اعراف:28)(صافات:70-69) (مؤمنون:24)(احزاب:67)(انعام:116)(نساء:115)(حج:4-3)(نساء:119)

(14)(عثمانی،یونس:74)(حجر:12-13)(اعراف:101)(نساء:155)(انعام:125)(توبه:37)(آل عمران:86)

(15)(نازعات:40،شمس:9)

(16)(نازعات:40،شمس:9)

(17)(ہم سے عہد لیا گیا ہے،عہد274)(مسلم،رقم:2822)

(18)(تسہیل شریعت و طریقت،ص:233)(معارف القرآن بقرہ:45 ج1ص219)(احسن الفتاوی ج1ص24)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(19)(مفہوم معالم العرفان، سعدی، انوار البیان، تدبر و عمل، عثمانی حشر 9)(انفال: 46)(بخاری، رقم: 7068، مظاہر حق: 840/4)

(20)(بخاری، رقم: 7308)(معارف الحدیث: 95/6)(بخاری رقم: 4847)

(21)(ابو داؤد، رقم: 4264)(مظاہر حق: 855/4)

(22)(ابو داؤد، رقم: 4259)(مسلم، رقم: 2886، دور حاضر کے فتنے 64-65)

(23)(پیغام پاکستان، شق: 6-8-19-10-12-14)

(24)(احسن الفتاوی ج 1 ص 24)(انعام 65)(انعام: 129)(درس قرآن، درس 412)(ماجدی، کبیر، کشاف مظہری، معارف القرآن)(معارف القرآن ج3 ص 200)(الھود: 118-119)(مائدہ: 14)(مائدہ: 64)(الادب المفرد للامام البخاری رقم: 401، حدیث صحیح)

(25)(تاریخ امت مسلمہ ج 2 ص 329)(ترمذی، رقم: 2177، روایت 21، مظاہر حق: 853/4)(مسلم، رقم: 2886، مظاہر حق: 834/4)(مُسلم: 2948، مظاہر حق: 839/4)(ترمذی رقم: 2904)

(26)(حشر: 10)(ابوداؤد، رقم: 4860، ترمذی، رقم: 3896)(ابن ماجہ، رقم: 4216)(النساء: 128)(الاسراء: 34)(المائدۃ: 01)(نساء: 34)(البقرۃ: 178)(النساء: 135)

(27)(النساء: 35)(الحجرات: 9)(نور: 48-47)

(28)(مسلم، رقم: 809، مسند احمد، رقم: 21712)(ابوداؤد، رقم: 4321، مسلم، رقم: 2937، ترمذی، رقم: 2240، ابن ماجہ، رقم: 4075، مسند احمد، رقم: 21712)

(29)(صحیح ابن حبان، رقم: 786، مسلم، رقم: 809، ابو داؤد، رقم: 4323)

(30)(نسائی /عمل الیوم والیلہ رقم: 9443، مستدرک حاکم، رقم: 2116 صحیح الجامع الصغیر، رقم: 6347)

(31)(بخاری، رقم: 1377، ترمذی، رقم: 3604، ابن ماجہ، رقم: 909)(مسند احمد، رقم: 2778)

(32) (کہف/1-6)(مزید دیکھیں: طہ: 90، توبہ: 69، کہف: 10-23-39-65-82-97)

(33)(ابو داؤد، رقم: 4319، مسند احمد، رقم: 19875، ترمذی، رقم: 3930)

(34)(مشکوۃ، رقم: 5474، مسلم، رقم: 2937، ابو داؤد، رقم: 4321۔ ترمذی، رقم: 2240 ابن ماجہ، رقم: 4075 مسند احمد، رقم: 17629)

یادداشت

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ کی تالیفات ورسائل}

نمبرشمار	کتاب	نمبرشمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہم صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہم شعبان کورس (شبّ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہم زکوۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہم رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہم حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہم قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہم دین کورس	27	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10	فہم طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہم نماز کورس	29	ڈیپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اور ان کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اور اس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ہم فتنوں سے کیسے بچیں؟

مفتی منیر احمد صاحب کی مطبوعہ تالیفات و رسائل

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

Almuneer.pk AlmuneerOfficial Almuneer